دہلی کے
اردو مخطوطات
کی
وضاحتی فہرست

دہلی کے

اُردو مخطوطات

کی

وضاحتی فہرست

پروجیکٹ ڈائرکٹر

ایچ۔ کے۔ کول

مرتبہ

ڈاکٹر صلاح الدّین

انجمن ترقّیٔ اُردو (ہند) ــ دلّی

سلسلۂ مطبوعاتِ انجمن ترقّی اردو ہند ـــــــ ۴۶۶

اشاعت : ستمبر ۱۹۷۵ء

طباعت : کوہِ نور پرنٹنگ پریس۔ دلّی

قیمت :

عام ایڈیشن بارہ روپے

ڈی لکس ایڈیشن پچیس روپے

سرورق : انوار انجم

فہرست موضوعات

ابتدائیہ	خلیق انجم	۹
دیباچہ	ایچ۔ کے۔ کول	۱۱
حرف آغاز	صلاح الدین	۱۳
۱ : مویشی پالن		۲۱
۲ : علمِ ہیئت		۲۳
۳ : سوانح		۲۵
۴ : طرزِ تعلیم		۳۵
۵ : اخلاقیات		۳۷
۶ : اخبارات و رسائل		۳۸
۷ : جغرافیہ		۴۱
۸ : ہندوستان گائڈ بک		۴۲
۸،۱ : کشمیر		۴۲
۸،۲ : ٹونک		۴۳
۹ : تاریخ		۴۴
۹،۱ : افغانستان		۴۴
۹،۲ : عرب		۴۵
۹،۳ : ہندوستان		۴۸
(ا) فرخ آباد		۴۸
(ب) جنرل		۵۰
۹،۴ : ٹرکی		۵۴
۱۰ : زبانیں		۵۵
۱۰،۱ : اردو		۵۵

(ا) لغت ۵۵

(ب) فنِ خطوط نویسی ۵۸

۱۱ : قانونی دستاویزات ۵۹

۱۲ : کتب خانے ۶۲

۱۳ : ادبیات ۶۳

۱۳؍۱ : جدید ہندوستانی زبانیں ۶۳

(ا) اُردو ۶۴

۱- ناول- افسانے اور داستانیں ۶۴

۲- شاعری ۷۸

۳- تنقید ۱۳۴

(ب) سنسکرت ادب ۱۳۵

۱۴ : مذاہب

۱۴؍۱ : ہندو مذہب ۱۳۶

(ا) لارڈ کرشنا ۱۳۶

(ب) تیرتھ استھان ۱۳۷

(ج) رامائن ، گیتا ۱۳۸

۱۴؍۲ : اسلام ۱۴۰

(ا) جنرل (مناظرے) ۱۴۰

(ب) اسلامی قوانین (فقہ) ۱۴۴

۱- جنرل ۱۴۴

۲- بیاہ شادی ۱۴۸

۳- طریقۂ کفن ۱۴۹

(ج) اسلامی فرقے ۱۵۰

۱۔نقشبندیہ ۱۵۰
۲۔اہلِ تشیع ۱۵۱
۳۔تصوف ۱۵۳
(د) جہاد ۱۵۵
(ل) پیغمبر اسلام ۱۶۲
۱۔سیرت ۱۶۲
۲۔عزیز واقارب ۱۶۹
(م) اسلامی کتب وزیارت گاہیں ۱۷۲
۱۔حدیثیں ۱۷۲
۲۔قرآنِ حکیم (تفسیرات وقصص) ۱۷۵
۳۔زیارت گاہیں (خانۂ کعبہ) ۱۸۰
(ن) دینیات ۱۸۱
۱۔نظریاتی ۱۸۱
۲۔اخلاقی ۱۸۲
۳۔معاشرتی ۱۹۲
۱۵: سماجیات ۲۰۰
۱؍۱۵: ازدواجی جنسی تعلقات ۲۰۰
۲؍۱۵: معاشرتی رسومات ۲۰۲
۱۶: کھیل کود ۲۰۳
اشاریہ ۲۰۵

ابتدائیہ

اُردو میں حوالے کی کتابوں کی شدید کمی ہے۔ اس سے زیادہ کمی مطبوعہ کتابوں اور مخطوطات کی فہرستوں کی ہے جس کی وجہ سے اُردو اسکالروں کو اپنے موضوع پر کام کرتے ہوئے بے شمار پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُردو میں ابھی کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے جس کی مدد سے اپنے موضوع سے متعلق تمام مطبوعہ کتابوں، مخطوطوں اور رسالوں میں شائع شدہ مقالوں وغیرہ کا علم ہو سکے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بیشتر تحقیقی اور تنقیدی مقالوں میں موضوع سے متعلق دستیاب مآخذ سے استفادہ نہیں کیا جا سکا۔

انیسویں صدی میں سپرنگر نے اودھ اور ٹیپو سلطان کے کتب خانوں کی فہرست مرتب کی تھی۔ یہ کتب خانے تو دست بردِ زمانہ کی نذر ہو گئے لیکن فہرستیں محفوظ ہیں۔

بیسویں صدی میں ڈاکٹر قادری محی الدین زورؔ، نصیر الدین ہاشمی صاحب مرحوم، پروفیسر نجیب اشرف وغیرہ نے فہرستیں مرتب کیں جن کا تفصیلی ذکر ڈاکٹر صلاح الدین نے "حرفِ آغاز" میں کیا ہے۔

انڈیا انٹرنیشنل سینٹر نے وزارتِ تعلیم و سماجی بہبود حکومتِ ہند کے تعاون سے دہلی کی لائبریریوں میں محفوظ مخطوطوں کی فہرست ڈاکٹر صلاح الدین سے مرتب کرائی تھی۔ ڈاکٹر صلاح الدین نے بڑی محنت اور دیدہ ریزی سے اور بہت سائنٹفک انداز پر انگریزی میں یہ فہرست مرتب کی۔ چونکہ یہ اُردو اسکالروں کی دلچسپی کی چیز تھی اس لیے میں نے ڈاکٹر صلاح الدین سے درخواست کی کہ وہ اُردو میں بھی اس کا

ترجمہ کر دیں۔ مجھے خوشی ہے کہ جس محنت سے انھوں نے فہرست مرتب کی تھی اسی محنت سے یہ ترجمہ بھی کیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر صلاح الدین کی مرتب کردہ یہ فہرست دوسرے فہرست سازوں کے لیے مشعلِ راہ بنے گی۔

خلیق انجم

دیباچہ

انیسویں صدی کو اُردو ادب کی ترقی و ترویج میں بہت اہم مقام حاصل رہا ہے۔ اس صدی کے آغاز میں فورٹ ولیم کالج کی بنیاد رکھی گئی جہاں اُردو ذریعہ تعلیم قرار دی گئی اور اس کے بعد یہ سلسلہ تیز رفتاری سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ایک صدی کے اندر ہی اردو کا سرمایہ خاصا وسیع ہو گیا۔

اسی صدی میں اُردو کتب کی اشاعت کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا۔ اردو پریس بھی قائم ہوئے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ مخطوطہ نویسی کی روایت بھی جاری رہی۔ یہی وجہ ہے کہ آج قدیم اُردو ادب اور عہدِ وسطیٰ کے اُردو ادب کا بہت بڑا ذخیرہ ہم تک اِن ہی مخطوطات کی وساطت سے پہنچا ہے۔

اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہ ہندوستان میں اُردو مخطوطات کا کس قدر وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ اس ضرورت کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کہ ان مخطوطات کی وضاحتی فہرستیں تیار کی جائیں تاکہ ان کی مدد سے اُردو اسکالر اور محققین پورا پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔

اسی مقصد کے تحت انڈیا انٹرنیشنل سینٹر نے دہلی کے اُردو مخطوطات کی فہرست تیار کرنے کا ایک جامع منصوبہ تیار کر کے فروری ۱۹۷۲ء میں مرکزی وزارتِ تعلیم کی منظوری کے لیے بھیجا۔ وزارتِ تعلیم نے اس منصوبہ کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے فروری ۱۹۷۳ء میں دس ہزار روپے کی رقم منظور کر دی۔

اس کے بعد ایک مشاورتی کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے اس منصوبے کو پورا کرنے کے لیے بہت سے اہم مشورے دیئے۔ جن کی بنیاد پر ایک سوال نامہ ترتیب دیا گیا جو حسبِ ذیل ہے۔

کتب خانے کا نام۔ وہاں موجود مخطوطے کا نمبر۔ مخطوطے کا نام (بمع ذیلی اور ضمنی

عنوانات کے)۔ مصنف/مؤلف۔ شارح/مترجم۔ کالم۔ سائز۔ ضخامت (اوراق/ صفحات) تقطیع۔ سطریں۔ حواشی (مع کیفیت)۔ نفس موضوع۔ ابواب۔ آغاز (شروع کی چند سطریں۔) اختتام (آخر کی چند سطریں)۔ سیاہی۔ نشان ہائے ملکیت (مہر اور دستخط وغیرہ)۔ زبانیں (اُردو کے علاوہ) کیفیت مخطوط (خوبیاں اور خامیاں) ترقیمہ/ترقیمے۔

اس فہرست میں مختلف موضوعات سے متعلق مخطوطے شامل ہیں جیسے مویشی پالن۔ علمِ ہیئت۔ طریقۂ تعلیم۔ اخلاقیات۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ خطوط نویسی۔ ادبی تنقید۔ اسلامی فرقے۔ سوانح۔ سماجیات۔ مذہبیات اور کھیل کود وغیرہ۔

فہرست میں شامل چند اہم مخطوطات یہ ہیں:

شورشِ عشق (اصغر علی اکبرآبادی) خندۂ غدر (واجد علی خاں) آرائشِ محفل (افسوس) فرہنگِ غالب (امتیاز علی خاں عرشی) نوطرزِ مرصع (تحسین) قصۂ چہار درویش (میر امن)۔ دیوانِ الم۔ دیوانِ آتش۔ دیوان سودا۔ دیوان خواجہ میر درد۔ دیوان میر جعفر زٹلی۔ مثنوی لعل و گوہر (اعجاز) مثنوی سحر البیان (میر حسن) مثنوی دریائے عشق (میر تقی میر) پدماوت (جائسی) فیض نقشبندیہ (صورتی) لایتہٗ (حضرت نظام الدین اولیا) رسالہ ترغیب الجہاد۔ درد نامہ (محبوب عالم) مثنوی جلوۂ طور (عبد اللطیف خاں) فرس نامہ (سعادت یار خاں رنگین) موازنۂ انیس و دبیر (شبلی) تحریر الشہادتین (شاہ اسمٰعیل شہید) راماین۔ گیتا وغیرہ۔

اس کیٹیلاگ کی تیاری کے دوران عربی۔ فارسی اور ہندوستانی مخطوطات کے دوسرے شائع شدہ کیٹیلاگوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

ہم اُن تمام لائبریرین حضرات کے شکر گذار ہیں جنھوں نے اس فہرست کی تیاری کے لیے متعلقہ مواد کی فراہمی میں ہمارے ساتھ پُورا تعاون کیا۔ ان حضرات کے تعاون کے بغیر یہ کام ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہو جاتا۔

ہر مخطوطے کی علاحدہ علاحدہ تشریح کی گئی ہے۔ نیز کیٹیلاگ کے آخر میں اشاریہ بھی دیا گیا ہے۔

کشمیر یونیورسٹی کے لائبریرین جے۔ اے۔ واجد صاحب نے اس منصوبے کا

خاکہ تیار کرنے اور اس کو عملی جامہ پہنانے میں ہمیں اپنا بھرپور تعاون دیا۔ اس کیٹیلاگ کو مرتب کرنے کی ذمے داری ڈاکٹر صلاح الدین کو سونپی گئی جنھوں نے دہلی کے کتب خانوں میں جاکر بڑی محنت اور جاں فشانی سے متعلقہ مواد حاصل کیا اور اس کی بنیاد پر اس فہرست کو مرتب کیا۔

مجھے اُمید ہے کہ یہ کیٹیلاگ اُردو ادب کا ذوق وشوق رکھنے والوں کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا اور تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے مددگار ثابت ہو سکے گا۔

ایچ۔ کے۔ کول
پروجیکٹ ڈائرکٹر

حرفِ آغاز

اُردو کے تحقیقاتی کام کے ضمن میں ان قلمی کتب کی وضاحتی فہرستوں کی جس قدر ضرورت ہوتی ہے وہ ایک ایسی مسلّم حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ بقول سید نجیب اشرف ندوی "کسی زبان کی تاریخ کا اصولی حیثیت سے مطالعہ کرنے کے لیے ضرورت ہے کہ سارا ادب پیشِ نظر رہے لیکن اُردو ادب سارے ملک میں پھیلا ہوا ہے اور اس پر دسترس مشکل ہے اس لیے زبان اور ادب کی خدمت کے لیے یہ ضروری ہے کہ مفصّل اور مکمل وضاحتی فہرستیں مرتب کر کے شائع کی جائیں۔ یہ چیزیں یورپ میں ایک سائنس کی صورت اختیار کر چکی ہیں۔"

انیسویں صدی عیسوی میں ہی فارسی اور عربی کے ساتھ اُردو قلمی کتابوں کی فہرستیں مرتب کرنے کا بھی آغاز ہوا اور اس کام کا سہرا انگریزوں کے سر ہے۔ میجر اسٹوارٹ اور ڈاکٹر اسپرنگر نے ٹیپو سلطان اور شاہانِ اودھ کے ذخیرۂ کتب کی فہرستیں مرتب کیں۔ اس کے بعد بیسویں صدی عیسوی میں ڈاکٹر بلوم ہارٹ نے انڈیا آفس کے مخطوطات کی فہرست مرتب کی۔ ۱۹۲۹ء میں پروفیسر عبدالقادر سروری نے جامعہ عثمانیہ کے (۶۷) اُردو مخطوطات کی فہرست شائع کی۔ اس کے بعد نصیر الدین ہاشمی کی کتاب "یورپ میں دکنی مخطوطات" شائع ہوئی جس میں (۱۵۹) مخطوطات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ پھر ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور نے اُردو مخطوطات کی فہرستیں شائع کیں جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہیں۔ پروفیسر سید نجیب اشرف صاحب ندوی نے بھی کتب خانہ جامع مسجد بمبئی کے اُردو مخطوطات کی فہرست شائع کی ہے۔ ان فہرستوں کے علاوہ نصیر الدین صاحب ہاشمی نے حیدر آباد کے مشہور کتب خانوں کے اُردو مخطوطات کی فہرستیں بھی تیار کیں۔ لیکن دہلی کے کتب خانوں میں موجودہ اُردو مخطوطات کی فہرست تیار کرنے کا خیال سب سے پہلے انڈیا انٹرنیشنل سینٹر نئی دہلی کو آیا۔

لیکن اس فہرست کو صرف انگریزی ہی میں مرتب کیا ہے جس میں مخطوطے کا نام۔ مصنف یا مترجم کا نام اور کاتب کا نام۔ اُردو اور انگریزی دونوں میں تحریر کیا گیا ہے لیکن آغاز اور اختتام کی عبارت اور ترقیمہ بجنسہٖ اُردو ہی میں تحریر کیا گیا ہے۔ بقیہ ساری معلومات انگریزی ہی میں لکھی گئی ہیں۔ اس کام کو پورا کرنے کی ذمہ داری خاکسار کو سونپی گئی اور اس طرح اس کا باقاعدہ آغاز یکم دسمبر ۱۹۷۳ء سے ہوا جو کہ جولائی ۱۹۷۴ء میں اختتام پذیر ہوگیا۔ مگر ابھی اس انگریزی فہرست کی اشاعت کا کام گذشتہ ایک سال سے طوالت میں پڑا ہوا ہے۔ اس لیے اس امر کی شدید ضرورت تھی کہ اس کو اُردو میں منتقل کرکے فوراً شائع کرایا جائے تاکہ اس کا حقیقی مقصد پورا ہو سکے اور اُردو اسکالر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر اس فہرست کو انگریزی سے اُردو میں منتقل کیا گیا اور اس کام کو انجام دینے کی ذمے داری بھی انجمن ترقی اُردو ہند نے مجھے سونپی۔

کچھ اپنے اور فہرست سے متعلق

اس فہرست میں ہر کتب خانے کی الگ الگ فہرست تیار کرنے کے بجائے اس کو مختلف موضوعات میں تقسیم کرکے مرتّب کیا گیا ہے۔ فہرست ہٰذا میں دو سو دس (۲۱۰) مخطوطے شامل ہیں جو سولہ (۱۶) موضوعات میں منقسم ہیں ان میں کچھ موضوعات کے ذیلی عنوانات بھی قائم کیے گئے ہیں۔ نیز اس فہرست میں صرف وہی مخطوطے شامل ہیں جو ۲۱ مئی ۱۹۷۱ء تک ان کتب خانوں میں مہیّا ہوئے جن کی فہرست شروع ہی میں دی جا چکی ہے۔ اس کام کے سلسلے میں تقریباً دو سو سرکاری اور نیم سرکاری کتب خانوں کا سروے کیا گیا جن میں سے صرف گیارہ (۱۱) کتب خانے ایسے تھے جہاں اُردو مخطوطات مل سکے۔ نجی یا ذاتی کتب خانوں کو اس فہرست میں اس اندیشے کی وجہ سے شامل نہیں کیا گیا کہ ایسے کتب خانے ایک مقام سے دوسرے مقام یا ایک فرد سے دوسرے فرد کے پاس منتقل ہوتے رہتے ہیں نیز ان مخطوطات کو فروخت بھی کیا جا سکتا ہے یا وہ ضائع بھی ہو سکتے ہیں۔

"انجمن ترقی اُردو ہند" کا ذخیرۂ مخطوطات چونکہ بعد میں علی گڑھ سے دہلی میں منتقل

ہوا تھا۔ اس لیے ان کو اس فہرست میں شامل نہیں کیا جا سکا۔

اس فہرست کو مرتب کرتے وقت زیادہ توجہ مخطوطوں کی صراحت ہی کی طرف دی گئی ہے۔ موضوع یا نفسِ متن پر تحقیقی یا تنقیدی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالنے کے بجائے محض بنیادی معلومات کی حد تک اختصار سے لکھ دیا گیا ہے۔ کہیں کہیں مصنف یا شاعر کے حالات کو بھی اشارتاً قلمبند کر دیا گیا ہے۔

آغاز و اختتام کی نمونۂ عبارت اور ترقیمہ کو رقم کرتے وقت اس بات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ جس املا میں وہ عبارت۔ مخطوطے میں درج ہے بجنسہ اس کو اس فہرست میں بھی درج کر دیا جائے۔ اگر کہیں عبارت غلط ہے تو اس کی تصحیح نہیں کی گئی ہے۔ اکثر مصرعوں اور شعروں میں بھی غلطیاں ملیں گی۔ ان کو قصداً رکھا گیا ہے تاکہ اصل مخطوطے میں وہ جس طرح لکھا ہے کلیتہً ویسا ہی پیشِ نظر ہو جائے۔

اس فہرست میں جن معلومات کو قوسین یا بریکٹ میں تحریر کیا گیا ہے اس سے یہ مراد لی گئی ہے کہ وہ بات مذکورہ مخطوطے میں تحریر نہیں ہے بلکہ اُس کا اضافہ اپنی طرف سے کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر کسی مخطوطے میں اگر اوراق یا صفحات تحریر نہیں تھے تو اُن کو خود شمار کر کے بریکٹ میں رقم کر دیا گیا ہے۔

اس فہرست کی ترتیب کے دوران اس حقیقت کا انکشاف بھی ہوا کہ دہلی یونیورسٹی لائبریری اور نیشنل آرکائیز کو چھوڑ کر باقی ساری لائبریریوں اور کتب خانوں میں بیشتر اُردو مخطوطات کی حالت خستہ اور ناقص ہے۔ مالی نقدان۔ احتیاطی تدابیر کی کمی اور عدم توجہ اس کی بڑی وجوہات ہیں۔ دہلی یونیورسٹی لائبریری اور نیشنل آرکائیز اس معاملے میں قابلِ تحسین ہیں کیونکہ یہاں کے ارباب حل و عقد نے ایسے تمام مخطوطات کی جو کرم خوردہ یا خستہ حالت میں تھے، کثیر رقم خرچ کر کے عمدہ جلد سازی اور ورق سازی کرا دی ہے جس کی وجہ سے ان مخطوطات کی عمر میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔

کچھ دوسروں سے متعلق

احسان فراموشی ہوگی اگر اس موقع پر انڈیا انٹرنیشنل سینٹر کے لائبریرین جناب ایچ۔ کے۔ کول صاحب کا ذکر

نہ کیا جائے۔ دراصل یہ کول صاحب ہی کی شخصیت تھی جن کی غیر معمولی دلچسپی اور انہماک کی وجہ سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ کیونکہ اسی دوران جے۔ اے۔ واجد صاحب کا جنھوں نے اس پروجیکٹ کا منصوبہ تیار کیا تھا، کشمیر یونیورسٹی میں لائبریرین کی حیثیت سے تقرر ہوگیا لیکن اس موقع پر کول صاحب نے اُردو دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے اس منصوبے کو پورا کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور بالآخر ان کی نیک نیتی اور ایماندارانہ کوششوں کی بدولت اُن کی زیرِ نگرانی یہ کام انجام پذیر ہوا۔ اگر اس فہرست میں کچھ خوبیاں ہیں تو ان کا سہرا کول صاحب ہی کے سر ہے۔

میں یہاں متعلقہ کتب خانوں کے ناظم الامور یا لائبریرین حضرات کا شکریہ ادا کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں جن کے تعاون کے بغیر یہ کام پورا ہونا ناممکن تھا۔

ناشکر گذاری ہوگی اگر میں ڈاکٹر خلیق انجم (سکریٹری انجمن ترقی اُردو ہند) کا شکر گذار نہ ہوں۔ یہ ڈاکٹر خلیق انجم ہی کی کوششیں ہیں جنھوں نے اس فہرست کو اُردو میں منتقل کرانے اور منظرِ عام پر لانے میں میری دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر ممکن طریقے سے مدد کی۔ میں اُن کا نہایت ممنون ہوں۔

دہلی   صلاح الدین

۹ رجولائی ۱۹۸۰ء

کتب خانے

جن کے اُردو مخطوطات کی فہرست مرتّب کی گئی

	تعداد مخطوطات
۱- دلّی پبلک لائبریری	۲۰
ایس۔ پی مکرجی مارگ۔ دہلی ۶	
۲- غالب اکیڈمی	۴
بستی نظام الدین۔ نئی دہلی ۱۳	
۳- ہارڈنگ پبلک لائبریری	۲۱
فاؤنٹین۔ دہلی ۶	
۴- انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشن۔ آزاد بھون	۱
اندرا پرستھ اسٹیٹ۔ نئی دہلی ۱	
۵- انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز	۲۳
خان پور۔ دہلی	
۶- جامعہ ملّیہ اسلامیہ لائبریری	۲۲
جامعہ نگر۔ نئی دہلی ۲۵	
۷- نیشنل آرکائیز آف انڈیا	۱۱
جن پتھ۔ نئی دہلی ۱	
۸- نیشنل میوزیم	۶۸
جن پتھ۔ نئی دہلی ۱	

۹- نذیریہ پبلک لائبریری ________ ۲۳
پہاڑی بھوجلہ - دہلی ۶
۱۰- ریڈ فورٹ آرچیولوجیکل میوزیم ________ ۱
ریڈ فورٹ - دہلی ۶
۱۱- دہلی یونیورسٹی لائبریری ________ ۳۵
یونیورسٹی اینکلیو

نیشنل میوزیم ۵۵۰۷۳/۱۸۰۵

۱

فرس نامہ

سعادت یار خاں رنگین

۷۳ صفحات ، ۲ کالم ، ۲۲ س م ، ۱۸ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

کاتب کا نام موجود نہیں

دیباچہ فارسی میں

یہ مخطوطہ منظوم ہے اور اس کا موضوع گھوڑوں کی مختلف بیماریوں اور علاجوں سے تعلق رکھتا ہے۔ نیز ان بیماریوں سے متعلق مختلف نسخے بھی تجویز ہیں۔

کتابت : ۲۹ محرم الحرام ۱۲۳۴ ہجری مطابق ۱۸۷۵ جلوس اکبر شاہ

آغاز : توسن غیر رفتار قلم در میدان حمد داوری کرم جولان گرست ......

اختتام : ...... ہیں اسکی شعر نو سو ساٹھہ بہا ئي
تجھی گنتی ہی میں نے کہہ سنا ئی

کرم خوردہ لیکن خوبصورت جلد

مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرہ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۷۶ تھا جو اس کے سرورق پر موجود ہے۔

ترقیمہ : تمام شد نسخہ نورتن رنگین یعنی فرس نامہ تصنیف سعادت یار خاں رنگین ولد محکم الدولہ طہماس بیگخاں بہادر اعتقاد جنگ بتاریخ نوازدہم شہر محرم الحرام ۱۲۳۴ ہجری روز پنجشنبہ جلوس محمد اکبر شاہ ۱۸۷۵

نیشنل میوزیم ۱۸۷۶- ۵۵۰۷۳

۲

رسالہ علاج البہائم

نامعلوم

۸۶ اوراق - ۲۷ س م ۱۲ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب : سراج الدین احمد

متذکرہ مخطوطہ سات ابواب میں منقسم ہے اور اس میں جانوروں کی مختلف بیماریاں بیان کی گئی ہیں۔ نیز ان بیماریوں کی تفصیلی فہرست بھی پیش کی گئی ہے اور ساتھ ہی ان کے طریقۂ علاج بھی تجویز کیے گئے ہیں۔

کتابت : ۸ رشوال ۱۲۹۰ ہجری

آغاز : جن مویشیوں کے حفاظت اور کھلانی پلانی کے خبرداری کے جاتی ہی کمتر بیمار پڑتی ہیں .....

اختتام : ..... دوا پلانی کے واسطے دہاتی بوتل بشکل عام بوتل کے ہونی چاہئیے اور یہ اگر دستیاب نہ ہو تو عام بوتل سے کام نکالیں مگر احتیاط رہی کے ٹوٹنے نپاوے۔

کرم خوردہ حالت۔ ذیلی عنوانات اور اطرافی حواشی سرخ، خوبصورت سرورق - یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۳۶ تھا۔

ترقیمہ : الحمد اللہ و المنت اللہ کہ کتاب علاج البہائم بتاریخ ہشتم ماہ شوال ۱۲۹۰ ہجری قدسی باختتام رسید مرقوم قلم سراج الدین احمد برادر لااسلام محمد آباد عرف ٹونک۔

(۲) علم ہیئت

نیشنل میوزیم - ۱۲۰۹ / ۷۳ / ۵۵

۳

آسٹرونامی یا رسالۂ علم ہیئت

پنک صاحب

مترجم : میل صاحب

۵۶ اوراق - ۲۴ س م - ۱۴ سطور

نستعلیق - سیاہ اور لال روشنائی

کاتب : شیخ عطا اللہ ہندی

یہ مخطوطہ بالخصوص علم ہیئت کے طالب علموں کے لیے لکھا گیا۔ اس میں سیتالیس ابواب ہیں اور اس کی اشاعت پہلی بار نصیر الدین حیدر شاہ کے دورِ حکومت میں لکھنؤ سے ابو نصر قطب الدین سلیمان جاہ کے حکم سے عمل میں آئی۔

کتابت : ۲۶ رصفر ۱۲۵۳ ہجری

آغاز : یہ ایک رسالہ ہی مختصر فن اسٹرانمی میں جسکو علم ہیئت کہتے ہیں۔ اصل اسکی کتاب ہی کہ بطور سوا الجواب واسطی .....

اختتام : ..... بس عالم بیحد کی نوادرات کا کیا ذکر اس راز میں بشر کے عقل کوتاہ اور پراگندہ ہوتی ہی۔

ناقص جلد- اطرافی حواشی سنہری اور سیاہ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرہ کتب سے خرید اگیا وہاں اس کا نمبر شمار ۹ تھا

ترقیمہ : تمام ہوا یہہ رسالہ علم ہیئت میں بتاریخ ۲۶ صفر ۱۲۵۳ ہجری بخط شیخ عطا اللہ ہندی تحریر یافت۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۲۳۴

۴

مجموعۂ شمسی

کوپرنیکس

۹۲ صفحات۔ ۵ء۱۸ x ۱۱ س م۔ ۱۰ سطور

اس میں چاند سورج اور ستاروں کے خاکے دیئے گئے ہیں۔

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب : مقبول حسین

یہ مخطوطہ آگرہ بک اسکول کے لیے فارسی سے ترجمہ کیا گیا۔ اس میں علم ہیئت سے متعلق کوپرنیکس کے مختلف تصورات و نظریات سے بحث کی گئی ہے۔

کتابت : ۱۸۶۰ عیسوی

آغاز : پہلی فصل زمین کی گولائی ثابت کرتی ہے۔ اگلی حکمائوں میں سی کیتی ایک اس بات پر متفق ہیں کہ ......

اختتام : ...... محض مہارت اور کمال کی حصول کی لئی پیدا ہوئی۔ جو چاہتا ہی سو کرتا ہی اور جو ارادہ کرتا ہی سو فرماتا ہی۔ فقط

اشاعت اوّل : ۱۸۴۳ عیسوی۔ کرم خوردہ۔

بیشتر یہ مخطوطہ شیخ محمد نظیر حسین کی ملکیت تھا۔

ترقیمہ : تمام شد کتاب مجموعہ شمسی حسب الارشاد جناب نیشنے شیخ غلام نبی صاحب سپرنٹنڈنٹ سڑک ضلع ایٹہ بخط بی ربط بندہ مقبول حسین ساکن قصبہ چاندپور ضلع بجنور صورت تحریر یافت بتاریخ یازدہم ۱۸۶۰ء تمام شد۔

سوانح

۵

ڈائری

جارج شیپہر شور

۱۱۵ صفحات - ۳۳ گ - ۲۵۰۵ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

خود نوشت

یہ مخطوطہ مصنف کے روزمرہ کے سفر سے متعلق ہے جو ۲؍جنوری ۱۸۹۰ء سے شروع ہوکر ۳۱؍دسمبر ۱۸۹۰ء پر ختم ہوتا ہے - آخیر میں ۱۸۸۹ء یعنی گذشتہ سال کے کچھ اہم واقعات کا بھی ذکر کیا گیا ہے -

آغاز: آں شاہ کہ خویش را ہلاکو میگفت
وزما راسخن بخشم و آبرو میگفت ......

اختتام: ...... خاں محبوب بخش - دہلی بازار چتلی قبر - حویلی اعظم خاں -

ترقیمہ: مرقوم نہیں -

۶

ڈائری جیمس

جیمس

۲۰۶ صفحات - ۲ک - ۲۴.۵ س م - ۱۶ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں مصنف نے اپنے ۱۸۷۹ء میں درپیش شدہ روزمرہ کے حالات و واقعات کو قلمبند کیا ہے -

اختتامیہ تاریخ ۱۸۷۹ عیسوی

آغاز : شکر بدرگاہ جناب مسیح کہ آج یہ نوروز سعید .....

اختتام : ..... برخوردار ولیم ۴ بجے اتوار کو روانہ ہوا -

مخطوطے کے سرورق کے نیچے کچھ اشعار بھی مندرج ہیں اور ایک شائع شدہ جنتری بھی اس مخطوطے کے ساتھ مجلد ہے -

ترقیمہ : مرقوم نہیں -

دہلی یونی ورسٹی ۱۶۳۲۵/MS/M ۵ ۱۶۸ SWM۲۴ و ۷۲

۷

ڈائری تھامس حیدر علی

تھامس حیدر علی

۲۲ صفحات - ۲۸ س م - ۱۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں مصنف نے ۱۸۴۲ سے ۱۸۵۳ تک کے پیش آنے والے روزانہ کے حالات و واقعات کو مندرج کیا ہے - تھامس کی تاریخ پیدائش ۲۷ جولائی ۱۸۲۶ء مندرج ہے اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مصنف نواب قیصر علی خاں کے دربار سے وابستہ تھا -

آغاز : مسٹر طامس حیدر علی صاحب بتاریخ بست و ہفتم جولائی ۱۸۲۶ کو پیدا ہوئے ....

اختتام : ..... اب ... ملتوی ہو گیا سب زمیندار آ گئے ..... کی حویلی پر اشتہار چسپاں کیا۔

ناقص اور خستہ حالت۔ مختلف صفحات پر چیپیاں لگی ہوئیں اطرافی حواشی سیاہ

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

غالب اکیڈمی ۵۴۵

۸

غالب کی قیام گاہِ رام پور کی یادگار تقریب

مولانا امتیاز علی خاں عرشی

۴ اوراق - ۲ک - ۵.۲۴٭۲ س م - ۲۷ سطور

نستعلیق - نیلی روشنائی -

کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

یہ مختصر مخطوطہ اس تقریب سے متعلق ہے جو نواب رام پور سید رضا علی خاں نے ۱۹۴۴ میں اس مکان کو جس میں غالب ۱۸۶۰ میں رام پور کے اندر قیام پذیر ہوئے تھے خرید کر "یادگارِ غالب" کو منسوب کیا تھا اور بعد ازاں اعلان کیا تھا کہ غالب پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے یہاں پر غالب سے متعلق مواد اکٹھا کیا جائے گا۔

تاریخ کتابت : ۲۸ر فروری ۱۹۴۴ء بروز اتوار

آغاز : ہندوستان میں اکابر رجال کی یادگاروں کی طرف سے جو بے توجہی برتی جاتی ہے اور غالب جیسے شاعر اور ادیب کی قبر تک جس کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہوئی ہے ......

اختتام : ..... امید ہے کہ اعلیحضرت کی توجہ سے یہ یادگار ادارہ ہندوستان میں

ایک نمونہ کا ادارہ بن جائے گا اور دوسرے حلقے بھی اس سے متاثر ہو کر اس کی تقلید کریں گے۔

یہ مخطوطہ اکبر علی خاں صاحبزادہ امتیاز علی خاں عرشی نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۸ء کو تحفتہً غالب اکیڈمی کو پیش کیا۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل آرکائیوز آف انڈیا - ۲۲۳ - ۳۰ر جولائی ۱۹۵۷ء

۹

گلدستۂ شجاعت

بیگم تھامس

مترجم: محمد خاں

۷۴ صفحات - ۲۷ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

یہ مخطوطہ محمد خاں کی اُردو تلخیص ہے جو انھوں نے انگریزی سے ترجمہ کی ہے۔ یہ دراصل جان ٹبٹ کی سوانح پر مشتمل ہے اور چھبیس ابواب میں منقسم ہے۔ اس کے مصنف کا پورا نام تھامس انجگلس ہے۔

آغاز: اگر شروع انیسویں صدی سے تا زمانِ حال صفحۂ وقایع یادگار سازران بیکار منسلکان سررشتۂ سرکار .....

اختتام: ..... اور تا مدت عملداری مکانات مقبوضہ داخل ہوئے اور چشم فیض سرکار دالابناء موصوف مبذول رکھیں۔

ترقیمہ: خلاصہ نسخہ گلدستۂ شجاعت من التصنیف مسز تھامس انیگلس۔

نیشنل میوزیم ۲۰۴۹-۳-۷۲-۵۵/۳۱۲۲

۱۰

(مثنوی) مظہر الانوار

محمد رحیم اللہ

۱۷ صفحات - ۲ک - ۲۱ س م - ۱۰ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

ذیلی عنوانات فارسی میں مرقوم۔

یہ مخطوطہ نواب امیر خاں اور ان کی حویلی کی تعریف میں لکھا گیا ہے۔

تاریخِ تصنیف: ۱۲۳۶ ہجری

تاریخ کتابت: ۱۲۳۸ ہجری

آغاز: حمد خدای جہان آفرین پیدا کنندہ زمان و زمین صانع شمسی و القمر خالق جن و البشر و آتشِ بی مثل ......

اختتام: .... اسی جو پڑھ کہ ہووی خرم و شاد
دعائی خیر سی یارب کری یاد

ناقص جلد۔ عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر۔ شروع کے کچھ اوراق بھی نیلی۔ سنہری اور سرخ روشنائی سے منقش ہیں۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا۔ اس پر وہاں کی مرقومہ تاریخ ۲۷ صفر ۱۲۴۳ ہجری ہے۔

ترقیمہ: تمام شد مثنوی مظہر الانوار بدستخط عاصی پُر معاصی محمد رحیم اللہ ۱۲۳۸ ہجری۔

نیشنل میوزیم - ۱۶۴۸/۷۳ - ۵۵

۱۱

مونس الارواح بمعروف ہدیۂ ابراھیم
سلطان جہاں آرا بیگم

مترجم : ابو سراج

۱۸۷ صفحات - ۲۷ س م - ۱۲ سطور

نستعلیق - سیاہ اور سرخ روشنائی

کاتب : عبدالملک

پہلے دو اوراق عربی میں مرقوم -

یہ مخطوطہ شاہ جہاں کی بیٹی سلطان جہاں آرا بیگم کی تصنیف مونس الارواح کا اردو ترجمہ ہے - اس تصنیف میں ہندوستان کے مشہور صوفیا و اولیاء حضرات اور دیگر علماء دین کا تذکرہ سوانحی نہج پر کیا گیا ہے - خصوصاً حضرت خواجہ نظام الدین چشتی کی حیات اور معجزات کا تذکرہ ہے - یہ ترجمہ محمد رحیم اللہ خاں کی فرمائش پر کیا گیا -

تاریخ تصنیف : ۲۸ رمضان ۱۰۴۹ ہجری

تاریخ کتابت : ۱۲۹۵ ہجری

آغاز : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ......

اختتام : ...... بموجب اعتقاد اس ضعیف کے جو کچھ کہ اس رسالہ میں لکھا ہی صحت تمام رکھتا ہی - امید کہ پڑھنے والوں کو فیض اور بہرہ تمام اوس سے حاصل ہو -

خوبصورت جلد - سرخ اطرافی حواشی - مخطوطہ نواب ٹونک کے ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۳۰ ہے -

ترقیمہ : ترجمہ مونس الارواح کا یعنی عندکہ الحمد للہ والمنہ علے رسولہ سیدنا و سید العالمین

الوف الصلوٰۃ وصنوف السلام والتحیہ کہ اوسکے عنایت بے غایت سے یہ ترجمہ کہ اسکا آغاز اور اتمام شہر صفر المظفر سن بارہ سو پچانویں ہجریمیں ہوا اختتام کو پہنچا اور حلیہ انجام سے آراستہ ہوا۔ خداوند کریم اسکو ہمارا وسیلۂ نجات دوجہاں اور سبب آسایش جاودانکا' وھادی واللہ المستعان وعلیہ التکلان وصلی اللہ تعالیٰ علے خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ اصحابہ واتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین۔ ثم آمین۔ ثم آمین۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۲۳۳

۱۲

نظم الجواہر مسمیٰ بہ مکتوبات مظہریہ
سیّد مظہر حسین

جلد۲۔ ۳۳۳ اوراق۔ ۲۳ س م۔ ۱۶ سطور
شکستہ۔ سیاہ روشنائی
خود نوشتہ

یہ مخطوطہ ان خطوط کا مجموعہ ہے جو مصنف نے وقتاً فوقتاً اپنے عزیزوں اور دوستوں کو لکھے تھے۔ مصنّف کا وطنِ مالوف سنبھل تھا۔

آغاز: بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہوکہ اوستادی مولانا ومرشدنا سیّد مظہر حسین صاحب سنبھلی دامت فیوضہم کے جو مکتوبات ......

اختتام: ...... بعد طبع ایک کتاب اونکی پاس بھی بھیجونگا انشاء اللہ کاتب الحروف کو دُعا فقط راقم محمد مظہر حسین۔ ۲۵ جون ۱۹۰۵ء

کرم خوردہ۔ خستہ حالت۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل میوزیم - ۲۳۳۶ / ۷۳ - ۵۵

۱۳

رسالہ مہملہ موسومہ سلک گوہر

سید محمد عبد القادر سیفی

۷۶ صفحات - ۱۸ س م - ۱۶ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

یہ مخطوطہ ان اکتالیس خطوط کا مجموعہ ہے جو مصنف نے اپنے دوستوں اور عزیزوں کو لکھے تھے۔ اس مخطوطے کے آخر میں اُن مشکل الفاظ کے معنی بھی لکھے ہیں جو مصنف نے اِن خطوط میں استعمال کیے تھے۔

کتابت : ۱۷ رجمادی الثانی ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۲۷ء بروز منگل

آغاز : معمورۂ عالم کے ریگستانِ السنیہ میں تعمق کی نظر سے اگر مطالعہ کیا جائے تو بہت کم زبانیں ایسی ملیں گی ......

اختتام : .... ہرگاہ ہمکو کام کا صلہ عطا ہوگا۔ کُل کا کُل ارسال ہوگا۔ مقبول اللہ علمدار کا محکوم احمد کو سلام والسلام الحمد اللہ آوارہ دل عادل۔

ترقیمہ : الحمد اللہ کہ رسالہ مہملہ موسومہ سلک گہر کی تصنیف ۱۴ دسمبر روز چہارشنبہ ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ اجمادی الثانی ۱۳۴۶ھ انجام کو پونہچی۔ خادم ابو محمد سید عبد القادر سیفی ہیڈ عربک برسٹین مولوی اسٹیٹ ہائے اسکول راجند گاؤں - سی - پی -

غالب اکیڈمی ــــ ۲۶ / ۷۲

۱۴

سیرِ غالب

حکیم ابو الحسنات ایوب حسن بیدل فاروقی

۴۳۵ اوراق ۔ ۵ء۱۹ س م ۔ ۱۱ سطور
سرورق پر مصنف کا ایک فوٹو بھی چسپاں ہے ۔
شکستہ ۔ سبز اور سرخ روشنائی
خود نوشتہ

یہ مخطوطہ غالب کی سوانح حیات اور اُردو ادب میں اُن کی خدمات و تخلیقات پر ایک مکمل کتاب ہے اور یہ آٹھ ابواب میں منقسم ہے ۔

آغاز : نہایت مسرت کا مقام ہے کہ ہم اپنے اس ادبی شہکارِ فن " سیر غالب " کو پورے ادب و احترام کے ساتھ ....

اختتام : .... یہ سرمایۂ اُردو ادب ، ہمارا مشترکہ خزینۂ تمدن ہے جسکی نگہبانی ہم پر لازمی ہے ۔ والسلام ۔

خوبصورت جلد ۔ عنوانات سُرخ روشنائی کے ساتھ مرقوم ۔ یہ مخطوطہ مصنّف نے بذاتِ خود " غالب صدی " کے موقع پر ۲۲ فروری ۱۹۶۹ء کو غالب اکیڈمی کی افتتاحیہ تقریب کے دوران غالب اکیڈمی کے صدر حکیم عبدالحمید صاحب کو پیش کیا ۔

ترقیمہ : از ابوالحسنات حکیم ایوب حسن بیدل فاروقی صدر دار الحسنات میر کوٹ ۔ سہارنپور سابق صدر شعبۂ عربی و فارسی اُردو ۔ محکمۂ تعلیمات ۔ عظیم تر میسور ۔

دہلی یونی ورسٹی لائبریری ——— ۲۸۳۶۵۲

۱۵

شورشِ عشق

اصغر علی اکبر آبادی

۴۳۲ صفحات ۔ ۱۴ س م ۔ ۱۰ سطور
شکستہ ۔ سیاہ روشنائی
کاتب : محمد عسکری

یہ مخطوطہ مصنف کی خود نوشت سوانح ہے۔ اس میں مصنف نے اپنے رومانی واقعات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

تاریخ تصنیف : ۱۲۷۶ ہجری

کتابت : ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۰۶ ہجری

آغاز : قلم لکھنی کو بسم اللہ پہلی سر جھکاتا ہے
زباں پر حمد پہر اوس خالق کی لاتا ہے .....

اختتام : ...... تمام شہر میں عیش و نشاط کا بند و بست ہے کسیکو درد و الم سے
مطلب نہیں ہر اک اپنی اپنی محبت میں مست ہی

کچھ اوراق کرم خوردہ ہیں۔ جو اشعار مثال کے لیے پیش کیے گئے ہیں وہ سُرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔ خوبصورت جلد۔

ترقیمہ : تمام شد کتاب ھذا بخط خام محمد عسکری بتاریخ ۱۰ ماہ ذوالحجہ ۱۳۰۶ ہجری۔

نیشنل میوزیم ۸ - ۶۹

۱۶

تاریخ تولد قاضی زین الدین ہجولی
شاہ ابوالحسن

(۱۶۴ صفحات)۔ ۱۹ س م ۔ ۱۱ سطور

شکستہ ۔ سیاہ روشنائی

کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

یہ مخطوطہ قاضی ہجولی کی مکمل سوانح پر مبنی ہے جو منظوم دکنی اُردو میں لکھا ہے۔

تاریخ تصنیف : ۱۰ ربیع الثانی بروز جمعہ مطابق ۱۰۴۵ ہجری

تاریخ کتابت : ۵ صفر بروز اتوار مطابق ۱۲۵۱ ہجری

آغاز : حمد بگویم ...... مر خالق جن و بشر
کردہ معلق آسمان ہم اختر و شمس و قمر ......

اختتام: .... شاہ بوالحسن کا بندۂ یلہ۔ کاتب بچار معتقد
امید دہر تحفہ لکھا۔ شافع ہو تم روز برحشر

ذیلی عنوانات سرخ روشنائی سے مرقوم

یہ مخطوطہ راجہ رائے چور کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ: ایں نسخہ ہذا در ملک غلام بندہ نواز قاضی ولد شیخ امام ساکن ہیچولی درمقام کیلی تحریر یافت بتاریخ پنجم بروز یکشنبہ ماہ صفر ۱۲۵۱ ہجری۔

۴۔ طرز تعلیم

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۱۲۷

۱۷

اشارات التعلیم

لالہ امراؤ سنگھ

۴۶ صفحات۔ ۵۔۲۰ × ۲۶ س م۔ ۲۰ سطر

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

کتابت: یار محمد خاں

اس مخطوطہ میں طریقۂ تعلیم اور اس سے متعلق دوسرے موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ جس میں طالب علموں کی نفسیات اور ان کے درمیان افہام و تفہیم پیدا کرنے کے طریقۂ کار پر بھی قلم اٹھایا گیا ہے۔

تاریخ کتابت: ۱۷ دسمبر ۱۸۹۲ء

آغاز : فن تعلیم میں وہ کل مسائل شامل ہیں جن سے معلم اپنی جماعت کی توجہ قائم رکھتا ہے ....

اختتام : ...... جو جواب دیں انکو اچھی طرح سے اور اونکا تصفیحہ اسطرح کری کہ طلباء کو کام کرنیکی ترغیب اور ہمت ہو۔

سرِ ورق پر مرقوم ہے کہ چودھری یار محمد کی ملکیت میں یہ مخطوطہ رہ چکا ہے

ترقیمہ بھی سرِ ورق پر مندرج ہے جو اس طرح سے ہے :

بقبضہ و مملوکہ چوہدری یار محمد خاں گجراتی (ب) کلاس متعلم نورمل اسکول راولپنڈی

مکتوبہ ۱۷ دسمبر ۱۸۹۲ء

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۲۶۵

۱۸

(اشارات التعلیم)

(لالہ امراؤ سنگھ)

جلد دوم (۲۰۴ صفحات) ۲۴.۵ س م - ۱۷ اسطور۔

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب : یار محمد خاں

یہ مخطوطہ بھی گذشتہ سے پیوستہ ہے اور اس حصّے میں صرف قواعدِ تعلیم اور اصولِ تعلیم پر بحث کی گئی ہے۔

کتابت : ۲۳ ستمبر ۱۸۹۲ء

آغاز : جو جواب غلط ہوں اونکی طرف سے بکجہت منہ نہ پھیریں جس طالب علم کے جواب سے یہ معلوم ہو کہ وہ جواب کو نہیں سمجھتا تو معلم کو چاہیئے ......

اختتام : .... اون خیالات کو جو کسی زبان میں پائے جاتے ہیں دوسری زبان میں لانا ....؟

ترقیمہ : فقط یار محمد نائب مدرس سکول کھاریان ۲۳ ستمبر ۱۸۹۲ء

(۵) اخلاقیات

<u>انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز</u>

19

جامع الاخلاق یا اخلاقِ جلالی
(جلال الدین افغانی)
مترجم: مولوی امانت اللہ

(۱۱۸ اوراق) ۲۸ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: عزیز

یہ مخطوطہ جلال الدین افغانی کی معرکۃ الآراء تصنیف " اخلاقِ جلالی " کا اُردو ترجمہ ہے جس کا موضوع اخلاقیات سے تعلق رکھتا ہے۔

تاریخ تصنیف: ۱۲۲۰ ہجری مطابق ۱۸۰۵ عیسوی

تاریخ کتابت: ۱۲۶۵ ہجری مطابق ۱۸۵۰ عیسوی

آغاز: نام اس کتاب سعادت انتساب کا جامع الاخلاق ہے اور یہ ترجمہ ہی لوامع الاشراق فی مکارم الاخلاق عرف اخلاقِ جلالی کا اُردو زبان میں ......

اختتام: .... ترجمہ سے میں جب ہوا فارغ
فکر تاریخ طبع پر ہے مشتاق

دور کر تیغ سے سر جھل   بولا ہاتف تمامی اخلاق
۱۲۲۰

بیشتر کرم خوردہ

ترقیمہ : بفضل اللہ تعالیٰ شانہ بتاریخ ۱۳ رمضان شریف ۱۲۶۵ ہجری مطابق ۲۳ جولائی ۱۸۵۰ عیسوی بروز سہ شنبہ بوقت یک گھڑی دوپہر کتاب ہذا بخط ناقص عزیز اتمام یافت۔

(۶) اخبارات و رسائل

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۔ ۳۰ ۔ ۱۵۲۹ ۔ ۱۵۲۴

۲۰

جوہر

جلد دوم ۱۹۲۱ء

مرتبہ : مجلس جوہر

حصہ سیوم ۔ ۲ک ۔ ۳۴ س م ۔ ۳۰ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

اس اخباری مخطوطہ میں نظمیں ۔ مختصر کہانیاں ۔ مختلف مضامین ۔ سیاسی تبصرے اداریے اور دیگر موضوعات پر قلم اٹھایا گیا ہے۔

اس اخبار کا اجرا پہلی مرتبہ ۱۹۲۱ء میں ہوا۔ اس کا مقصد اردو زبان و ادب کو ترقی دینا تھا۔ مذکورہ لائبریری میں اس اخبار کے ۱۹۲۲ء سے لے کر ۱۹۲۶ء تک کے سارے اجرا موجود ہیں۔

آغاز : ہماری گذارش پر ہمارے کرمفرما جناب یوسف صاحب نے یہ حالات عنایت

کئے ہیں۔ ناظرین بجائے عارضی انبساط وحظ . . . .

اختتام: . . . . اتحادی دکان نے ناشتہ کا بھی انتظام کردیا ہے۔ ناشتہ کا سامان اچھا اور تازہ ہوتا ہے نیز یہ کہ وقت پر ملتا ہے۔

نذیریہ لائبریری ۲۶

۲۱

تاریخ تعریفات الفنون

محمد معین الدین

۵۳ صفحات۔ ۲۸ س م۔ ۱۸ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

خود نوشتہ۔ قرآنی اقتباسات بھی درج ہیں۔

اس مخطوطے میں مصنف نے قرآنِ پاک کی تعلیمات کی روشنی میں مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اور ان موضوعات پر سائنٹفک نقطۂ نظر سے بحث کی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف فنون جیسے تاریخ جغرافیہ۔ ادب پر بھی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔

یہ مخطوطہ ترپن (۵۳) ابواب پر مشتمل ہے۔

کتابت: ۲ جمادی الاول ۱۳۵۲ ہجری

آغاز: خدائے قدوس کا یہ منشا ہے کہ بنی نوع انسان آپس میں مساویانہ حیثیت سے دنیا میں زندگی بسر کریں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے . . . . . .

اختتام: . . . . . . ہم بھی اپنے مذاق کو ذیل کے نقشے میں ظاہر کرتے ہیں اور اس فن کو "اسماء الکتب والفنون" سے تعبیر کرتے ہیں۔

مولانا عبدالرؤف جو اس مخطوطے کے مالک تھے کی ذاتی مہر بھی ثبت ہے۔

ترقیمہ: تمام شد بقلم مضمون نگار بندہ مسکین محمد معین الدین ناظم کتابخانہ حبیب گنج ضلع علیگڈھ بتاریخ ۲ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ

۲۲

ترجمہ تاریخ عبدالفدا

عبدالفدا

مترجم: سیّد اشرف علی

۷۰۰ صفحات - ۲۸ س م - ۲۱ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی - ذیلی عنوانات سرخ -

کاتب : امیر بخش

اس مخطوطے میں قدیم عہد سے لے کر ۹۳۵ ہجری تک کے تہذیبی ارتقاء کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا گیا ہے - یہ جائزہ تاریخی ارتقاء کی روشنی میں لیا ہے - اسی مخطوطے کے ایک باب میں مختلف بادشاہوں کا احوال بھی درج ہے اور کچھ ابواب میں ایران - ترکی اور مشرق وسطیٰ و مغربی ایشیاء کے ممالک کا بھی بیان کیا گیا ہے -

کتابت : ۱۲۵۰ عیسوی

آغاز : بعد حمد اور صلواۃ کے کریم الدین جو کہ ایک ادنے خدام طلباء مدرسہ دہلی کا ہے سب ارباب ہنر . . . . . .

اختتام : . . . . . . ابن یونس مشہور ہے فوت ہوا - یہ زیج چار جلد میں ہے کہتے ہیں کہ عزیز ابوالحاکم نے اوس کے بنانے کا حکم دیا تھا -

سرورق پر لکھی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مخطوطہ ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا تھا - مولانا عبدالرؤف نے جو اس کے پہلے مالک تھے کی مہر بھی اس پر موجود ہے - مخطوطہ کا زیادہ حصہ کرم خوردہ ہے -

ترقیمہ : تمام ہوئی جلد تیسری عبدالفدا کی -

۷۔ جغرافیہ

نیشنل میوزیم ۶۷۶

۲۳

مرتبہ الاقالیم

مصنف نامعلوم

(۶۵ اوراق) ۳۰ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی ۔ مومیایا مخطوطہ

کاتب : پنّا لعل

اس مخطوطے میں دنیا کے کئی ممالک کے جغرافیائی حالات کا تذکرہ ہے۔ ان ممالک میں روس - انگلینڈ- امریکہ اور فرانس شامل ہیں۔ یہ گیارہ ابواب میں منقسم ہے اور اپنے وقت کی شائع شدہ مختلف کتب سے مواد حاصل کر کے اس کی ترتیب دی گئی ہے۔

سرورق پر ایک مہر بنام یمین الدولہ وزیر الملک محمد علی خاں صولت جنگ بہادر ہے۔ اس کے علاوہ دیباچے میں اس کی تاریخ تصنیف ۱۸۳۴ عیسوی بیان کی گئی ہے۔

تاریخ کتابت : ۲۱ شوال ۱۲۵۸ ہجری۔

آغاز : علم جغرافیہ میں سوال وجواب کی طور پر انگلینڈ کی معتبر و مروج انگریزی سے انتخاب کی گئی جکی مطالعہ سے زمین کی خشکی وتری اور ......

اختتام : ...... ش اشارہ ہے طرف شمال کی اور ج طرف جنوب کے اور طول میں ش سے غرض شرق ہی اور غ سے غرب اور حروف طول وعرض کا حساب ابجد سے لیا جاتا ہے۔

مخطوطہ میں مذکور ہے کہ اس کی اشاعت پہلی بار ۱۸۳۴ عیسوی بمقام کلکتہ ہوئی۔ ابواب کے عنوانات سرخ ہیں۔ یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدکیا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۲۵۹ مندرج ہے۔

ترقیمہ: کتاب ہذہ بقلم پنا لعل ولد بخشی مہتاب رای بتاریخ بست ویکم شہر سوال ۱۲۵۰ ہجری صورت اختتام وزینت اتمام یافت۔

۸۔ ہندوستانی گائیڈ بک

(۸ا) کشمیر

نیشنل آرکاویز ۱۹۵۷ جولائی ۱۸/۱۲۸

۲۴

گلزار کشمیر

کرپا رام

۵۱۶ صفحات ۔ ۳۰ س م ۔ ۱۵ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

کاتب کا نام مذکور نہیں۔

یہ مخطوطہ کشمیر کی تاریخ پر مشتمل ہے۔ اس میں منجملہ یہاں کے راجاؤں کے حالات یہاں کی آب وہوا ۔ جغرافیہ ۔ کھیتی باڑی ۔ باغات ۔ معدنیات ۔ چرند پرند ۔ جانور ۔ یہاں کی آبادی یہاں کی پیداوار اور لوگوں کے پیشوں کا تذکرہ بہت تفصیل سے کیا گیا ہے۔ یہ چھ ابواب

پر مشتمل ہے۔

تاریخ تصنیف : ۱۹۱۳ عیسوی۔

آغاز : گلزار زیبائش کے رنگ برنگ کلیاں ایسی باغبان کے چوکھٹ پر نثار ہیں جسکی چار چمن ....

اختتام : .... الاچہ دالاچہ دانہ۔ لونگ۔ سونف۔ منہدے۔ امبر۔ انار دانہ۔ مرس۔ باروت۔ چھوارا۔

کچھ اوراق کرم خوردہ ہیں۔ عنوانات اور اطرافی حواشیے سرخ ہیں۔

ترقیمہ مندرج نہیں ہے۔

ٹونک (۲و۸)

نیشنل میوزیم	۹۶۹

۲۵

نجم سعادت
سعد اللہ خاں

۱۸۶ صفحات۔ ۲۱ س م۔ ۹ سطور

مخطوطے میں نواب امیر خاں۔ نواب وزیر خاں۔ نواب محمد علی خاں۔ نواب محمد ابراہیم علی خاں اور نواب حافظ محمد سعادت علی خاں کے فوٹو موجود ہیں۔

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں ریاست ٹونک کے ضلع چھبترہ کے جغرافیائی حالات اور ریاست ٹونک کے نوابین کی تاریخ کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ یہاں کے انتظامی حالات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

تاریخ کتابت : ۱۹۳۶ء

آغاز : ریاست ٹونک کا رقبہ مسلسل اور محلق محدود نہیں ہے بلکہ اس کے چھ حصے جو پرگنات کے نام سے موسوم ہیں ......

اختتام : ...... یہ شعبہ ۱۹۰۹ء میں قائم ہوا ہے۔ تین مسلمان تین ہندو اس کے ممبر اور ناظم پرگنہ پریسیڈنٹ ہے اور دفتری کام کے لئے مہتمم کے لقب سے ایک اہلکار ہے۔

خوبصورت جلد۔ سرورق منقش۔

یہ مخطوطہ بھی نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید ا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۴۳۹ تھا۔ ترقیمہ مذکور نہیں۔

۹۔ تاریخ
افغانستان (۹۱)

نیشنل میوزیم ۸۵۷

۲۶

تاریخِ جنگِ کابل
سید فدا حسین مسمیٰ نبی بخش

۱۲۱ صفحات۔ ۲۰ س م۔ ۱۱ سطور
شکستہ۔ سیاہ روشنائی

کاتب : سید عبد الغفور

اس مخطوطے میں ۱۹۴۰ء میں کابل کے نزدیک لڑی گئی اینگلو افغان جنگ کے چشم دید حالات

درج ہیں۔ مصنف جو کہ خود بھی جنگ میں شریک تھا' نے یہ تاریخ اپنے بڑے بھائی کی فرمایش پر مذکور کی۔ جن کا نام حاجی حسین علی خان مندرج ہے۔

آغاز: حمد بیحد جناب پروردگار عالم کو واجب ہی کہ جس نے ہزار عالم کو اپنی قدرت کاملہ سے ایک حرف کُن کے ساتھہ پیدا کیا اور . . . . . .

اختتام: . . . . کہ ساٹھہ ہزار فوج تھی۔ تیس ہزار بنگالہ کی اور تیس ہزار بمبئی کی لڑائی پر گئی تھی سب مارگیئی کل سات ہزار آدمی وہاں سے بچکر زندہ آئی اور باقی وہیں مدفون ہوئی۔

مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرہ کتب سے خرید کیا گیا وہاں اس کا نمبر شمار ۳۹۰ تھا۔

ترقیمہ: تمام شد کتاب تواریخ جنگ انگریزاں از کل تصنیف سید عبدالغفور شاہ جہان آبادی۔

عرب (۹/۲)

نیشنل آرکائیوز آف انڈیا ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ - ۱۹۹۶/

۲۷

تاریخ تمدنِ عرب

لی بون

مترجم: سیّد علی بلگرامی

جلد سوم:- ۶۴ صفحات - ۳۳ س م - ۱۹ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب کا نام مذکور نہیں۔

یہ مخطوطہ تاریخ تمدن عرب مصنف لی بون کے پہلے حصّے کا اُردو ترجمہ ہے اور اس حصّے میں عرب کی جغرافیائی تاریخ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

کتابت : ۹، رمضان ۱۳۱۵ ہجری

آغاز : عربستان ایک بہت بڑا ملک ہے جسکا رقبہ تقریباً فرانس سے دوگنا اور حال کی تحقیق کی رو سے ایک لاکھ چھبیس مربع فرسخ ہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اختتام : ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دارالخلافہ کا خطاب جو قریب تھا کہ اُس سے چھین لیا جائے دوبارہ حاصل کر لیا تھا۔عبدالمطلب کی یہ خواہش تھی کہ کل خود مختار قبائل اس مرکز حکومت کے

باقی اگلے حصے میں

غیر مجلد، تمام اوراق پر چیپیاں چسپاں۔

ترقیمہ مذکور نہیں۔

نیشنل آرکائیز آف انڈیا ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ء / ۱۹۹۵

۲۸

مقدمہ (تاریخ تمدّن عرب)

لی بون

سید علی بلگرامی

جلد سوم - ۲۷ صفحات - ۳۳ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب کا نام مذکور نہیں۔

یہ مخطوطہ اُردو ترجمہ کی شائع شدہ تعارف کی نقل ہے۔ اس تعارف میں مصنف نے اس کتاب کے ترجمہ کا مقصد بیان کیا ہے اور ساتھ ہی اُن کتب کی فہرست بھی دی ہے جو اُس نے اس کتاب کی تالیف کے وقت مطالعہ کی تھیں یا جن سے اس کتاب کی ترتیب میں مدد حاصل کی تھی۔

آغاز : ہماری پہلی تصنیف کے پڑھنے والوں کو اس کتاب کی حقیقت اور اس کتاب

کی وجہہ تصنیف بخوبی معلوم ہے ....

اختتام : ...... اُس قوم کی حالت کو درست اور واضح طور پر کتاب کے ذہن نشین کر سکے تو سمجھیں گے کہ جس غرض سے ہم نے کتاب لکھی ہے وہ پوری ہوگئی۔

کچھ اوراق کے حواشیے پر کچھ الفاظ کے معنی بھی لکھے ہیں اور ان کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔

سارے اوراق پر جیبیاں چپاں ہیں۔

ترقیمہ مرقوم نہیں ہے۔

نیشنل آرکائز آف انڈیا ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ / ۱۹۹۲

۲۹

دیباچہ مترجم (تاریخ تمدن عرب)

لی بون

مترجم : سید علی بلگرامی

جلد سوم (۱۲ اوراق) ۳۳ س م - ۲۳ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی۔

کاتب کا نام مذکور نہیں۔

یہ مخطوطہ تاریخ تمدن عرب کے دیباچے کا اردو ترجمہ ہے۔

کتابت : ۹ رمضان ۱۳۱۵ ہجری مطابق ۲۳ جنوری ۱۸۹۹ عیسوی

آغاز : اس کتاب کے ضمیمہ در چہارم میں جو فہرست کتابوں کی دی گئی ہے اس کو بنظر سرسری دیکھنے سے بھی ثابت ہو جائیگا کہ ......

اختتام : ...... لیکن اس کو دوبارہ اور سہ بارہ صاف کرانے کا پیاں لکھوانے اور انکی تصحیح اور چھپوانے اور تصویروں وغیرہ کے اہتمام میں اور بھی نو مہینے صرف ہوئے۔ والسلام

غیر مجلد۔ سارے اوراق پر چیپیاں چسپاں ہیں۔
ترقیمہ۔ حیدرآباد دکن ۹ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ

۹۲۳ ہندوستان
(ل) فرخ آباد

۳۰

جنگ نامہ دوجوڑہ
خلیفہ معظم عباسی

۵۶ اوراق۔ ۲ک۔ ۳۱ س م۔ ۱۳ سطور
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب: محمد مشتاق حسین خاں

ذیلی عنوانات فارسی میں درج ہیں۔

یہ منظوم مخطوطہ بنگش سلاطین کے سلسلے میں نواب محمد علی خاں صاحبزادہ نواب فیض اللہ خاں بنگش کے اہم واقعات زندگی سے متعلق ہے۔ اس میں مصنف نے جشنِ تاجپوشی کے ذکر کے علاوہ اس دور کے سیاسی حالات اور تاریخی واقعات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

کتابت: ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ عیسوی۔

آغاز : پس از حمد ان قادر ذوالجلال - پس از نعت پیغمبرے باکمال - پس از مدح
اصحاب والاتبار - خصوصاً نبی کے تھی چار یار - ......

اختتام : ..... دعا میرے حق میں کرو زور تر   کہ رحمت سی ہو حق کی مجھپر نظر
میرا خاتمہ خیر سے ہو تمام   بفضل محمد علیہ السلام

ترقیمہ : بقلم حقیر محمد مشتاق حسین عفے منہ نائب متولی مدرسہ عالیہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء
۳۰ ذالحجہ ۱۳۲۴ھ پنجشنبہ -

نیشنل آرکائز آف انڈیا ۸ اگست ۱۹۵۷/ ۷۹

۳۱

خندۂ غدر یعنی تاریخ فرخ آباد
نواب محمد واحد خاں

۳۲۵ صفحات - ۳۰ س م - ۱۷ اسطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب : احمد علی خاں

مثالوں میں فارسی اشعار کا بھی استعمال ہے -

اس مخطوطے میں ریاست فرخ آباد کے فرمانرواؤں کے ان تاریخی حالات و واقعات کا ذکر ہے جو ان کو انگریزوں کے خلاف مختلف اوقات میں ریاست کو آزاد کرانے کی خاطر در پیش آئے تھے -

تاریخ تصنیف : ۱۸۶۳عیسوی

کتابت : ۱۷ رمضان ۱۲۹۰ ہجری

آغاز : فتح ہے جب نام لکھا خالق الارواح کا - دین کا جھنڈا لئے آیا الف فتاح کا
حمد و ثنای ناصر حقیقی شکر و سپاس فتاح لاریبی - ......

اختتام : ...... اب تختہ تباہ ہے بس میرے عیبوں اور لغزشوں سے منہ پھرائیں

اپنا زور نہ دکھائیں راہ وین پناہ دیں۔

کل اوراق مومیائے ہوئے ہیں اور تقریباً آدھا مخطوطہ کی سنہرے اور دیگر مختلف رنگوں کے ذریعے زیبائش کی گئی ہے۔

ترقیمہ، تمام شد بتاریخ ہفدہم رمضان المبارک ۱۲۹۰ ہجریہ مقدسہ مع لوح وجدول بسرعت برجہ تمامتر از دست ضعیف البیان کثیر العصیان احقر الاشان خادم الطلبہ احمد علیخاں فرخ آبادی عفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمن بقتیدبہ بحرمۃ النبی صلعم وآلہ۔

جنرل

(ب)

۳۲

آرایش محفل

میر شیر علی افسوس

۵۸ صفحات - ۲۴×۵ س م - ۱۷ سطور

کاتب کا نام مذکور نہیں۔

یہ مخطوطہ منشی سجان رائے کی فارسی تصنیف خلاصۃ التواریخ کا اُردو ترجمہ ہے۔

یہ اُردو ترجمہ بجے۔ ایچ مورنگٹن کے حکم پر میر شیر علی افسوس نے کیا۔ افسوس فورٹ ولیم کالج میں منشی کے عہدہ پر فائز تھے۔ وہیں انھوں نے ڈاکٹر گلکرسٹ کے کہنے سے گلستانِ سعدی کا بھی اُردو ترجمہ کیا۔

مذکورہ مخطوطہ ہندوستانی تاریخ پر مشتمل ہے۔

تاریخ تصنیف : ۱۲۱۹ ہجری - ۱۸۰۴ عیسوی۔

آغاز : حمد کرتا ہوں اُس خالق کی جس نے ماہتاب کو . . . . . .

اختتام : . . . . . . ہماری وہاں کے جنس میوہ اکثر لاکر لشکر میں بیچ جاتے ہیں خصوصاً اخروٹ ہوتا ہے۔

اختتام کے بہت سے اوراق گم ہیں۔ ایک نامکمل فارسی مخطوطہ بھی اس کے ساتھ منسلک ہے۔ اس پر مندرج عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ کسی وقت میں یہ مخطوطہ نواب لطف اللہ کی ملکیت میں بھی رہ چکا ہے۔

آخری اوراق گم ہونے کی وجہ سے ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۳۳

انتخاب آرایش محفل

مصنف : میر شیر علی افسوس

مرتب : نامعلوم

(۱۰۶ اوراق) ۲۳ س م - ۱۵ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب کا نام درج نہیں۔

یہ مخطوطہ بھی عہد قدیم اور عہد وسطیٰ کے ہندوستان کے مشہور شہروں کی تاریخ سے متعلق ہے جس میں ہندوستان کے جغرافیائی حالات کا بھی ذکر شامل ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستانی دریاؤں۔ فصلوں۔ زراعت اور پرانی عمارات کا بھی تذکرہ ہے۔

آغاز : یہہ انتخاب کیا گیا کتاب آرایش محفل میں سی جو اکثر مشتمل ہی مضمون خلاصۃ التواریخ سے صوبہ دار الخلافہ شاہ جہاں آباد . . . . . .

اختتام : ...... دوست ہمارا جوگریال کا ملنا موقوف ..... سنتے ہی شاہ نے خوش ہو سب کی داد دی اور وسعت زبان کے معنی کی نہایت تعریف کی۔ فقط جون پور مچھلی شہر کے محمد عمر جعفری کے نام کی ایک مہر سر ورق پر موجود ہے۔ ناقص حالت اور کرم خوردہ۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم / ۱۶ جنوری ۱۹۵۹ / ۶۹۱

۳۴

انتخاب خلاصۃ التواریخ

مصنف: میر شیر علی افسوس

مرتب : نامعلوم

(۱۲۲ اوراق) ۲۴ س م - ۱۳ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب : عالم خاں

تفصیل دیکھئے مخطوطہ ۳۳

آغاز : صوبہ دار الخلافہ شاہ جہاں آباد ہندی فارسی کی تواریخوں سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ شہر ہستنا پور گنگا کی کناری پر ....

اختتام : .... سنہ بارہ سے بائیس ہجری میں اکبر بادشاہ ابن شاہ عالم کی بندگی کی جاتی ہے اور اطاعت سے ہاتھ نہیں اٹھاتی ہیں۔

ترقیمہ : کتاب انتخاب خلاصۃ التواریخ ہندوستان تمت شد ماہ شعبان بتاریخ ہفتم بدستخط حقیر فقیر عالم خاں باشندہ بلدہ بناس نوشتہ ام۔

نیشنل میوزیم / ۶ جنوری ۱۹۵۸ / ۶۹۲

۳۵

انتخاب خلاصۃ التواریخ

(نامعلوم)

جلد اول۔ (۹۷ اوراق) ۲۹ س م ۔ ۱۵ سطور

کاتب : مرزا عالم علی بیگ

تفصیل دیکھئے مخطوطہ ۳۳

آغاز : صوبہ دار الخلافہ شاہجہاناباد د ہندوی فارسیے کی تواریخہ سے یوں معلوم ہوتا ہی کہ
ہنساپور گنگا کی کناری پر.....

اختتام : ...... چنانچہ اب بھی سنہ بارہ بائیس ہجری میں اکبر بادشاہ ابن شاہ عالم
کی بندگی نبھاتی ہیں اور اطاعت سی ہاتہہ نہیں اٹھاتی۔

مخطوطہ پر ایک مہر محمد وزیر خاں وزیر الدولہ امیر الملک نصرت جنگ بہادر کے نام کی موجود ہے۔

ناقص جلد۔ ذیلی عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرہ کتب سے خریدا گیا۔

ترقیمہ : تمت تمام شد کار من نظام شد کتاب تواریخ ہندوستان بزبان اردو ہندی
بدستخط حقیر فقیر مرزا عالم علی بیگ باشندہ بلدہ لکھنؤ بتاریخ بست و پنجم ماہ ذیقعد
سنہ ۱۲۵۸ ہجری اتمام یافت۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۱۹۴۷ء) ۲۲

۳۶

تاریخ ہند

مرزا حیرت دہلوی

جلد دوم - ۵۸۴ صفحات - ۲۸ س م - ۲۲ سطور
نستعلیق - نیلی روشنائی -
خود نوشتہ -

یہ مخطوطہ سات ابواب پر مشتمل ہے جس میں مصنف نے عہدِ وسطیٰ اور عہدِ جدید کی تاریخ پر تحقیقی انداز سے روشنی ڈالی ہے - اس کے علاوہ انگریزی حکمرانوں اور کانگریس کی جدوجہد آزادی پر بھی بہت کچھ لکھا ہے -

کتابت : ۱۸۸۷ عیسوی

آغاز : تاریخ بھی عجیب چیز ہے کہ ہزاروں برس کے حالات اسطرح اظہار ہو جاتے ہیں جیسے ہمارے سامنے ہو رہے ہوں ......

اختتام : ...... لیکن جبوقت پھریرہ اکبری اڑنے لگا تمام سلطنتیں یکے بعد دیگرے فتح ہوتی چلی گئیں -

ناقص اور خستہ حالت - مخطوطہ مولانا عبدالروف کی ملکیت میں بھی رہ چکا ہے -
ترقیمہ مرقوم نہیں -

(۴و۹) رڑکی

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۳۴۷

۳۷
تاریخ روم
محمد اسمعیل شاہ خاں

(۳۵۴ اوراق) - ۳۱ س م - ۱۱ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: حافظ محمد نیاز علی خاں

ذیلی سرخیاں فارسی میں۔

اس مخطوطہ میں سلسلۂ عثمانیہ سے لے کر سلطان محمد عبد العزیز خاں کے دورِ حکومت تک ٹرکی کا سیاسی پس منظر۔ وہاں کی عمارات۔ باغات۔ آب وہوا۔ پیداوار اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

تاریخ تصنیف: ۱۸۷۳ عیسوی

کتابت: ۲۹ ذیقعد ۱۲۹۰ ہجری مطابق ۱۹ جنوری ۱۸۷۴ عیسوی

آغاز: حمد بیحد اوس خدائی پاک کو سزاوار ہی کہ جسنی انسان کو جوہر نطق عطا کیا اور جناب محمد مصطفیٰ صلی ع و آلہ و اصحابہ وسلم کو واسطی ......

اختتام: ...... اور ہماری بادشاہ ملکہ معظمہ وکٹوریا جاثنا فرمانروائی انگلستان اور ہندوستان کی صادق دوست ہیں۔

ترقیمہ: الحمد اللہ والمنہ کہ کتاب تاریخ روم جوکہ زبانِ اُردو میں نایاب اور بی نظیر ہے حسب الحکم نواب مستطاب معلیٰ القاب جناب محمد محمود علیخاں صاحب بتاریخ بست و نہم ماہِ ذیقعد ۱۲۹۰ ہجری مطابق نوازدہم ماہ جنوری ۱۸۷۴ عیسوی بقلم حافظ محمد نیاز علیخاں تمام ہوئی۔

۱۰۔ زبانیں

(۱۰۱) اُردو

(أ) لغت

غالب اکیڈمی ۲۲ دسمبر ۱۹۶۸ / ۲۰ / ۵۴۶

۳۸

فرہنگ غالب

امتیاز علی خاں عرشی

۱۶۶۔ اوراق۔ ۲ک۔ ۲۵ س م۔ ۱۸ اسطور
شکستہ۔ سیاہ اور نیلی روشنائی
خود نوشتہ۔

یہ مخطوطہ فرہنگ ہے ان الفاظ کی جو غالب نے اپنی تحریروں میں جابجا استعمال کیے ہیں۔ یہ الفاظ عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ سنسکرت اور ہندی زبانوں کے ہیں۔ مصنف نے ان کے اُردو اور فارسی دونوں معنی کو پیش کیا ہے۔ مخطوطے کے چند اوراق ٹائپ شدہ بھی ہیں۔

کتابت : ۳۰ جون ۱۹۴۶ عیسوی۔

آغاز : یہ مسودہ میری عزیزترین کتابوں میں سے ایک ہے اسلئے کہ یہ تمام کا تمام یا ابّا محترم نے خود ٹائپ کیا ہے یا اپنے قلم سے لکھا ہے لیکن چونکہ مجھے .....

اختتام : ...... فرہنگ سروری : ۷۹، ۹۲، فرہنگ قدسی : ۸۶، قادر نامہ، ۳۲ قاطع برہان : ۱۵۹، ۱۶۱، ۱۸۰ : قاموس : ۱۶۵ قباد : ۱۰۳ ہزشنگگ = ۱۰۱ ہندوستانیان۔

کچھ اوراق سرخ روشنائی سے بھی مرقوم ہیں۔ جگہ جگہ چیپیاں چپاں ہیں۔

مصنف کے صاحبزادے اکبر علی خاں نے یہ مخطوطہ ۳۰ جنوری ۱۹۶۹ء کو غالب صدی کے موقع پر غالب اکیڈمی کو پیش کیا۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

۳۹

(انشاء یوسفی)

میر مقصود

(۱۰۔ اوراق) ۱۸ س م۔ ۱۱ اسطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

خود نوشتہ۔

یہ مخطوطہ بھی اردو فرہنگ کا ہے جس میں مصنف نے فارسی الفاظ کے اردو معنی پیش کیے ہیں۔

کتابت : ۷ ربیع الاول ۴۳ جلوس اورنگ زیب۔

آغاز : افراز ، امان ، احسان ، اکارم ، احکام ، اقسام ، انتباہ ، اجلال ، ایالت
افق ، آثار ، انوار ، ایام ، اجابت ، افلاک . . . . .

اختتام : . . . . . . ہور - ہوا - ہبوب - ہیبت - ہدف - ہدم - ہیون - ہنجار - ہمکی -
ہستی - ہزک - یم - یورش - یوم - یعنی -

کرم خوردہ - ناقص حالت -

مذکورہ مخطوطہ ہارڈنگ لائبریری کو منشی رگھوناتھ سنگھ آجر دہلوی کا عطیہ ہے۔

ترقیمہ : فرہنگ انشا یوسفے بفرمودہ میر مقصود بتاریخ ہفتم شہر ربیع الاول سنہ ۴۳ جلوس اورنگ زیب اتمام یافت۔

۴۰

رسالہ تحقیق تنقیح

نصیر احمد خاں

(۶۴ اوراق) ۳۰ س م - ۱۸ اسطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ۔

یہ مخطوطہ فارسی - عربی - ترکی کے دو سو دس مشکل الفاظ کی اردو شرح ہے۔ مصنف نے لسانی نقطۂ نظر سے ان الفاظ کا مطالعہ کیا ہے اور ہند - یورپی زبانوں کی تاریخ

سامنے رکھ کر ان کی اصل کا پتہ لگانے کی سعی کی ہے۔

مصنف نصیر احمد خاں رام پور کا باشندہ تھا اور شاعری کا بھی ذوق رکھتا تھا وہی اس رسالے کا مرتب ہے۔

تاریخ تصنیف: ۱۲۹۵ ہجری

آغاز: حمد و شکر اوس عالم الغیوب کیلئے جسکے کتاب مبین حکمت سے علم آدم، لاسماء، کلہا ایک لفظ ہی اور اوسکے دفتر علم سے......

اختتام:...... اب ای صبا رستم کر
تنقیح جلال کے ہے تردید

کچھ اوراق پر چیپیاں چسپاں ہیں۔ نیلے کاغذ کا استعمال کیا ہے اور حواشی پر سرخ روشنائی سے اصل الفاظ مرقوم ہیں۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

(ب) فنِ خطوط نویسی

جامعہ ملیہ اسلامیہ ۱۰

۴۱

آئینۂ نسواں

محمد متین خاں

۵۰ صفحات۔ ۲۷ س م۔ ۳۸ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

یہ مخطوطہ رسالہ فنِ خطوط نویسی پر مشتمل ہے اور اس ضمن میں مصنف نے اپنے ان خطوط سے جو اس نے اپنے دوستوں اور عزیزوں کو تحریر کیے ہیں۔ متعدد اور

مختلف اقتباسات بطور مثال کے پیش کیے ہیں۔

آغاز : حمد اوس خداوند دوجہان آفریدگار عالم و عالمیان کو جسنیں کاف و نون کا طرف مضمون فرماکر ہژدہ ہزار ......

اختتام : ...... عبرت آثار فرزند علیخاں تھانہ دار خوش ہو۔ عرضی تمہاری مورخہ ۲۰ اپریل ۷۷ ۱۸ ۶ء کی سفارش ترقی مسمیٰ سانونت سنگہ چوکیدار قصبہ فریدپور کی بعوض خیر خواہی گرفتار کرنی مجرم اشتہاری کی ملاحظہ میں گزری۔

ترقیمہ آخری صفحہ موجود نہ ہونے کی صورت میں موجود نہیں ہے۔

(۱۱) قانونی دستاویزات

نیشنل آرکائز آف انڈیا۔ ۱۷ فروری ۱۹۵۸ /۱۰۱۲

۴۲

دیباچۂ ایکٹ مالگذاری

مترجم : محمد عبدالسّلام

۴۳ صفحات ۔ ۲۰ س م ۔ ۱۵ سطور

شکستہ ۔ سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں پنجاب اور کچھ یورپین ممالک کے قانونِ مالگذاری اور قانونِ اراضی سے متعلق تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے جس میں مصنف نے دوسرے یورپی ممالک کے متعلقہ قوانین کی روشنی میں پنجاب کے قوانین کا جائزہ لیا ہے اور دونوں کے افادی اور غیر افادی پہلوؤں کی بھی نشاندہی کی ہے۔

آغاز : دیباچہ ایکٹ مالگذاری پنجاب ۱۸۷۱ء نوعیت حقیقت اراضی اور مالگذاری

کا مضمون ایسا ہی جو بڑی مشکل کے بعد قائم ہوا ہی . . . . . .

اختتام : . . . . . . دفعہ ۴۲ سپیسفک ریلیف ایکٹ فی نالش رقم کو روک دیا ہے اور قرار پایا کہ نالش ٹھیک طور پر ڈکلریشن کے واسطے رجوع ہوئی تھی۔

سرورق پر محمد عبدالسّلام کے نام کی ایک مہر بھی ثبت ہے۔

ترقیمہ : فقط محمد عبدالسّلام ۱۸ جون ۱۹۰۰ء

نیشنل آرکائیز آف انڈیا۔ ۱۷ فروری ۱۰۱۲/۱۹۵۸

۴۳

ترجمہ بیڈن پول متعلقہ پنجاب

بیڈن ہنیری بڈن پول

مترجم : عبدالسّلام

۱۳۱ صفحات ۔ ۲۰۷ س م ۔ ۱۵ سطور

شکستہ ۔ سیاہ روشنائی ۔

خودنوشتہ

مذکورہ مخطوطہ لینڈ سسٹم آف برٹش انڈیا کی دوسری جلد کے چوتھے حصّے کا اُردو ترجمہ ہے۔ جس کا مصنف بی۔ ایچ بیڈن پول ہے۔ اس میں آراضی مالگذاری۔ آراضی قوانین اور جائداد کی حد ملکیت سے متعلق پنجاب کے مختلف شہروں اور قصبوں کے مختلف النوع قوانین کا ذکر ہے۔

یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے "دیباچہ ایکٹ مالگذاری" کے ساتھ ہی منسلک ہے۔

آغاز : پنجاب کا انتظام بعد میں ہوا لہذا تجربہ کی خرابی اس نے برداشت نہیں کی قبل از اجرای ایکٹ سرکلرات پر عمل ہوتا تہا . . . . . .

اختتام : . . . . درحالانکہ اوسکی خلاف کوئی شہادت نہیں صرف اس وجہ سی کہ

دیگر امور لحاظ کرنیسے اوسکی تائید ہوتی ہے۔

نامکمل۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل آرکائز آف انڈیا - ۲ فروری ۱۹۵۸ / ۱۰۱۲

۴۴

شرح قوانین پنجاب

لالہ مدن گوپال

مترجم : محمد عبد السّلام

۱۰۴ صفحات - ۲۰ س م - ۱۵ سطور

شکستہ ۔ سیاہ روشنائی۔

خوونوشتہ

اس مخطوطے میں پنجاب میں نافذ گزشتہ صدی کے اُن قوانین پر بحث کی گئی ہے جو زمین کی خرید و فروخت یا اس ضمن کے دوسرے شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں — یہ مخطوطہ بھی ایک دوسرے مخطوطے جس کا نام دیباجہ ایکٹ مالگذاری ہے کے ساتھ منسلک ہے۔

آغاز : اس دفعہ میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ رواج دہرم شاستر اور شرح محمدی میں تبدیلی و تغیر کرتا ہے مگر دراصل معاملہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اختتام : ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن حقوق ملکیت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کو قرار دیا گیا کہ حق اس صورت میں بھی ہے۔ انڈین لا رپورٹ ۲ الہ آباد ص ۹۹

نامکمل۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

دلّی پبلک لائبریری

۴۵

(وصیت نامہ)

نامعلوم

۲۳۰ صفحات - ۲۳ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

اس مخطوطے میں موروثی قوانین پر بحث کی گئی ہے اور اس سلسلے کی مثالیں پیش کرکے یہ بتایا گیا ہے کہ قانونی وُرثاء کے درمیان آراضی کی تقسیم کس طرح کی جائے۔

آغاز: بنا رضا شوہر کی عورت نہ گودلی اور نہ اپنا بیٹا بطور تبنی دی سکتی ہی اور یہ جائز نہیں ہوتا۔ ......

اختتام: .... جس صورت میں مقدمہ رجوع کیا جاوی پنچوں کو تو یہہ ضرور ہے کہ فیصلہ پنچوں کا بالاتفاق ہووی۔ فقط۔

غیر مجلد - بہت سے اوراق گم ہیں۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

(۱۲) کتب خانہ

نیشنل آرکائز آف انڈیا - ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ / ۱۹۹۱

۴۶

کتب خانۂ اسکندریہ

دان لوڈف، کریل

مترجم: مولوی سید علی بلگرامی

۲۸ صفحات - ۲۳ س م - ۱۷ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی -
کاتب کا نام مرقوم نہیں -

یہ مخطوطہ اُردو ترجمہ ہے اُس جرمن رسالے کا جو اسکندریہ لائبریری سے متعلق تحریر کیا گیا تھا - یہ رسالہ جرمنی اسکالر وان لوڈف کریل نے ۱۸۷۸ عیسوی میں تحریر کیا تھا - اس رسالے میں مصنف نے اس الزام کی پُرزور الفاظ میں تردید کی ہے کہ اسکندریہ لائبریری کے قیمتی اور نایاب ذخیرۂ کتب کو عربوں نے جلادیا تھا -

تاریخ تصنیف : ۱۸۷۸ عیسوی

آغاز : ہمیشہ سے عربوں کے ذمے یہ شدید الزام لگایا گیا ہی کہ یہی تھے جنھوں نے ۶۴۴ ء میں اسکندریہ کو فتح کرنیکے وقت وہاں کا عجائب خانہ ......

اختتام : .... زمانۂ قدیم کو نیست و نابود کر دیا لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ میری رائے میں یہہ الزام اسکندریہ کے کتب خانے کا ان پر لگانا بالکل جھوٹ اور افترا ہے فقط -

کچھ اوراق کے حواشی پر نیلی پنسل سے تصحیح بھی موجود ہے -
غیر مجلد - عمدہ حالت - سرورق موجود نہیں -
ترقیمہ مرقوم نہیں -

(۱۳) ادبیات

(۱،۱۳) جدید ہندوستانی زبانیں

(ا) اُردو

(۱) ناول افسانے اور داستانیں

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۴۷

(داستان شہزادہ شمس الضحیٰ)

نامعلوم

(۱۳۵ اوراق) ۲۳ س م۔ ۱۵ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

یہ مخطوطہ رومانی داستان پر مبنی ہے۔ اور اس میں شاہ پرستان کی بیٹی شہزادی انجم افروز اور شہزادہ شمس الضحیٰ کی داستانِ عشق رقم کی گئی ہے۔

کتابت: ۱۲ رمضان ۱۲۸۰ ہجری

آغاز: راویان فسانہای عرأب ناقلانِ حکایتِ عجائب تواریخ سلطان عظام میں اس داستانِ دلفریب کو زبانِ قلم افسوں رقم سی یوں بیان کرتے ہیں......

اختتام: ...... دونوں لونڈیاں، مسند تکیہ کوٹھریمیں بھجوادیا اور دروازے کے چلین چھوڑ دیئے اودہر قاضی صاحب مسروف ہوئی یہہ ادھر اپنی پیار کے ساتھ۔

سرورق پر محمد عمر مچھلی شہری کی ایک مہر ثبت ہے۔

کرم خوردہ۔ ذیلی عنوانات سرخ روشنائی سے مندرج۔

ترقیمہ: رمضان المبارک سہ شنبہ تاریخ ۱۲ تمام شد فقط۔ ۱۲۸۰ سنہ ہجری۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۴۸

(داستان زرّیں مہر)

نامعلوم

جلد سوم (۲۸۰ اوراق) ۲۸ س م - ۲۱ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی۔
کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

یہ مخطوطہ بھی عشقیہ داستان پر مبنی ہے اور اس میں شہزادہ منوّر شاہ اور شہزادی زرّیں مہر کی داستانِ عشق تحریر کی گئی ہے۔

آغاز: اب شہ داستان مسرت بیان زرّیں مہر سناچاہی کہ جب منور شاہ عالیجاہ خاقان بہن سے رخصت ہو کر مع اپنے بہو یعنی ملکہ . . . . . .

اختتام: . . . . ہوا تیسرا جلد قصہ تمام . . . . . نہیں میں کیا بہ کلام
مولوی محمد عمر کو سلام لکھا مختصر مولوی کو سلام

پہلے صفحے پر مولوی محمد عمر مچھلی شہر جون پوری کی ایک مہر موجود ہے۔
ناقص جلد - سرورق موجود نہیں - ذیلی عنوانات سرخ روشنائی سے رقم ہیں۔
ترقیمہ بھی رقم نہیں۔

۴۹

فسانۂ عجائب

رجب علی بیگ سرور

۲۱۶ صفحات - ۲ ک - ۳۰ س م - ۱۷ سطور
کاتب کا نام رقم نہیں۔
نستعلیق - سیاہ روشنائی

چند اقتباسات فارسی اور عربی کے بھی موجود ہیں۔

اس مخطوطے میں شہزادہ جانِ عالم اور شہزادی ماہ طلعت کی عشقیہ داستان رقم ہے جس میں انسانی کرداروں کے علاوہ بندر اور طوطا بھی اس رومانی داستان کے دو بڑے

کردار ہیں۔ داستان مافوق الفطرت واقعات پر مبنی ہے اور مسجع و مرقع عبارت میں رقم کی گئی ہے۔

کتابت: ۱۲۳۹ ہجری

آغاز: سزاوار حمد وثنا خالق ارض وسماجل وعلے صانع بیچوں وچراھے۔ جسنے رنگ بے ثبات باین زنگا رنگیے تختہ چمن دنیا پر.......

اختتام:....... ہمیشہ سے زمانیکا یہہ طور رہا ہے جسطرح جانعالم کے مطلب ملے اسطرح کُل عالم کے مراد اور تمنائیں ملے۔ آمین۔

پہلے ورق پر رحیم اللہ بیگ سن ۱۲۶۸ ہجری کے نام کی مہر موجود ہے۔ ذیلی عنوانات اور اطرافی حواشی سرخ ہیں۔

کرم خوردہ۔

مولانا عبدالرؤف نے نذیریہ لائبریری کو بطور تحفہ پیش کیا۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

جامعہ ملّیہ اسلامیہ لائبریری ـــــ ۲۳۸

۵۰

فسانۂ عجائب

مرزا رجب علی بیگ سرور

۱۸۲ اوراق - ۲۳ س م - ۱۳ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب: شیخ کرامت علی اظہر

(تفصیل گذشتہ مخطوطے میں ملاحظہ کیجئے۔

کتابت: ۹ جمادی الثانی ۱۲۵۹ ہجری

آغاز: سزاوار حمد وثنا خالق ارض وسماجل وعلي صانع بیچون وچراھي جسني رنگِ

بے ثباتی سی با ایں رنگارنگی چمن دنیا ہزار لالہ و گل ......

اختتام : .... ایں کتاب جانعالم چوں حسن فرمود
طبع ، معنی نور اعلی نور از وی آمد و ظہور
خامۂ مظہر بی تاریخ وقت الطباع
.... رقم از طبع باشد جانِ عالم بر سرور

بوسیدہ اور کرم خوردہ ۔ ذیلی عنوانات سرخ
سرورق موجود نہیں ۔

ترقیمہ : الحمد و المنہ نسخۂ عجیب و قصۂ غریبہ جانِ عالم شاہزادہ بزبان اُردو ۔ از تصنیفات مرزا رجب علی بیگ سرور در ماہ جمادی الثانی روز شنبہ بتاریخ نہم سنہ ۱۲۵۹ ہجری تحریر یافت ۔

۵۱

نوطرزِ مرصّع

میر محمد عطا حسین خاں تحسین

۲۳۰ صفحات ۔ ۲۳ س م ۔ ۱۵ سطور
نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی ۔
کاتب : کنہیا لال ۔

یہ مخطوطہ کسی فارسی داستان کا اُردو ترجمہ ہے جسے مصنفِ داستان نے مسجع و مقفع عبارت میں تحریر کیا ہے ۔ اس قصے میں ایک بادشاہ اور چار فقرا ، کی داستان ہے جو اتفاق سے ایک جا پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ہر آدمی اپنی اپنی آپ بیتی ایک دوسرے کو سناتا ہے اور آخر کار اپنی اپنی منزل مراد پاتا ہے ۔

کتابت : ۴ رجب ۱۲۲۳ ہجری / مطابق ۱۸۱۸ عیسوی ۔

آغاز : دیباچۂ ثنائی خداوند ذوالجلال
ایسا نہیں کہ لکھہ سکے اوسکا کوئیے مقال ......

اختتام : ..... جسطرح سے چہار درویش اور پانچواں بادشاہ مراد کو پہنچا الٰہی اسطرح
سے ہر ایک کے دن پھریں۔

ذیلی عنوانات سُرخ - مولانا عبدالرؤف کا نذیہ یہ لائبریری کو تحفہ۔

ترقیمہ : تمت تمام شد نسخہ نوطرز مرصع من تصنیف حسین عطا خاں کتاب نوطرز مرصع بخطِ
کنہیا لعل توم کائستہ ۱۰ دسم ماہ مئی مطابق ۱۸۱۸ و چہارم ماہ رجب ۱۲۲۳ھ
صورت اتمام یافت۔

۵۲
قصّہ بہرام گور

مترجم : سیّد حیدر بخش حیدری

۵۷ اوراق - ۱۸ س م - ۱۳ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب : واعظ علی و ٹیپو صاحب

اس مخطوطے میں ایک ایرانی بادشاہ کی داستانِ عشق بیان کی گئی ہے۔ یہ بادشاہ ایک روز شکار کرتے کرتے دوسرے ملک میں جا پہنچا جہاں اس کی نظر میں ایک حسین دوشیزہ پری بانو سے چار ہوگئیں اور شکاری بادشاہ خود تیرِ نظر کا شکار ہوگیا اور بالآخر بہت سی جد و جہد کے بعد اپنی منزلِ مراد کو حاصل کرلیا۔

یہ فارسی قصّہ سید حیدر بخش حیدری نے ۱۸۰۲ عیسوی میں سید محمد حسن کی فرمائش پر اُردو میں کیا۔

کتابت : ۲۲ فروری ۱۸۶۲ عیسوی۔

آغاز : حمد کرتا ہوں اس کریم کارساز کی جو نا امیدی کی آرزو برلاتا ہی اور دریائے غم کی ڈوبے ہوئے کو ساحلِ مسرت دِکھلاتا ہی . . . . . .

اختتام : . . . . . . مقصد انھوں کے یارب جسطرح سے برائے یوں ہی ہر ایک جہاں میں اپنی مراد پائے۔

کرم خوردہ۔ بچیپیاں چپیاں۔ صفحۂ اول پر لکھی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ مخطوطہ ۲۴ جنوری ۱۹۴۴ عیسوی تک سیّد مسعود حسن رضوی کی ملکیت میں رہ چکا ہے۔

ترقیمہ : خط خام واعظ علی وٹیپو صاحب تمام شد ۶۱۸۶۲ قصۂ بہرام گور بتاریخ ۲۲ر فروری۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۵۳

قصّہ چہار درویش

میر امّن

۱۱۰ صفحات۔ ۲۴ س م - ۱۸ اسطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

اس مخطوطے میں بھی نوطرزِ مرصع کا ہی قصّہ ہے لیکن اس میں اور نوطرزِ مرصع میں فرق صرف اتنا ہے کہ مذکور قصّہ کو مصنّف نے آسان اور عام فہم اور دہلی کی با محاورہ زبان میں رقم کیا ہے یعنی قصّہ ایک ہی ہے فرق صرف اسلوب کا ہے جس کا اظہار مصنّف نے کتاب کے دیباچے میں کیا ہے۔

یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے جس کا نام قصّۂ ماہ منیر وخوب چہرہ ہے کے ساتھ مجلد ہے۔

تاریخ تصنیف : ۱۲۱۵ تا ۱۲۱۷ ہجری

آغاز : مقدور ہمیں کب ہے تیرے حمد وثنا کا ؛ حقا کہ خداوند ھی تو حمد وسما کا . . . . . .

اختتام : ..... مگر اون صاحب نے منع نہ کیا اور اسے معاف فرمایا اور زنِ اول کو سنگسار کیا اور باقی عمر تعیش و کامرانی سے بسر کی۔

یہ قصہ انگریزی زبان میں بھی ترجمہ ہو کر شائع ہو چکا ہے اور اس کے انگریزی مترجم کا نام لیوس اسمتھ ہے۔ یہ انگریزی اڈیشن آکسفورڈ اور آئی۔پی۔ایچ کمپنی کلکتہ سے ۱۹۷۰ میں شائع ہوا تھا۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

۵۴

(قصہ چہار درویش)

(میر امّن دہلوی)

(۱۵۴ اوراق)۔ ۲۰ س م۔ ۱۲ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب کا نام رقم نہیں۔

(تفصیل موضوع گذشتہ صفحہ پر دیکھیے)

تاریخ تصنیف : ۱۲۱۵ تا ۱۲۱۷ ہجری

کتابت : ماہ شوال ۱۲۵۵ ہجری

آغاز : سبحان اللہ کیا صانع ہي کہ جسنے ایک مٹھي خاک سے کیا کیا صورتیں اور مٹي کی مورتیں پیدا کیں باوجود دو رنگ کي ایک گورا ایک کالا .....

اختتام : ..... نہ پرسش کي سختي ہو مجھہ پر کبھو

نہ شب گور کي اور نہ روز شمار

تو کونین میں لطف پر لطف رکھہ

خدایا بحق رسول کبار

ناقص وخستہ حالت - کرم خوردہ -

ترقیمہ : تمت تمام شد کار من نظام شد قصۂ چہار درویش بتاریخ غرۂ شہر شوال المکرم ۱۲۵۵ھ ہجری مطابق سنہ ۱ جلوس معلی بروز یکشنبہ ہنگام یکپاس روز باقیماندہ صورت اختتام پذیرفت -

ہارڈنگ پبلک لائبریری ۱۲ اگست ۱۹۳۹/۲۴۰۲/۳۶۰

۵۵

(قصّۂ گربہ)

(غلام علی امروہی)

(۷ اوراق) - ۵-۲۰ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

خودنوشتہ -

فارسی اشعار بھی بطور مثال تحریر کیے گئے ہیں -

یہ مخطوطہ ایک مختصر کہانی ہے جس کو مصنف نے مرغی اور بلی کے تمثیلی پیرائے میں بیان کیا ہے ۔ قصّے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ " اپنے دشمن پر کبھی اعتماد نہ کرو "

کتابت : ۹-اکتوبر ۱۸۳۹ عیسوی -

آغاز : کوئی قصہ دلچسپ بطرز تو طرزِ مرضع کی اگر سلک تقریر میں منسلک کری تو یہہ سلسلہ بند کی واسطہ سررشتہ یادگار رہے گی ....

اختتام : .... بس اب تقریر اور حاصل مطلب ظاہر تو یہی ہی کہ اپنی دشمن کو دشمن جانئی اور جو کام آغاز کیجئی اوسکے انجام کو سوچ لیجئی -

یہ مخطوطہ منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی کی ملکیت رہ چکا ہے جیسا کہ اس پر لگی مہر سے ظاہر ہوتا ہے -

سرورق موجود نہیں - خستہ اور کرم خوردہ حالت -

ترقیمہ : تمام شد قصہ گر بہ بتاریخ بست و ششم رجب ۲۵ ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ ۔ ملکہ سلطینہ مطابق ۱۲۵۵ھ ہجری موافق ۶۔ اکتوبر ۱۸۳۹ء عیسوی روز شنبہ بوقت چہار گھڑی روز باقیماندہ صورت انجام رفت ۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۵۶

(قصہ جلال الدین حیدر)

نامعلوم

مترجم : مولانا محمد عمر جعفری

(جلد اول) (۱۰۳۔اوراق) ۲۲ س م ۔ ۱۷ سطور

شکستہ ۔ سیاہ روشنائی ۔

کاتب کا نام مرقوم نہیں ۔

یہ مخطوطہ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے ۔ جس کا مرکزی کردار جلال الدین حیدر ہے ۔ اور جس میں اس کی پیدائش سے جوانی تک اور پھر بادشاہ اختر اقبال کی لڑکی شہزادی شمس پر عاشق ہونے سے لے کر مخالفوں کے ساتھ جنگ وجدال کر کے ان پر کامیاب ہو کر شہزادی کو حاصل کرنے تک کے طولانی اور مافوق الفطرت واقعات کا بیان کیا گیا ہے (یہ قصہ غالباً کسی فارسی قصہ کا اُردو ترجمہ ہو سکتا ہے ۔)

آغاز : بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی علیہ رسولہ الکریم بعد والصوۃ ناقل حکایت اسطرح روایت کرتا ہی کہ دریای معانی لی آئی یوں متاع نکتہ دانی . . . . . .

اختتام : . . . . . . القصہ تمام رات صاحبقران اکبر معہ اختر اقبال کے اسم بافتاح کا ورد کرتے رہی اور بعد نماز صبح ایک دروازۂ عالیشان نظر آیا اس پر پردہا، در دوزی پڑا تھا بسم اللہ کہہ کر داخل دروازہ ہوا ۔ تمام ہوئی جلد اول اس کتاب کی ۔

ناقص حالت اور کرم خوردہ۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۵۷
(قصہ جلال الدین حیدر)
نامعلوم
مترجم: مولانا محمد عمر جعفری
(جلد دوم) ۵۷۲- صفحات - ۲۳ س م - ۱۱ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی۔
کاتب: سید حسن عسکری
موضوع کی تفصیل کے لیے مخطوطہ نمبر ۵۶ ملاحظہ کیجیے۔
کتابت: ۱۲ دسمبر ۱۹۰۱ عیسوی
آغاز: داستان جانا صاحب قراں اکبر کا مع امیر اقبال وزیر زادی کے سیر طلسم عجب العلا کو اور مع امور متعلقہ اوسکے تھوڑا سا حال جلد اوّل کا بطور یاد کے...
اختتام: ..... جب آدھی رات ہوئی ارام فرمایا۔ صبح کیوقت صاحبقراں اور وہ شخص اس تخت پر بھی سوتا دیکھہ کے بہت دل آزردہ ہوا۔
غیر مجلد۔ کہیں کہیں سے کرم خوردہ - سرورق موجود نہیں۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۵۸
(قصہ جلال الدین حیدر)
نامعلوم

مترجم : (مولانا محمد عمر جعفری)
(جلد سوم) - ۱۴۰ اوراق - ۲۲ س م - ۱۷ اسطور
شکستہ - سیاہ روشنائی -
کاتب کا نام رقم نہیں -
موضوع کی تفصیل ملاحظہ ہو مخطوطہ نمبر ۵۶ میں -
آغاز : راویان اخبار و ناقلان شیریں گفتار یوں روایت کرتے ہیں کہ دوسرے روز
نہال پری نے ملکہ شمس الجمال کی جانب سے چند خوان جواہرات گراں .....
اختتام : ..... لشکر اڈہائی لاکہہ سوار کے قصبہ دار الحکومت بہجت تما حرکت میں
آیا اور اپنی کثرت فوج پر بہت نازاں اور نہایت شاداں تہا -
مکمل - چہپیاں شدہ - سرورق موجود نہیں -
ترقیمہ مرقوم نہیں -

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۵۹

(قصہ جلال الدین حیدر)

نامعلوم
مترجم : (مولانا محمد عمر جعفری)
(جلد سوم) ۴۲۹ صفحات - ۲۱ س م - ۱۳ اسطور
شکستہ - سیاہ روشنائی -
کاتب : سید حسن عسکری
کتابت : ۱ - اپریل ۱۹۰۰ عیسوی
موضوع کی تفصیل مخطوطہ نمبر ۵۶ میں ملاحظہ ہو -
آغاز : راویان اخبار و ناقلانِ شیریں گفتار یوں روایت کرتے ہیں کہ دوسرے روز

نہال پری نے ملکہ کی جانب سے چند جواہرات گراں ......

اختتام : ...... لشکر اڈہائی لاکھہ سوار کے رئیس قیصر بقصد دار الخلافہ بہجت تمام حرکت کی اور اپنی کثرت فوج پر بہت نازاں اور نہایت شاداں تھا ۔

عموماً کرم خوردہ ۔ اطرافی حواشی سرخ ۔ سرورق موجود نہیں ۔

ترقیمہ : تمام ہوئی تیسری جلد قصہ شاہزادہ سید جلال الدین حیدر ملقب صاحبقران اکبر تاریخ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۱ء بخط بدنمط بندہا خاکسار سید حسن عسکری ساکن قصبہ مچھلی شہر ۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۶۰

(قصہ جلال الدین حیدر)

نامعلوم

مترجم : مولانا محمد عمر جعفری

(جلد چہارم) ۲۰۲ صفحات ۔ ۲۰ س م ۔ ۱۳ اسطور

شکستہ ۔ سیاہ روشنائی ۔

کاتب : سید حسن عسکری

کتابت : ۱۲ دسمبر ۱۹۰۱ عیسوی

آغاز : راویان اخبار عجیب و ناقلان حکایت غریب عروس قصہ نادر البیان کو صفحۂ قرطاس پر بدستیاری مشاطۂ خامہ کے اسطرح ......

اختتام : ...... اور بعد سلطان عباس کے ایک بھائی کے بعد ایک بھائی جانشین و تخت نشین ہوتا گیا اس طور پر فرمانروائے ایک کے بعد ایک رہے ۔ فقط ۔

ذیلی عنوانات سرخ ۔ کرم خوردہ ۔

ترقیمہ : تمام شد جلد چہارم قصہ جلال الدین حیدر عرف صاحبقران اکبر تاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۱ء ترجمہ کردند جناب مولوی محمد عمر خاں رئیس اعظم و قلعہ دار مچھلی شہر بخط بدتمط خاکسار سید حسن عسکری۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۶۱

قصہ ماہ منیر و خوب چہرہ

نامعلوم

۸۴ اوراق - ۲۳ س م - ۱۳ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی -

کاتب : محمد علیم الدین

کتابت : ۱۸۴۳ عیسوی مطابق ۱۲۵۹ ہجری

یہ مخطوطہ ایک خوبصورت شہزادے ماہ منیر اور ایک تاجر کی خوش جمال اور حسین بیٹی خوب چہرہ کی عشقیہ داستان پر مشتمل ہے

آغاز : بلبل نوایان گلشن عشقبازی و عندلیب سرایان نکتہ پردازیے کی ساتھہ چہچیہ محبت کے بیچ بیانان اس حکایت دلپذیر کی اور تقریر افسانہ بی نظر کی .....

اختتام : ...... ملے سب کے مطلوب طالب تمام - بحق محمدؐ علیہ السلام جہانمیں پہری جسطرح اونکی دن - سبہی مومنونکی پہریں ویسے دن -

محمد عمر مچھلی شہر جونپور کی ایک مہر بھی موجود ہے۔

مکمل کرم خوردہ - سرورق موجود نہیں -

ترقیمہ : کتاب قصہ ماہ منیر و خوب چہرہ بدست احقر العباد کمترین محمد علیم الدین غفر اللہ بحسب فرمایش جناب محمد عمر صاحب بتاریخ شانزدہم ربیع الثانی ۱۲۵۹ ہجری نبوی مطابق نہم ہم مئی ۱۸۴۳ عیسوی تمام رسید۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۶۲

قصّہ ماہ منیر و خوب چہرہ

نامعلوم

۱۵۴ صفحات - ۲۴ س م - ۱۷ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب : شیخ سبحان علی

کتابت : ۲۲ فروری ۱۸۷۷ عیسوی

موضوع تفصیل گذشتہ مخطوطے میں ملاحظہ ہو۔

آغاز : بلبل نوایان عشق بازی و عندلیب سرایان نکتہ پردازی ساتھہ چہیہ صحبت کے بیچ بیانان اس حکایت دلپذیر کے ....

اختتام : ...... مگر اِن صاحبوں نے قبول نہ کیا اور واپس بادشاہ کو لوٹا دیا۔ بادشاہ نے زنِ اوّل کو سنگسار کیا اور بقایا عمر اسی عیش و کامران سے گذاری۔

محمد عمر مچھلی شہر جونپوری کے نام کی مہر صفحۂ اوّل پر ہے۔

کرم خوردہ حالت۔

ترقیمہ : تمت تمام شد قصہ ماہ منیر و خوبچہرہ تاریخ ۲۲ فروری روز پنج شنبہ ۱۸۷۷ء کو تمام ہوئی۔ راقم شیخ سبحانعلی بدخط۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۶۳

قصّہ نورالدہر

سید قیام الدین
جلد چہارم - ۲۵۶ اوراق - ۲۸ س م - ۲۴ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت : ۱۲۸۲ ہجری

مخطوطے کا مرکزی قصہ عشق - جنگ اور فتح پر مبنی ہے جو دیگر بہت سے کرداروں کے ساتھ مرکزی کردار شہزادہ بلند اقبال اور شہزادی ناز پرور کے معاشقہ پر مشتمل ہے -

آغاز : التماس خدمت سامعین و ناظرین و شائقین میں اس کمترین سید قیام الدین بن میر نواب کا یہ ہے کہ اس قصہ نور الدہر کی ....

اختتام : ..... شاہزادگانِ والا گہر و بہاران خوش سیر و لشکر ظفر پیکر کی طرف دربند ریحانیہ کو کوچ کیا اور قطع منازل و طی مراحل کرتی ہوئی روانہ ہوئی - فقط

ناقص حالت - ذیلی عنوانات سرخ - سرورق موجود نہیں -

ترقیمہ : تمام شد جلد چہارم قصہ نور الدہر بتاریخ ۱۲۸۲ ہجری روز جمعہ -

(۲) شاعری

۶۴

بچندر بدن و مہیار
مرزا محمد مقیمی
۳۶ صفحات - ۲ ک - ۲۳ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب : نبی بخش

مخطوطۂ مذکورہ مثنوی ہے جس میں مصنف نے شہزادی چندر بدن اور مہیار شہزادہ کی عشقیہ داستان کو نظم کیا ہے۔

مرزا محمد مقیمی ایران کے مشہور شعراء میں سے تھے اور سید گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنے عہدِ جوانی میں وہ اپنے والد کے ہمراہ مقدس مقامات کی زیارت کو نکلے اور وہاں سے واپسی پر اُن کے والد انتقال کر گئے۔ بعدازاں مرزا مقیمی بیجاپور چلے آئے اور یہاں آکر ابراہیم عادل شاہ ثانی کے درباری شاعر بن گئے۔

آغاز : خدا کو سزا وار کبر و (منی)   کہ قادر ہی قدرت کا صاحب وہی
تو نی پہونکا ہی آدم میں روح کوں   سنبھالا ہی تو ...... لوح کوں .....

اختتام : .... مرتب ہوا یہ تو حقہ تمام   بحق محمد علیہ والسلام
نوشتہ بماند بخط غریب   کہ نصر من اللہ فتح قریب

مکمل چھپیاں شدہ۔

ترقیمہ : نوشتہ نبی بخش ولد مولوی محمد بخش۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۱۱

۶۵

چراغ جگر متین

نامعلوم

۴۹ صفحات - ۲ک - ۲۷ س م - ۲۱ سطور

نستعلیق - سیاہ

کاتب : عبداللطیف خاں

مذکورہ بالا مخطوطے میں تین نظمیں شامل ہیں پہلی کا نام "چراغ جگر متین" ہے جس میں

عشق کی خرابیاں بیان کی گئی ہیں۔ دوسرا "کوڑی نامہ" ہے جس میں روپے پیسے کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور تیسرا "علیما کریما" ہے جس میں خدائے تعالیٰ کی حمد و ثنا کی گئی ہے۔

یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے "آئینۂ نسواں" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز: یا خدا چاہ کا ڈوبا کوئی انسان نہو
کسی چشموں سے مچا خون کا طوفان نہو

سرورق موجود نہیں۔ مجلّد

ترقیمہ: تمت تمام شد بقلم عبداللطیف خاں از کار سگنج ضلع ایٹہ پرگنہ بلرام۔

نیشنل میوزیم۔ ۲۳۰۰/۷۳۔ ۵۵

۶۶

(مجموعۂ اشعار)

نامعلوم

۲۱ اوراق۔ ۳ ک۔ ۳۳ س م۔ ۱۴ اسطور۔
نستعلیق۔ سیاہ

اس مخطوطے میں مختلف نامعلوم شعراء کے اشعار کا مجموعہ پیش کیا گیا ہے جس میں غزلیں۔ رباعیات اور نظمیں شامل ہیں۔

آغاز: عفو فرما ہمارے جرم و قصور ہم تو ہیں عاصی تو ہی رب غفور
جبتک تن میں دم رہی مرا ورد لب نام پاک ہو تیرا . . . .

اختتام: . . . . چمن نکیوں خط گلزار سے ثنا لکھیں
کلی ہی مثل دوات اور شاخ گل ہی قلم

ناقص حالت۔ چیپیاں شدہ۔ سرورق موجود نہیں۔

— مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا جہاں اس کا نمبر شمار ۵۳۴ تھا۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل میوزیم۔ ۹۶۶ - ۶۲

۶۷

(مجموعۂ اشعار)

ناصر

(۶ اوراق) ۵ ک۔ ۲۲ س م۔ ۱۸ سطور
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

یہ مخطوطہ مصنف کے منتخب اشعار کا مجموعہ ہے جسے شاعر نے خود انتخاب کیا ہے۔ اس میں غزل اور قطعات شامل ہیں۔

آغاز : زندگی مرگ تھی ہمکو شب تنہائی کی
ای اجل اکی بہلی تو نی مسیحائی کی ....

اختتام : ...... تمام عمر ہوئی جستجو میں ناصر صرف
ملی ہمین دلِ گم گشتہ کا سراغ کہاں

مجلد۔ مکمل کرم خوردہ۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل میوزیم ۲۰۶۸ / ۵۵۰۷۲

۶۸

دریائے عشق

(میر تقی میر)

۱۲ اوراق - ۲ ک۔ ۲۰ س م۔ ۱۱ سطور
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب : رحمان احمد خان
کتابت : ۲۳ شوّال ۱۲۵۶ ہجری
یہ مخطوطہ میر کی مشہور مثنوی دریائے عشق پر مشتمل ہے جس میں شاعر نے دو محبت کرنے والوں کی المیہ داستان بیان کی ہے۔ جو ایک دوسرے کی چاہت میں بیچ دریا میں ڈوب کر جان دے دیتے ہیں۔
یہ مخطوطہ ایک دوسرے فارسی مخطوطے "رُقعائے بیدل" کے ساتھ مجلد ہے۔
آغاز : عشق ہے تازہ کار تازہ خیال　　ہر جگہ اوسکی ہی ایک چال
دلمیں جاکر کہیں تو درد ہوا　　کہیں سینے میں آہِ سرد ہوا ....
اختتام : .... کتنی وسعت تیری زبان میں ہی
کتنی طاقت تیری بیان میں ہی
لب پہ اب مہر خاموشی بہتر　　بیان سخن کی فرامو بہتر
کچھ صفحات چیپیاں شدہ ہیں۔ یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا وہاں اس کا نمبر شمار ۲۳۴ تھا۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۶۹
دیوانِ آلمؔ
محمد حسین آلمؔ
(۱۲۰ اوراق)۔ ۱۵ س م۔ ۱۶ سطور
شکستہ۔ سیاہ روشنائی۔
خود نوشتہ
یہ مخطوطہ محمد حسین آلمؔ کے اشعار کا مجموعہ ہے۔ جس میں شاعر کی غزلیں اور

نظمیں شامل ہیں۔

کتابت : ۱۲۵۰ ہجری۔

(یہ تاریخ صفحہ ۱۱۸ کے آخری شعر میں تحریر ہے)

آغاز : دہیان مرقد میں جو آیا روح سر پر نور کا — تہا ہر اک تار کفن میں رات جلوہ طور کا
کشتگانِ عشق کے کیا چاہئی مرقد پہ شمع — داغ دلمیں ہو رہا ہے ایک عالم نور کا

....

اختتام : .... الم کیا کہوں آگے ہیں اوسکا حال
وہ مشفق میری سی نہایت نڈہال
ملا دے خدا اوسے مطلوب کو — کری مہربان اوٹھہ محبوب کو

پہلے ورق پر محمد عمر مچھلی شہر جونپور کے نام کی ایک مہر موجود ہے۔
مکمل کرم خوردہ۔ مجلد۔ سرورق موجود نہیں۔

ترقیمہ : بتاریخ دوازدہم ماہ ذالحجہ روز سہ شنبہ سنہ ۱۲۴۹ ہجری در عظیم آباد بعین حالت جنون انگریزی نوشتہ شد۔ کاتب الحروف خاص مصنف دل سوختہ است محمد حسین تخلص الم

دیوانِ آتش

خواجہ حیدر علی آتش

۲۴۸ صفحات۔ ۲ک۔ ۲۷ س م۔ ۱۷ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب : علی خلیل

کتابت : ۲ رجب ۱۱۹۹ ہجری

یہ مخطوطہ آتش کی اُردو غزلیات کا مجموعہ ہے۔

آغاز: حباب آسا میں دم بھرتا ہوں تیری آشنائی کا
نہایت غم ہے اس قطرہ کو دریا کی جدائی کا ....

اختتام: .... دنیا کی ہی فکر نہ عقبیٰ کا تردد
آتش کہو آئی ہے طبیعت کدھر ایسی

آخری صفحہ پر شاہ تراب کے کچھ اُردو اشعار بھی تحریر ہیں۔
کچھ صفحات پر چیپیاں چسپاں ہیں۔
پہلے دو اوراق سنہرے اور دیگر رنگوں سے منقش ہیں۔ اطرافی حواشی سنہرے اور سُرخ رنگوں کے ہیں۔

ترقیمہ: تمام شد دیوانِ آتش بتاریخ دوم شہر رجب ۱۱۹۹

دہلی یونیورسٹی لائبریری ۷۳۸۹۹/۲M/MS-۱۴۴۰X-۶۸.۱.۰۵

۱۷

دیوانِ ذکی

شیخ مہدی علی خاں ذکی

۲۳۳ صفحات - ۲۵×۱۷س م - ۱۵ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: امان علی

کتابت: ۱۲۴۵ ہجری

مذکورہ بالا مخطوطے میں ذکی کی غزلوں اور مخمس کا مجموعہ پیش کیا گیا ہے۔ شیخ مہدی علی خاں ذکی شاعر ہونے کے علاوہ "منصف" کے عہدے پر فائز تھے۔ انھوں نے برطانوی دورِ حکومت میں ملک الشعراء کا خطاب بھی پایا تھا۔ یہ مجموعہ ذکی کے انتقال کے بعد ان کے شاگرد سید محمد واثق نے ترتیب دیا تھا۔

آغاز : یہ رنگ مطلعِ دیوان سے آشکارہ ہوا
کہ خامۂ دو زبان مشکل ذوالفقار ہوا ......

اختتام : .... بلبل نغمہ سرا سے یہ سخن سب نے سُنا
مصحف آپ کو کیونکر سبکدوش کہوں میں

مخطوطے کے آخری صفحے پر سید محمد عبدہ ۱۲۶۹ ہجری کے نام کی مہر موجود ہے۔ بہت سے اوراق کی اہتمام کے ساتھ تزئین کی گئی ہے۔

ترقیمہ : تمام شد دیوان ذکی بروز شنبہ ۱۲۴۵ ہجری کتبہ سید امانعلی اثنا عشرے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری

۷۲

دیوانِ گویا

(گویا)

مترجم : حکیم محمد حسن حسّن

(۴۷ اوراق) ۲ ک - ۱۶ س م - ۱۱ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ۔

کتابت : ۱۱ ستمبر ۱۹۳۰ عیسوی

یہ مخطوطہ گویا کی فارسی غزلیات اور اُن کے اُردو ترجمے کا مجموعہ ہے۔ اس میں فارسی غزلوں کے ساتھ ساتھ ان کا اُردو ترجمہ منظوم شکل میں تحریر کیا گیا ہے۔

مترجم حکیم محمد حسن ضلع نابھا ریاست پنجاب کے ملٹری اسپتال میں میڈیکل افسر تھے۔

آغاز : ہوائے بندگی آورد در وجود مرا
وگرنہ ذوق چنیں آمدن نبود مرا

....

اختتام: ....

آسماں جھکتا ہے سجدہ کیلئے اوسجاہ پر
جسپہ دو ایک گھری ذکر خدا ہوتا ہے

سرورق سرخ۔

ترقیمہ: بتاریخ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء بقلم بندہ حکیم محمد حسن حسن۔

۷۳

دیوان حسن دہلوی
میر حسن دہلوی

۱۵۲ اوراق۔ ۲ک۔ ۲۲ س م۔ ۱۱ سطور۔

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

کتابت: ماہ ربیع الثانی ۱۲۶۰ ہجری۔

یہ مخطوطہ میر حسن کی غزلوں اور قطعات کا مجموعہ ہے۔

آغاز: کر کیجئے رقم تیری وحدتکی بیانکا
توچاہئے خامہ بھی اوس ایک زبانکا ....

اختتام: .... غیروں کے مدعا پر وہ دل ہی (..... کرم خوردہ...)
اوس منہ پہ کیا ہوا کہ ابرو ادہر ہلالی

پہلے دو اوراق کی مختلف رنگوں سے تزئین کی گئی ہے۔

ترقیمہ: کتاب دیوان میر حسن بخیر و خوبی در ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۰ ہجری المقدس در خوشترین ساعات و بہترین اوقات صورت انصرام و پیرایۂ اختتام در برگرفت۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۳۵۰

۷۴

دیوانِ امداد

محمد امداد علی خاں امداد

۷۶ اوراق - ۲ک - ۲۵ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

دیباچہ فارسی میں

یہ مخطوطہ دیوان امداد علی خاں امداد کی اُردو غزلیات اور مسدس پر مشتمل ہے۔ اس کے دیباچے کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اسے ۱۲۴۳ ہجری میں مرتب کیا گیا تھا۔ امداد کا تعلق بنگش خاندان سے تھا۔ وہ نواب قاسم علی خاں بنگش کا بیٹا اور نواب فیض اللہ خاں بنگش کا پوتا تھا۔

آغاز : بعد از حمدِ خداوندِ جہاں آفریں و نعت ختم المرسلین وآل واصحاب ارکانِ دینِ متین مخفی نماند کہ صاحبزادہ عالی ہمت معدنِ سخاوت ......

اختتام : ...... کہا یہ لوگوں نی امداد اسیں کہو اشعار
جو میں نے فکر کی تاریخ کی دہن یکبار

اطرافی حواشی سرخ - خوبصورت جلد -

آخر کے کچھ اوراق گم ہیں اس لیے ترقیمہ موجود نہیں -

دہلی یونیورسٹی لائبریری ۱۴۲ ۷۵/ ۸/۷ MS/ x ، KJZ/۱۶۸، ۰

۷۵

دیوان جعفر زٹلی

میر جعفر زٹلی

۱۲۹ صفحات - ۲۳ س م - ۱۵ سطور
اٹھارہ رنگین دستی تصاویر بھی ہیں۔
نستعلیق - سرخ اور نیلی روشنائی۔

اس مخطوطے کے پہلے تینتیس ۳۳ صفحات میں شاعر نے نثر کے اندر فارسی زبان میں یونانی فلسفۂ شاعری پر روشنی ڈالی ہے اور باقی صفحات میں زٹلی کا مجموعۂ کلام ہے۔

جعفر زٹلی اورنگ زیب کے آخری عہد کا شاعر ہے۔ یہ نارنول کا باشندہ تھا اور اورنگ زیب کے انتقال کے بعد اُس کے لڑکے شہزادہ عظیم شاہ کے دربار سے منسلک ہوگیا تھا۔

دیباچے کے مطالعے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ یہ مخطوطہ عہدِ اورنگزیب ہی میں مرتب ہوگیا تھا اور یہ زمانہ ۱۷۰۰ عیسوی کے قریب کا تھا۔

آغاز: من گواہی کردہ بگزارم گفتم کہ غریبم و نادارم برحالِ من رحم کن گفت بلی ....

اختتام: ...... ایک غریب کے ماری نومن چربی نکلی تھی۔

ناقص حالت - کرم خوردہ - ذیلی عنوانات سرخ۔

سرورق کی مختلف رنگوں کے امتزاج سے تزئین کی گئی ہے۔

ترقیمہ مرقوم نہیں ہے۔

نیشنل میوزیم ۱۹۱۵ / ۵۵.۷۳

۷۶

دیوان خواجہ میر درد (نسخۂ اوّل)

خواجہ میر درد

(۶۲ اوراق) ۲ک - ۲۸ س م - ۱۲ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

مخطوطے میں خواجہ میر درد کی غزلیات اور رباعیات درج ہیں۔

آغاز: مقدور ہمیں کب تری وصفونکی رقم کا
حقا کہ خداوند ہی تو لوح و قلم کا ....

اختتام: .... جوں آئینہ حیران ہوئمیں سرتاپا ہی عشق گرہ
آتا ہی نظر جسمیں جلوہ کیا کیا اللہ اللہ

چند اوراق پر چیپیاں چپاں ہیں۔ مذکورہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۳۰ تھا۔

ترقیمہ: الله الحمد و المنة کہ دیوان خواجہ میر درد صاحب در ساعتِ سعید بزیور اتمام مزین کردیدہ۔

<u>نیشنل میوزیم ۱۹۱۶ / ۵۵۰۷۳</u>

۷۷

دیوان خواجہ میر درد (نسخہ دوم)
خواجہ میر درد
(۶۳ اوراق) ۲ ک - ۲۹ س م - ۱۲ اسطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔
موضوع کی تفصیل مخطوطہ نمبر ۷۶ میں ملاحظہ کیجیے۔

آغاز: مقدور ہمیں کب تری وصفونکی رقم کا
حقا کہ خداوند ہی تو لوح و قلم کا ....

اختتام: .... جوں آئینہ حیران ہوئمیں سرتاپا ہی عشق گرہ
آتا ہی نظر جسمیں جلوہ کیا کیا اللہ اللہ

کچھ اوراق بوسیدہ اور پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا وہاں اس کا نمبر شمار ۳۱ تھا۔

ترقیمہ: الله الحمد کہ دیوان خواجہ میر درد صاحب در ساعتِ سعید بزیور اتمام مزین گردید۔ فقط۔

۷۸

دیوان میر ممنونؔ

میر ممنون

۲۳۷ صفحات - ۲ک - ۳۰ س م - ۱۱ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں میر ممنون کا اُردو کلام ہے جو غزلیات۔ حمد۔ مخمس اور مثنوی پر مشتمل ہے۔

آغاز: ہی اوس حسن مطلق سی ہی کب آئینہ اعیانکا
دل ہر ذرّہ ہی خلوت کدہ خورشید تابانکا ....

اختتام: .... ہاے کیا واقعہ ہی کچھہ نہیں ممنون معلوم
یاس ومحرومی دحرمانکا ہی ایک دل پہ ہجوم

کرم خوردہ۔ کچھ اوراق چسپی شدہ۔ مخطوطہ محمد شمس الدین ۱۹۰۲ء کی ملکیت میں رہ چکا ہے جسکا نام سرورق پر رقم ہے۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

۷۹

دیوان محسن

محمد حسن

جلد دوم - ۱۵۳ صفحات - ۲ک - ۵ x ۲۱ س م - ۱۲ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

خود نوشتہ۔

مخطوطے میں محسن کی غزلیں۔ قطعات۔ رباعیات۔ مثلث۔ مخمس اور متفرقات کلام شامل ہیں۔ اس مخطوطے میں محسن کی کچھ فارسی غزلیں بھی شامل ہیں۔ جن کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر کو فارسی اور عربی پر بھی خاصا عبور حاصل تھا۔

کتابت: ۱۲۴۷ ہجری۔ ۱۸۳۱ عیسوی۔

آغاز: کھول ٹک چشمِ حقیقت۔ دیکھ جلوہ یار کا

صاف ہر فرد جہاں آئینہ ہے دیدار کا ....

اختتام: .... آہ و فغاں کریں کچھ کیسا ذکر اوسکا محسن

ہم سانس بھی نہیں اب لی سکتی اونکی ڈرسی

چھپی شدہ اور مکمل کرم خوردہ۔ سرورق پر تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مخطوطہ شری دیبی پرشاد کی ملکیت میں رہ چکا ہے۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۸۰

دیوانِ نیّر

محمد فصیح اللہ خاں نیّر

(۳۲۴ اوراق) ۲ک۔ ۲۳ س م۔ ۲۳ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

مخطوطے میں نیّر بنارسی کا مجموعۂ کلام ہے جس میں غزلیں۔ حمد۔ نعت اور قطعات شامل ہیں۔

آغاز: قطعہ تاریخ وفات منظور حسن پسر جناب محمد فصیح صاحب تحصیلدار چنار گڑھ۔ ضلع مرزاپور از نتائج افکار محمد فصیح اللہ خاں بنارسی.......

اختتام: .... ظاہر نکیا رازِ محبت کبھی نیّر

خودداری میں دیکھا نہ کوئی تم سے زیادہ

کچھ اوراق چاک شدہ ہیں۔ سرورق موجود نہیں۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

۸۱
دیوانِ نثار
سعادت علی خاں

(۱۰ اوراق) ۲ ک۔ ۳۰ س م۔ ۱۷ سطور
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی
کاتب: پنڈت ہرناتھ
مخطوطے میں نثارؔ کی غزلیں۔ رباعیات اور منقبت شامل ہے۔
آغاز: .... دیکھ جھلک مکھڑے کی (کرم خوردہ) کو خدا ہو چکا
وہ جو تھا مطلب میرا نام خدا ہو چکا ......
اختتام: .... بہتر تو ہی کہ راز دل مخفی نہ ہو
کیا فائدہ ہو کہ اُسے ایسے کہیں
مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا وہاں اس کا نمبر شمار ۸ تھا۔
ترقیمہ: تمام شد دیوانِ ہندی بدستخط پنڈت ہرناتھ۔

۸۲
دیوانِ رند
سیّد محمد رند لکھنوی

۲۴۰ صفحات - ۲ک - ۳۰ س م - ۱۷ اسطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔
مخطوطہ رند کی غزلیات کا مجموعہ ہے۔

آغاز : غلط وعدے سے تیرے دشوار جینا ہوگیا
ایک دن کو کہہ گیا تھا ایک مہینا ہوگیا ....

اختتام: .... عجائب ہے خدائی کا تیری جو کارخانا ہی
طلسمات جہاں میں بار الہی مجکو حیرت ہے

ناقص حالت۔ کچھ آخری اوراق گم ہیں۔ اس لیے ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

۸۳

دیوانِ سودا (نسخہ اوّل)

مرزا رفیع سودا

(۶۱ اوراق) ۲ک - ۲۳٫۵ س م - ۱۳ اسطور
نستعلیق - سیاہ
کاتب : اخلاص شاہ
کتابت : ۶ ذوالقعد ۱۲۵۲ ہجری
مخطوطے میں سودا کی غزلیں۔ رباعیات اور کچھ مخمس شامل ہیں۔

آغاز: مقدور نہیں تیری تجلّی کی بیاں کا
جوں شمع سراپا ہو اگر حرف زباں کا ......

اختتام: .... در سے اوٹھا دیا پس دیوار رہ گئی
لکھن ہارا باوُرا جو .... ہوئی

منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجرہ دہلوی کی مہر کئی اوراق پر موجود ہے۔

ناقص حالت۔ مجلد۔ سرورق موجود نہیں۔

ترقیمہ: تمت تمام دیوان غزلیات مرزا رفیع السودا بدستخط خام فقیر اخلاص شاہ در مقام لشکر نواب امیر الدولہ بہادر بوقت دوپہر شنبہ ذیقعدہ بتاریخ ششم ۱۲۵۲ ہجری ارقام یافت۔

نیشنل میوزیم ۷۳-۵۵-۲۰۴۷

۸۴

دیوان سودا (نسخہ دوم)

مرزا رفیع سودا

(۱۱۸ صفحات) ۲ک۔ ۲۵ س م۔ ۱۷ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب: سید قمر علی

کتابت: ۱۲۲۹ ہجری

دیباچہ اور ترقیمہ فارسی میں مرقوم ہیں

مخطوطے میں سودا کی غزلیں اور قصائد شامل ہیں۔ یہ دو حصوں میں منقسم ہے پہلے میں غزلیات اور دوسرے میں قصیدے مرقوم ہیں۔

آغاز: رفیع ترین کلام کہ رفعت بخش دیباچہ سخن تواند بود حمد متعدیست کہ باعرش کاف د نون رنگ تکوین نقوش گوناگوں کلیات ......

ناقص جلد۔ خستہ حالت۔ سرورق پیلے۔ سیاہ اور سرخ رنگوں سے مزین ہے مخطوطہ حافظ محمد اسحاق خاں کی ملکیت میں رہ چکا ہے اور نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا جہاں اس کا نمبر شمار ۲۰۴ تھا۔

پہلے حصے کا ترقیمہ: تمت تمام شد غزلیات من تصنیف میرزا رفیع سودا بدستخط احقر العباد خفی وجلی سید قمر علے ولد شہامتعلے بن نجابت علے بروز پنجشنبہ

بتاریخ بست وپنجم شہر ذیقعد ۱۲۲۹ ہجری صورت ارتام یافت۔

دوسرے حصّے کا ترقیمہ: تمت تمام شد دیوان مرزا رفیع سودا بدستخط خلیقہ شہا متجلے بروز چہارشنبہ بتاریخ بست وپنجم شہر ذیقعد ۱۲۲۹ ہجری برائی خواندن برخوردار نور البصار سعادت اطوار قمر علیے بجلد تمام تحریر یافت۔

۸۵

دیوانِ شفا مسمیٰ بہ غم رُبا
(شفا)

(۵۱ اوراق) ۲ک۔ ۲۸س م۔ ۱۵سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں شفا کی غزلیات۔ حمد۔ نعت۔ سراپا اور خمسہ شامل ہے۔

آغاز: آفتاب حمدِ ایزد واہ کیا تاباں ہوا
مطلع انوار اپنا مطلع دیوان ہوا ....

اختتام: .... بس شفا بند کر کلام کا باب
لکھی اللہ عالم وبصواب

کچھ اوراق کے حواشی پر بھی اشعار مرقوم ہیں۔

اس مخطوطے کے سرورق پر محمد عمر مچھلی شہر جونپوری کی مہر موجود ہے۔ کرم خوردہ۔ ترقیمہ موجود نہیں۔

۸۶

دیوانِ طبیب
مرزا عبدالباقی طبیب

(٧٠ اوراق) ٢ک - ١۵ × ١٣ س م - ١٦ سطور۔
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

مخطوطے کے تقریباً تین سو اوراق گم ہیں اور یہ نامکمل ہے۔ اس نامکمل مخطوطے میں طبیب کی غزلیں اور چند رباعیات شامل ہیں۔

طبیب نادر شاہ کے ذاتی معالج تھے اور مرزا محمد رحیم کے صاحبزادے تھے۔ نادر شاہ کے انتقال کے بعد طبیب اصفہان کے گورنر بن گئے اور یہیں پر ١١٦٨ ہجری میں انتقال کیا۔

کتابت : ١٢٨٧ ہجری مطابق ١٨٧٠ عیسوی

آغاز : منزل بسے دور و بیا مار اشکستہ خار ہا
وما نہ ...... مہلتے اے کارواں سالار ہا

ترقیمہ موجود نہیں۔

٨٧

دیوانِ طامس

حیدر علی طامس

١٦ صفحات - ٣ک - ٢٢ س م - ٣٢ سطور۔
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں صرف اردو غزلیں ہیں۔ پہلے صفحے کے مطالعہ سے انکشاف ہوتا ہے کہ یہ غزلیں ١٨٩٨ کے کسی شمارے میں افضل الاخبار میں شائع ہو چکی ہیں۔

حیدر علی طامس نواب قیصر علی خاں کے دربار سے بھی وابستہ تھا۔

تاریخ تصنیف : ٢٣ ستمبر ١٨٩٨ عیسوی
تاریخ کتابت : ١٢ مارچ ١٨٩٨ عیسوی

آغاز : ستم ہو گیا رازِ دل کہہ گیا
چھپاتی چھپاتی خبر ہو گئی . . . . . .

اختتام : . . . . . . تم نہ آؤ گے تو کیا موت بھی آ نیکی نہیں
راستے روک دیئے مری قضا کی تمنے

سارے اوراق چیپیاں شدہ ہیں ۔

ترقیمہ موجود نہیں ۔

نیشنل میوزیم ۲۰۵۳ / ۷۳ . ۵۵

۸۸

دیوان وَلی
وَلی دکنی

(۲۶۰ صفحات) ۲ ک ۔ ۲۴ س م ۔ ۱۵ سطور۔
نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی ۔

اس مخطوطے میں وَلی دکنی کی غزلیں ۔ قصیدے ۔ مخمس ۔ رباعیات ۔ فردیات ۔ مثنویات اور مستزاد شامل ہیں ۔

آغاز : کیتا ہوں تیری نام کوں میں وردِ زبا نکا
کیتا ہوں تیری شکر کوں عنوان بیاں کا

جس کرد اوپر پاؤں دہریں تیری رسولاں
اس گرد کوں سر یہ کروں میں دیدہ جانکا . . . . . .

اختتام : . . . . . . تیری جو ذکر میں رہتی ہیں ذاکران دائم
ہی انکوں حضرت داؤد کے خوش الحانیے

سرورق پر دو مہریں محمد نعیم خان ولد حسین علی خان کے نام کی موجود ہیں ۔
بوسیدہ حالت چیپیاں شدہ ۔ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرہ کتب سے خرید کیا گیا

وہاں اس کا نمبر شمار ۲۱۶ تھا۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل میوزیم ۲۰۴۷ / ۷۳-۵۵

۸۹
(دیوان یقین)
محمد یقین

(۲۳ اوراق) ۲ک - ۲۵ س م - ۱۷ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔
کاتب: سید قمر علی
کتابت: ۱۲۳۰ ہجری

دیباچہ اور ترقیمہ فارسی میں تحریر کیا گیا ہے۔
یہ مخطوطہ یقین کی اُردو غزلیات پر مشتمل ہے اور دیوانِ سودا کے ساتھ مجلد ہے۔

اختتام: .... نہیں کہہ بات سکتی شمع پروانیکی ماتم میں
یقین ..... ہی رونی میں کسو کی جو زباں لرزے ہے

بوسیدہ جلد۔ خستہ حالت - سرورق پیلے۔ کالے اور سرخ رنگوں سے منقش ہے۔
مخطوطہ کسی زمانے میں حافظ محمد اسحاق خاں کی ملکیت میں رہ چکا ہے اور نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا ہے۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۲۰۴ تھا۔

ترقیمہ: تمت تمام شد دیوان محمد یقین بخط کہنہ کار سید قمر علے بمقام مصطفےٰ آباد عرف رامپور بتاریخ پنجم شہر رمضان المبارک سال ۱۲۳۰ھ ہجری تحریر یافت۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۱۹۴۷) / ۷۷

۹۰
دیوانِ ظفر

سراج الدین بہادر شاہ ظفر

۸۸۴ صفحات - ۲ک - ۳۰ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

کاتب : محمد علی قادری الحنفی

مخطوطہ دیوان میں بہادر شاہ ظفر کی اُردو غزلیات - مخمس - مثلث - مسدس اور متفرقات شامل ہیں -

آغاز : آنکھوں میں اپنی نور اسی سی ہے ای ظفر
یہہ مردمک ہے سایہ محمد کی میم کا ......

اختتام : ...... شوق رنگ ایسی .... کون اب ہوے
مکھہ مسیندے اور رہاتہہ مروری کر کے وہ جیوے

پہلے چار اوراق پھٹے ہوئے ہیں - مخطوطہ مولانا عبدالروف کی ملکیت میں رہ چکا ہے -

ترقیمہ مرقوم نہیں -

۹۱

دیوانِ ضیا

ضیا

۱۲۰ صفحات - ۲ک - ۲۴ س م - ۱۹ سطور

شکستہ - نیلی روشنائی -

خود نوشتہ -

مخطوطہ دیوان میں ضیا کی اُردو غزلیں - حمد - نعت اور قطعات شامل ہیں -

آغاز: بیاں کیا ہو سکے نعتِ نبی نطق سخنور سے
کلام الہہ پر ہے مدحت و توصیف سرور سے . . . .

اختتام: . . . . عازم دار بقا شد جہانِ فانی
برتاریخ ضیا گفت "حبیب مغفور"

کچھ اوراق خستہ حالت میں ہیں اور کچھ اوراق گم ہیں۔
مخطوطہ مولانا قاضی انوار احمد کی ملکیت رہ چکا ہے۔
ترقیمہ موجود نہیں۔

۹۲

(دوہاولی)

نامعلوم

۷۰ صفحات - ۲ ک - ۵ء۱۹ س م - ۱۲ سطور۔
شکستہ - سبز اور سُرخ روشنائی -
مخطوطے میں اُردو نظمیں اور غزلیں۔ ہندی گیت - دوہے اور بھجن شامل ہیں۔

آغاز: پریم بنا دھیرج نہیں، بیرہ بنا بیراگ
ست گرو بنا مٹے نہیں ہے من کا داغ . . . . . .

اختتام: . . . . . . صفائی دلکی تم حاصل کرو ای زاہد پہلے
تمنا ہی تمی اُونسے اگر نظار بازی کا

مخطوطہ منشی رگھوناتھ ہاجر دہلوی کی ملکیت رہ چکا ہے۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

۹۳
گلشنِ عشق
نصرتی

۱۷۳ صفحات - ۲ ک - ۲۱ س م - ۱۵ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی
کاتب : علی عنایت حسین
کتابت : ۲۲ ذوالحجہ ۲۰ محمد شاہی جلوس -

مخطوطہ مثنوی میں نصرتی نے دکن کے بادشاہ ابراہیم عادل شاہ اور اس کی درباری رقاصہ چندرسین کے معاشقے کو رقم کیا ہے اور یہ مثنوی گیارہ ابواب میں منقسم ہے -

تاریخ تصنیف : (۱۰۶۳ ہجری)

آغاز : صفت اُسکے قدرت کا اوّل سراؤں
دھریا جستے یو گلشنِ عشق ناؤں
کیا کر کرم عشق کا تسنِ انہال یو باغ ازینش کا یکریا جمال
. . . .

اختتام : . . . . . . بی کل بیھے نزاکت کا نونی سب بن میں
یا رنگ کا پیا لاہی ایس . بر فن میں
ہو طبع معطر دیے انکینس نظر جن سیر کری عشق کیئے اس گلشن میں

کرم خوردہ - اطرافی حواشی سُرخ - سرورق سنہرے رنگ سے مزین کیا گیا ہے۔
ترقیمہ : تمت تمام بعون کردید بتاریخ بست و دوم شہر ذوالحجہ بوقت چاشت سنہ ۲۰ جلوس محمد شاہی -

دہلی یونیورسٹی لائبریری ۱۶۴۶۸۲ / IX-۱۶۸۰

۹۴

قصہ گلزار گل رو

نامعلوم

۶۴ اوراق - ۲ ک - ۲۲ س م - ۱۵ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی -

کاتب : درگا ناتھ کنور

کتابت : ۴ شعبان ۱۲۶۲ ہجری

ذیلی عنوانات اور ترقیمہ فارسی میں تحریر ہے -

مخطوطۂ بالا - گلزار اور گل رو کی منظوم عشقیہ داستان پر مبنی ہے - اور ایک اور مخطوطے "طول وعرض ممالک محروسۂ ہندوستان" کے ساتھ مجلد ہے -

آغاز : مجھی اپنی خدا کا آسرا ہی کنندہ پرورش روزی رساں ہی ......

اختتام : .... خدایا عفو کن بر من گناہاں

جہاں میں آبرو اور خیرایاں

ترقیمہ : ایں قصہ گلزار گلرو در ۴ شعبان المعظم سنہ ۱۲۶۲ ہجری صورت تحریر یافتہ بخط بی ربط من درگا ناتہہ کنور ولد خیراتی لال -

نیشنل میوزیم - ۱۹۲۳ / ۴۲ - ۵۵

۹۵

ہریکے ناتہہ ینباہ

گوپال سہائے

۳۶۸ اوراق - ۲ ک - ۲۱ س م - ۱۲ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی۔

کاتب : درگا شیورام

کتابت : ۱۲۰۴ ہجری

مذکورہ مخطوطہ "برج" اور "بھاکا" کی ہندی شاعری پر مشتمل ہے جس میں برج کے گیت اور دوہے شامل ہیں اور یہ اُردو خط میں مرقوم ہیں۔

آغاز : شمرون آدٗ نرنجن دیوا جھہ کو دیو نہ پاوت بھوا

جوت روپ بھگوان بدہاتا پورن پورکھہ پرانن کو داتا ......

اختتام : ...... بنتی دوجت جور کر کرت ہست سبکوی

یہ ہیو پرم پوتر ہودی، جامیں پاپ نہوی

پارچہ جلد - مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا وہاں اس کا نمبر شمار ۴۸ تھا۔

ترقیمہ : وسم اسکندہ بخط درگا شیورام ۱۲۵۴ھ ہجری۔

۹۶

ایجادِ رنگین (نسخۂ اوّل)

(سعادت یار خاں رنگین)

۴۰ اوراق - ۲ک - ۵ء۲۲ س م - ۱۳ سطور۔

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

کتابت : ۱ مئی ۱۸۴۹ عیسوی مطابق ۷، جمادی الثانی ۱۲۰۶ ہجری

اس مخطوطے میں رنگین کی اُردو نظمیں مختلف موضوعات پر رقم ہیں جیسے "حکایتِ زاہد" "افغانِ مفلس" اور "مسافر ناخدا" وغیرہ - نیز یہ مخطوطہ شائع شدہ نسخہ کی مدد سے تیار کیا گیا ہے جیسا کہ ترقیمہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

آغاز : ہو سکی ہی حمد کب اوس پاک کی
پاک کی جسنے یہہ صورت خاک کی
سوخت ہوں جس جا ملایک کے بہی پر اوس جگہہ میں کردیا اُسکا گذر
....

اختتام : .... میری اعمالوںپہ مت کیجو نظر
دہیان رکہیو تو خدا کی عفو پر
اُسکی مدد طلب کرنا مدام یاد رکھنا یہ نصیحت، والسلام
نہایت کرم خوردہ

ترقیمہ : الحمد اللہ کہ نسخہ ایجاد رنگین تصنیف سعادت یار خاں متخلص بہ رنگین ولد محکم الدولہ طہماس بیگخاں اعتقاد جنگ بہادر بتاریخ یکم مئی ۱۸۴۹ء یوم سہ شنبہ از کتاب چھاپہ ضلع سہارن پور تحریر یافت مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۶ ہجری۔

ہارڈنگ پبلک لائبریری - ۱۹۳۷ / ۳۳۵

۹۷

ایجاد رنگین (نسخہ دوم)

سعادت یار خاں رنگین

۴۷ اوراق - ۲ک - ۵ء۲۳ س م - ۱۱ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں رنگین کی چھیالیس نظمیں اور ایک حمد شامل ہے۔

آغاز : ہو سکی ہی حمد کب اوسپاک کی پاک کی جسنی یہہ صورت خاک کی
سوخت ہوں جسجا ملایک کے بہی پر اوسجگہ میں کردیا اوسکا گذر

اختتام : .... میری اعمالوں پہ مت کیجو نظر
دہیان رکہیو تو خدا کی عفو پر

اسکی مدد طلب کرنا مدام یاد رکھنا یہ نصیحت و سلام

سرورق پر منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی کی مہر موجود ہے۔

خستہ حالت۔ نہایت کرم خوردہ۔

ترقیمہ رقم نہیں۔

ہارڈنگ پبلک لائبریری۔ ۱۹۴۰/۲۵۵۸/۳۴۸

۹۸

جانِ محفل عرف انتخابِ کلام ہاجر دہلوی

منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی

۸۵ صفحات۔ ۲ ک۔ ۲۰ س م۔ ۱۷ سطور۔

نستعلیق۔ نیلی روشنائی۔

کاتب: رگھونندن سنگھ طاہر دہلوی

کتابت: ۱۹۳۵ء

تاریخِ تصنیف: ۷ مارچ ۱۹۱۱ عیسوی۔

مخطوطہ انتخاب میں ہاجر دہلوی کی منتخب غزلیں، نظمیں اور سہرے شامل ہیں۔

آغاز: یہ میرا دل ہے جو قیسِ حزیں کے دل سے ملتا ہے

یہ تیرا حسن ہے جو صاحبِ محمل سے ملتا ہے ....

اختتام .... برق کی مانند چمکا اور چمک کر رہ گیا

اک شرارہ تھا کہ بھڑکا اور بھڑک کر رہ گیا

سرورق خوبصورت رنگوں سے منقش اور مزیّن۔ اطرافی حواشی سیاہ اور نارنگی رنگوں میں۔ منشی رگھوناتھ سنگھ کا عطیہ ہارڈنگ لائبریری کے لیے۔

ترقیمہ: بپاس خاطر لالہ مہابیر پرشاد دہلی ہفتم مارچ روز شنبہ ۱۹۱۱ء وقت ۹½ بجے دن۔

ہارڈنگ پبلک لائبریری ۱۹۳۷ / ۳۴۱

۹۹

(کلامِ سودا)

(مرزا رفیع سودا)

(۱۴-اوراق) ۲ک - ۵×۱۸ س م - ۱۳ سطور-

نستعلیق - سیاہ روشنائی-

اس مختصر مخطوطے میں سودا کے متفرق اشعار کا انتخاب اور چند مخمس اور واسوخت شامل ہیں-

آغاز: نہ زر کی اسے لالچ نہ زور کے ہی طاقت

نہ حجت سے کچھہ حاصل کام آوی نکچھہ منت

کس طرح سے کاٹوں میں کٹتی نہیں یہہ زحمت

کیا فکر کروں اسکا لاحول ولاقوت........

اختتام: ...... سوکیا چراغ وہ گھر ہے، گھر و نکے غم سے داغ

اور اُن مکانونمیں ہر سمت رینگے ہیں ایاغ

سرورق پر منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی کی مہر ہے-

بوسیدہ اور کرم خوردہ-

ترقیمہ مرقوم نہیں-

ہارڈنگ پبلک لائبریری- ۱۲ اگست ۱۹۳۹/۲۳۹۹/۳۴۵

۱۰۰

کلام نظیر اکبرآبادی و ہاجر دہلوی

نظیر اکبرآبادی و ہاجر دہلوی

۳۷ اوراق - ۱۸ × ۱۴ س م - ۱۲ سطور

نستعلیق - سیاہ اور نیلی روشنائی

مخطوطۂ مذکورہ میں نظیر اکبر آبادی اور ہاجر دہلوی کا منتخب کلام شامل ہے۔

آغاز: بنگاہِ ناز سے دل پارہ پارہ کرتے جاتے ہیں
اشاروں ہی میں قاتل خوں ہمارا کرتے جاتے ہیں ......

اختتام: ...... تمہاری کار گر تقریر یہ ہم پر ہو نہیں سکتی
تم اپنے پاس ہی ہاجر نصیحت اپنی رہنے دو

خستہ اور کرم خوردہ - منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی کا عطیہ ہارڈنگ لائبریری کے لیے -

ترقیمہ رقم نہیں -

دہلی یونیورسٹی لائبریری - ۱۹۷۳ / ۱۹۳۲۱۸

۱۰۱

کلیات نظام رامپوری

نظام رامپوری

۳۵۲ صفحات - ۲۵ س م - ۱۶ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

آخر کے چند اوراق گم ہونے کے سبب کاتب کا نام اور ترقیمہ موجود نہیں - کچھ اشعار حواشی پر بھی رقم ہیں -

مخطوطہ کلیات میں رام پور کے نظام کی غزلیں - قصیدے - سہرے - فردیات اور متفرقات شامل ہیں -

تاریخ تصنیف: (۱۲۸۷ ہجری مطابق ۱۸۷۰ عیسوی)

آغاز: کیا درد میرے دل کا خدایا نہ جائیگا
اس بت کو تجھسی راہ پہ لایا نجائیگا

یوں آپ سے کہونگا نہ رنجش کا ماجرا   پوچھوگی تم تو مجھسی چھپایا نجائیگا .....

اختتام : ...... تیرا اک اشارہ گر اونچی لئی ہو

مرا .... ہو عز وشانسے زیادہ

نظام اب دعا مانگوں میں تو کہہ آمین   نہ لکھ اپنا مطلب زبانسے زیادہ

ناقص حالت۔ سرورق پر سید حسن کا نام رقم ہے۔

۱۰۲

لعل و گوہر

عارف الدین خاں عاجز

۱۴ صفحات ۔ ۲ک ۔ ۱۵س م ۔ ۱۷ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

مخطوطۂ مذکورہ عاجز کی صوفیانہ مثنوی ہے جس میں تصوف کے متعلق مختلف نکات اور صوفیانہ اصطلاحات بیان کی گئی ہیں۔ عاجز کا وطن اورنگ آباد تھا اور وہ فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔

آغاز :   الٰہی دے مجھے رنگیں بیانی

عطا کر مجھکو یعقوتی معانی ......

ذیلی عنوانات سرخ۔ مخطوطہ شیخ کمال الدین ولد شیخ جان محمد کی ملکیت رہا ہے۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

۱۰۳

مجموعۂ واسوخت

مہدی حسین خاں اور دیگر شعراء کرام

۱۵۷ اوراق۔ ۲ ک۔ ۲۲ س م۔ ۱۵ سطور۔
شکستہ۔ سیاہ روشنائی

کاتب : درگاہ ناتھ کنور

کتابت : ۲۷ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری مطابق ۱۸۴۶ عیسوی۔

چند فارسی اشعار بھی بطور مثال پیش کیے گئے ہیں۔ نیز ترقیمہ بھی فارسی میں ہی تحریر ہے۔

یہ مخطوطہ منتخب واسوخت کا مجموعہ ہے جس میں مندرجہ ذیل شعراء کے واسوخت تحریر ہیں :

مہدی حسین خاں۔ قلندر بخش جرأت۔ شوق۔ فراق۔ محمد رضا۔ قاسم علی رقت۔ میاں مجرم ذکی۔ حکیم تصدق حسین خاں۔ ہلال اور مرزا رفیع سودا۔

مخطوطہ مذکورہ ایک دوسرے فارسی مخطوطے " طول و عرض ممالک محروسۂ ہندوستان " کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز : بیشتر حسن سے یوں آپ خبردار نہ تھیں
فتنہ پرداز نہ تھیں۔ یارِ دل آزار نہ تھیں . . . . . .

اختتام : . . . . سُنلی یہ بات میاں اپنی گرفتار سیتے
دیکھہ ادہر بھی کبھو ایک نظر پیار سیتے

مزین۔

ترقیمہ : ایں مجموعہ واسوخت بخط بی ربط بندہ کنور لعل ولد خیراتی لعل بتاریخ بست و ہفتم ماہ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری مطابق بست و پنجم ۱۸۴۶ عیسوی نوشتہ شد۔

۱۰۴

مثنوی اعجازِ عشق

میر تقی میرؔ

۱۱- اوراق - ۲ک - ۱۷س م - ۱۳سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب : شنکر سہائے

کتابت : ۱۲۷۵ ہجری

ذیلی عنوانات فارسی میں -

مخطوطے میں میرؔ کی مثنوی اعجاز عشق تحریر ہے جو عشق کے المیہ اختتام پر مبنی ہے -

یہ مخطوطہ بھی فارسی مخطوطے " طول و عرض ممالک محروسۂ ہندوستان " کے ساتھ منسلک ہے -

آغاز : ثنای جہاں آفریں ہے محال
زباں اسمیں جنبش کری کیا مجال . . . . . .

اختتام : . . . . . . کلے لگ کے مینا کے ٹک رو دئی
فسانہ بھی آخر ہی ، اب سوئی

کرم خوردہ -

ترقیمہ : بعونہ تعالی کہ نسخہ اعجازِ عشق من تصنیف میر تقی میر بتاریخ ہفدہم شہر صفر بوقت شام ۱۲۷۵ ہجری بخط خام بندہ شنکر سہائے باتمام رسید -

۱۰۵

مثنوی چہرہ

میر حسن دہلوی

۳۷ صفحات - ۲ ک - ۲۷ س م - ۱۰ اسطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

مخطوطہ مثنوی میں مصنف میر حسن نے شاہجہاں آباد سے لیکر لکھنؤ تک کا اپنا احوالِ سفر پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس مثنوی میں انھوں نے لکھنؤ اور فیض آباد کے بازاروں اور باشندوں کی بھی تعریف و توصیف کی ہے۔

آغاز : خداوندا کہوں میں کیا زبانے
کھلا ہی تجھہ یہ سب رازِ نہانے
دلونکی بہید سی ہی تو ہی آگاہ
تو ہی اس درد کا عالم ہی واللہ ....

اختتام : .... رہیں ہر دم غزلخوانی میں شامل
رجب بیگ و حبیب اللہ و فاضل
حسن جبتک رہیگی اسکی بنیاد
رہی سرسبز فیض آباد ، آباد

انتہائی کرم خوردہ - کچھ صفحات پھٹے ہوئے - ذیلی عنوانات سرخ - اطرافی حواشی سرخ اور نیلے - سرورق موجود نہیں - مولانا عبدالرؤف کی ملکیت میں رہا -

ترقیمہ : تمام شد مسودہ مثنوی چہری تصنیف میر حسن دہلوی بجلدی تمام نوشتہ شد -

دہلی یونیورسٹی لائبریری - ۲۸۳۶۴۹

۱۰۶
مثنوی گل وصنوبر

نامعلوم۔

۲۱ اوراق - ۲ک - ۱۷ س م - ۱۳ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی۔
کاتب: شنکر سہائے۔
کتابت: ۱۲۷۵ ہجری

ذیلی عنوانات فارسی میں پیلی روشنائی سے رقم۔
مخطوطے میں عشقیہ داستان منظوم ہے اور یہ دوسرے مخطوطے "مثنوی شعلۂ عشق" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز: الٰہی مجھی کر دے رنگیں رقم
کہ گلریز معنے ہو شاخ قلم ......

اختتام: ...... بر آوی سبھی شاہ کے مدعا
طفیل علے یا مجیب الدعا

کرم خوردہ - کچھ صفحات بھی گم۔

ترقیمہ: تمام شد مثنوی گل وصنوبر بتاریخ پانزدہم شہر سفر ۱۲۷۵ ہجری بخط بی ربط سراسر بندہ شنکر سہائے۔

ہارڈنگ لائبریری - ۲۳ ستمبر ۱۹۴۱ / ۳۱۴۷ / ۳۵۲

۱۰۷
مثنوی میر تقی میر
میر تقی میر

(۷ اوراق) - ۲ک - ۱۵ x ۲۴ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

مخطوطہ مثنوی میرؔ کی معرکتہ الآراء مثنوی شعلۂ عشق پر مشتمل ہے -

آغاز : عشق ہے تازہ کار تازہ خیال
ہر جگہہ اوسکی ہی نئی ایک چال
دلمیں جاکر کہیں تو درد ہوا
کہیں سینہ میں آہِ سرد ہوا . . . . . .

اختتام : . . . . کتنی وسعت تیری زبان میں ہے
کتنی طاقت میری بیان میں ہے
لب پر اب مہرِ خامشی بہتر
یہاں سخن کی فراموشے بہتر

چاک اور کرم خوردہ - سرورق موجود نہیں -

ترقیمہ : ہذا الکتاب مثنوی میر تقی میر صاحب عفر اللہ تعالی بتاریخ پنجم ربیع الثانی وقت یک پاس روز باقیماندہ بمقام بجھنور تحریر یافت -

۱۰۸

مثنوی ریاض العاشقین

نامعلوم

۱۸۰ صفحات - ۲ک - ۲۰ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب : نظام الدین

کتابت : ۷ شعبان ۱۲۳۶ ہجری

تاریخ تصنیف : (۱۱۷۷ ہجری)

مخطوطۂ مذکورہ شہزادہ محمود اور شہزادی سیم رخ کی منظوم عشقیہ داستان ہے۔ جو پینتیس ۳۵ ابواب میں منقسم ہے اور درمیان میں فارسی اشعار بھی بطور مثال تحریر کیے گئے ہیں۔

آغاز : خدا وندا تُھی قادر ہے دانا
تیری ہے قدرتا نیں توں دانا
تجی کھیتے ھیں بیچوں بیچکو نہ
یقین ہے بی شبہ ھور بی نمونہ ......

اختتام : ...... رہا عالم میں اون دونو کا شہرت
کہ کیا ثابت ایتھے او مرد عورت
ایسے کھیتے ھیں عاشق ای عزیزاں
دیوی جو عشقمیں ثابت ایس جاں

خستہ حالت۔ کرم خوردہ۔ سرورق موجود نہیں۔

ترقیمہ : کاتب الحروف نظام الدین مالک حسین شریف سنہ ہجری۔

دہلی یونیورسٹی لائبریری ــ ۱۹۸۱۸۹

۱۰۹

مثنوی سحر البیان (نسخہ اول)

میر حسن

۲۱۶ صفحات۔ ۲ ک۔ ۱۹ س م۔ ۱۷ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

تاریخ تصنیف : ۱۱۹۹ ہجری مطابق ۱۷۸۵ عیسوی

مذکورہ مخطوطہ شہرۂ آفاق مثنوی سحر البیان مصنف میر حسن پر مشتمل ہے جس میں

شہزادہ بدرِ منیر اور شہزادی بے نظیر کی داستانِ عشق بیان کی گئی ہے اور یہ مثنوی باون[۵۲] ابواب میں منقسم ہے۔

میر حسن نے فن شعر گوئی اپنے والد میر ضیاؔ سے سیکھا لیکن بعد میں انھوں نے میرؔ اور سوداؔ کا اسلوب اپنا لیا۔ دہلی کے اجڑنے کے بعد وہ لکھنؤ جا کر مقیم ہو گئے۔ اور وہیں انتقال کیا۔

آغاز: کروں پہلے توحیدِ یزداں رقم
جھکا جسکے سجدے میں اوّل قلم
سرِ لوح پر رکھ بیاضِ جبیں
کہا دوسرا کوئی تجھ سا نہیں ....

اختتام: ...... کہی اسکی تاریخ جوں برمحل
نہ بت خانۂ چین ہے بیبدل
الٰہی ہر آنکس کہ ایں خط نوشت
عفو کن گناہم۔ عطا کن بہشت

کچھ اشعار صفحہ نو اور صفحہ چودہ پر بھی مرقوم ہیں۔ ذیلی عنوانات سرخ۔ کرم خوردہ۔ مخطوطہ لالہ شری رام مجسٹریٹ کی ملکیت میں رہ چکا ہے۔
ترقیمہ رقم نہیں۔

ہارڈنگ پبلک لائبریری — ۱۹۳۵ / ۳۴۳

۱۱۰

مثنوی سحر البیان (نسخہ دوم)

میر حسن

(۷۸ اوراق)۔ ۲ ک۔ ۲۱ س م۔ ۱۴ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۰۹ میں ملاحظہ ہو۔

آغاز : کروں پہلی توحید یزداں رقم
جھکا جسکی سجدہ کو اوّل قلم
سر لوح پر رکھہ بیاض جبیں
کہا دوسرا کوئی تجھہ سا نہیں ......

اختتام : ...... غرض جس نے اسکوں سنا یہہ کہا
حسن آفریں - مرجبا مرجبا

سرورق پر ایک سرخ مہر کتب خانہ سلیمان جاہی کی موجود ہے - انتہائی کرم خوردہ اور خستہ حالت - اطرافی حواشی سرخ -

ترقیمہ مرقوم نہیں -

۱۱۱

مثنوی سحر البیان (نسخہ سوم)

میر حسن

(۸۰ اوراق) - ۲ ک - ۲۳ × ۱۲ س م - ۱۲ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

کاتب : سدا سکھ

کتابت : محرم ۱۲۲۲ ہجری -

تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۰۹ میں ملاحظہ ہو۔

آغاز : کروں پہلی توحید یزداں رقم
جھکا جسکی سجدہ کو اوّل قلم
سر لوح پر رکھہ بیاض جبیں
کہا دوسرا کوئی تجھسا نہیں ......

اختتام : .... غرض جسنی اسکو سُنا اور کہا
حسن آفریں مرحبا مرحبا
جو کوئی سنے کا کہی کا - یہی
نہ ایسا ہوا ہی نہ ہو گا کبھی

سرورق سنہری اور دوسرے رنگوں سے مزیّن -
انتہائی کرم خوردہ -

ترقیمہ : ۱۲۲۲ ہجری راقم بنداسد اسکہہ در مہ محرم -

نیشنل میوزیم ـــ ۴۷۵ - ۶۱

۱۱۲

مثنوی سحرالبیان (نسخہ چہارم)

میر حسن

۱۳۸ - اوراق - ۲ ک - ۳۲ س م - ۱۱ سطور -
نستعلیق - سیاہ روشنائی -
تفصیل کے لیے مخطوطہ نمبر ۱۰۹ ملاحظہ کیجیے -

آغاز : کروں پہلی توحید یزداں رقم
جھکا جسکی سجدیمیں اوّل قلم
سرِ لوح پر رکھہ بیاض جبیں
کہا دوسرا کوئی تجہ سا نہیں ....

اختتام : ...... یہہ مصرع پڑھا وہیں ہوکر فرح
یہہ ھی مثنوی کی جو نادر طرح
کیا اسکی ابیات کا پہر شمار
ہوی تہی جمع پانچہ سو دو ہزار

ناقص جلد۔ اُدھڑے اوراق۔ اطرافی حواشی اور ذیلی عنوانات سرخ۔
صفحہ اوّل مختلف رنگوں سے مزیّن۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل میوزیم ـــــ ۶۹۵ - ۶۰

۱۱۳

مثنوی سحرالبیان (نسخۂ پنجم)

میر حسن

(۱۳۶۔ اوراق) ۲ک ۔ ۳۳ س م ۔ ۹ سطور

اس مخطوطے میں بیس خوبصورت رنگین تصویریں بھی شامل ہیں جن کے ذریعے مثنوی کے اہم واقعات کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ ان تصویروں کے اطرافی حواشی کو سنہری رنگ سے مزیّن کیا گیا ہے۔

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب : محمد بخش

کتابت : ۲۱ ذیقعد ۱۲۵۲ ہجری مطابق ۲۷ فروری ۱۸۳۷ عیسوی

ذیلی عنوانات فارسی میں رقم۔

تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۰۹ میں ملاحظہ کیجیے۔

آغاز : کروں پہلی توحید یزداں رقم
جھکا جسکے سجدہ میں اوّل قلم
سر لوح پر رکھہ بیاض جبیں
کہا دوسرا کوئی تجھسا نہیں ......

اختتام : ..... نہائی لگا حسن بدر منیر
کہ تاریخ قصہ کی ہی بی نظیر
ہزار آفریں اسکی ناظم کو ہو
الٰہی حسن کو رکھو سرخرو

خوبصورت چرمی جلد۔ پہلے دو اوراق سنہری اور دیگر رنگوں سے مزیّن۔
سرخ عنوانات۔ مخطوطہ پرشوتم وِشن رام ماؤجی کے ذخیرۂ کتب میں رہ چکا ہے۔
ترقیمہ: تمت الکتاب بعون الملک الوہاب بتاریخ بست ویکم شہر ذیقعد سنہ ۱۲۵۲
ہجری مطابق بست وہفتم فروری سنہ ۱۸۳۷ عیسوی کتبہٗ العبد المذنب محمد بخش
ازکمترین تلمیذان سید امیر رضوی۔

دہلی یونیورسٹی لائبریری۔ ۷۵۱۳۰/۱۳ - M.S.IL۳۸ - ۱۶۸۔

۱۱۴

(مثنوی سحرالبیان) (نسخۂ ششم)

(میر حسن)

(۸۵ اوراق) ۲ک - ۲۸ س م - ۱۳ سطور
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔
ترقیمہ اور ذیلی عنوانات فارسی میں تحریر۔

تاریخ تصنیف: ۱۱۹۹ ہجری
کتابت: ۱۵ ذوالحجہ ۱۲۵۱ ہجری
تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۰۹ میں ملاحظہ کیجئے:

آغاز: کروں پہلی توحید یزداں رقم
جھکا جسکی سجدہ کو اوّل قلم ......

اختتام: ...... کہی اوسکی تاریخ یوں برمحل
یہ بتخانۂ چین ہی بے بدل

ناقص اور کرم خوردہ۔ بہت سے اوراق چپیاں شدہ۔ سرورق سنہرے
رنگ سے مزیّن۔
ترقیمہ: تمام شد نسخہ مثنوی میرحسن ساکن شاہجہاں آباد خوش باش بلدہ لکھنو بوقت دوپہر

روز شنبہ بتاریخ پانزدہم ذیحجہ ۱۲۵۱ ہجری در حویلی نواب فخر الدولہ دبیر الملک مہاراجہ کنور رتن سنگھہ صاحب بہادر دام اقبالہ و حسب فرمایش سید منصور علی تحریر یافت۔

دہلی یونیورسٹی لائبریری ۱۴۰۵۷۸ / ۱۹۷۳

۱۱۵
مثنوی شام غریباں و نالۂ تسلیم
امیر اللہ اسلام

۸۳ صفحات - ۲ ک - ۲۵ س م - ۱۷ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔
کتابت: ۱۲۶۹ ہجری

مذکورہ مخطوطہ میں مثنوی کے پیرایے میں دو جُدا جُدا عشقیہ داستانیں بیان کی گئی ہیں. صفحہ پانچ پر تحریر عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ مثنوی کا انتساب محمد علی بخش خاں کے نام سے کیا گیا ہے۔

آغاز: سگاف گل رنگیں خندہ زن ہے
مبارکباد آغاز سخن ہے ....

اختتام: ..... بسوی سال عیسی دل چو آریے
رضا نالۂ تسلیم داریے

چھپی شدہ اوراق - خستہ حالت - عنوانات سرخ۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

ہارڈنگ پبلک لائبریری - ۱۹۳۵ / ۳۳۰

۱۱۶
مثنوی شعلۂ عشق (نسخۂ اوّل)
میر تقی میر

۸ اوراق - ۲ک - ۵ ، ۲۷ س م - ۱۷ سطور -
نستعلیق - سیاہ روشنائی -

کاتب : کرپا رام
کتابت : ۹ شوال ۱۲۶۴ ہجری - ۸ اگست ۱۸۴۸ عیسوی -

یہ مخطوطہ بھی دو چاہنے والوں کی المیہ داستان پر مشتمل ہے -

آغاز : محبت نے ظلمت سے کاڑھا ھی نور
نہ ہوتی محبت - نہ ہوتا ظہور . . . . . .

اختتام : . . . . . محبت نہ ہو کاش مخلوق کو
نہ چھوڑی یہہ عاشق نہ معشوق کو

ترقیمہ : الحمد للہہ والمنت کہ کتاب شعلۂ عشق من تصنیف میر تقی میر لکھنوی مرحوم بتاریخ ہشتم اگست ۱۸۴۸ عیسوی مطابق نہم شوال ۱۲۶۴ ہجری بسرعت تمام بدستخط خام احقر الانام بندہ کرپارام صورت اتما یافت -

دہلی یونیورسٹی لائبریری - ۲۸۳۶۴۹

۱۱۷
مثنوی شعلۂ عشق (نسخۂ دوم)
میر تقی میر

۷ اوراق - ۲ک - ۱۷ س م - ۱۳ سطور -

کاتب : شنکر سہائے
کتابت : ۱۲۷۴ ہجری -

ذیلی عنوانات فارسی میں تحریر -
تفصیل گذشتہ مخطوطہ نمبر ۱۱۶ میں ملاحظہ ہو -

آغاز : نہ ہم تم رنج دیکھہ حیراں رہیں سبھی دست زیر زنخداں رہیں . . . .

اختتام : ...... محبت نہو کاش مخلوق کو
نہ چھوڑے یہ عاشق نہ معشوق کو

کرم خوردہ ۔ پہلے تین اوراق گم شدہ ۔

ترقیمہ : الحمد اللہ کہ مثنوی شعلۂ عشق من تصنیف میر تقی مرحوم بتاریخ غرہ شہر ذالحجہ ۱۲۷۴ ہجری سہ شنبہ وقت صبح تمام شد کتبہ بندہ سراسر عاصی ٹھاکر سہائے ۔

دہلی یونیورسٹی لائبریری ۔ ۲۰۰۶۸۹/MS/IMBR - IMS - ۰۱۶۸

۱۱۸

مثنوی زہرہ بہرام

بھگونت رائے کاکوروی

۵۶ صفحات ۔ ۲ ک ۔ ۲۵ × ۱۷ س م ۔ ۱۵ سطور ۔

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

کاتب : رادھے لال

کتابت : ۱۲۵۷ ہجری

تاریخ تصنیف : ۱۲۴۱ ہجری ۔

یہ مخطوطہ شہزادہ بہرام اور وزیر زادی زہرہ کی عشقیہ داستان پر مبنی ہے ۔

آغاز : کروں جان قربان محبوب پر   کی حسن ظاہر بتاں خوب تر ......

ترقیمہ مرقوم نہیں ۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۱۱۹

پدماوت (نسخۂ اوّل)

ملک محمد جائسی

(۱۶۹۔ اوراق) ۲ک۔ ۳۳ س م ۔ ۱۸ سطور۔

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب : رام سہائے سنگھ

کتابت : ۶ اکتوبر ۱۸۴۱ عیسوی۔

مذکورہ مخطوطہ بھاکا بولی پر مشتمل ہے۔ جسے دیوناگری خط سے اُردو خط میں منتقل کر دیا گیا ہے اور اس میں شہزادہ "رتن" اور شہزادی "پدما" کی منظوم عشقیہ داستان بیان کی گئی ہے۔

آغاز : سمرُوں آد ایک کرتا رو ۔ جن جیہ دینھ کینھ سنسا رو
کھنیس پرتھم پر گا سو ۔ کھنیس مہہ پربت کیلا سو .....

اختتام : ..... کن نہ جگت جس بنچا کن نہ لینھ جس مول
جو سٹھ پڈھی کھانی ھم سنوری دوی بول

صفحۂ اوّل پر دو مختلف مہریں بالترتیب محمد سلیم احمد اور محمد عمر کے نام کی موجود ہیں۔

انتہائی کرم خوردہ۔

ترقیمہ : ہذا کتاب پدماوت من تصنیف ملک محمد جائیسی حسب الحکم مولانا صاحب قبلہ دینؒ کعبہ ایمان شمع فانوسِ شریعت و چراغ قمقمۂ حقیقت مربی الفضلا دستگیر بیدست و پا مولانا محمد سلیم صاحب قاضی و منصف شہر اعظم گڈھ دام اقبالہ ھم کہ الحلال باعثِ تقریر شدن عہدہ صدر امینیے انچارج منصف شہر مذکورہ اند واقع مطابق ششم ماہ اکتوبر ۱۸۴۱ عیسوی خط خام عبدہ رام سہائے سنگھ قانونگو پرگنہ چوسہ ضلع شاہ آباد۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۱۲۰

پدماوت (کاپی دوم)

ملک محمد جائیسی

(۱۳۹ اوراق) ۲ک - ۲۰ س م - ۱۸ اسطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔
تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۱۹ میں دیکھیے۔

آغاز : حمک بیچ کہیں سرج زاسا بره کال ہووے جبو کراسا ......

اختتام : .... مرسکراو چترتین تیہاری دیکہیت پیو کا رکھے پاری

انتہائی کرم خوردہ - سرورق اور ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم (C. ۱۹۶۳) ۱۲۰ - ۶۳

۱۲۱

پدماوت (کاپی سوم)

ملک محمد جائیسی

مترجم : عشرت (سیّد غلام علی مشہدی)

(۱۱۲ اوراق) ۲ک - ۲۵ س م - ۱۵ اسطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔
تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۱۹ میں دیکھیے۔

آغاز : ہر ایک صورتمیں آکروہ بتا جلوہ دکہاتاہے
کبھی یوسف، کبھی لیلیٰ، کبھی عذرا کہاتاہے ......

اختتام : ..... کہا دل نی اسے دیکہیں جو شاعر
بلا شک جانے تصنیف دو شاعر

انتہائی کرم خوردہ - ناقص حالت - پہلے دو صفحات سنہرے - سرخ اور نیلے رنگوں سے مزین ہیں - حواشی اور ہر باب کا پہلا شعر سرخ روشنائی سے لکھا ہے۔
ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم ۵۵،۷۳/۲۰۵۱

۱۲۲

پدماوت (کاپی چہارم)

ملک محمد جائسی

مترجم: عشرت (سیّد غلام علی مشہدی)

(۲۸۳ صفحات) ۲ک - ۲۵ س م - ۱۶ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

تاریخ تصنیف: (۱۲۱۱ ہجری)

کتابت: ۱۴ صفر ۱۲۳۷ ہجری -

تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۱۹ میں دیکھیے -

آغاز: دیباچہ کتاب حمد سپاس بیقیاس کا خاص بنام اوس ناظم دیوان ایجاد تکوین کی سزاوار ہی کہ قلم صنایع ....

اختتام: .... کہا دنیں ارسي دیکھیں جو شاعر
بلاشک جانی تصنیف دو شاعر

انتہائی کرم خوردہ - ذیلی عنوانات سُرخ -

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا -

ترقیمہ: نسخہ پدماوت بتاریخ چہاردہم ماہ صفر سنہ ۱۲۳۷ھ باتمام رسید -

دہلی یونیورسٹی لائبریری ـــ ۲۸۳۶۴۹

۱۲۳

قصہ چار پرای

نامعلوم

۳ اوراق (۱۱ تا ۱۳) ۲ک - ۱۰اس م - ۱۳ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی۔
کاتب : شنکر سہائے۔
کتابت : ۱۲۷۴ ہجری۔

اس مخطوطے میں چار پریوں کی کہانی بیان کی گئی ہے جو ایک تالاب میں نہانے کی غرض سے آتی ہیں۔ اسی اثنا میں ایک شخص اِن پریوں کے لباس کو چُرا لیتا ہے۔ جب پریوں کو حقیقت حال کا علم ہوتا ہے تو وہ اُس شخص سے اپنا لباس واپس کرنے کا تقاضہ کرتی ہیں۔ شخص مذکورہ اس شرط پر لباس واپس کر دیتا ہے کہ ان میں سے ایک پری سے وہ شادی کرے گا اور بالآخر ایک پری سے اس کی شادی ہو جاتی ہے لیکن کچھ عرصے کے بعد وہ پری اس شخص کو تنہا چھوڑ کر اپنے دیس واپس چلی جاتی ہے۔

یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے "شعلۂ عشق" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز : سنا ہی کہ کوئی جواں تھا حسیں   نہایت طرح دار اور نازنیں . . . .

اختتام : . . . . . . اسکو بس اب دلمیں سمجھو ذرا
که کہنا نہیں راز اپنا بھلا

کرم خوردہ

ترقیمہ : الحمد للہ والمنت کہ قصہ چار پرے بتاریخ دوم شہر ذیحجہ ۱۲۷۴ ہجرے روز چہار شنبہ وقت صبح باتمام رسید کاتب الحروف بندۂ پُرعصیاں شنکر سہائے۔

۱۲۴

مجموعۂ واسوخت

۱۵۷ اوراق (۳۷ تا ۱۹۴) ۲ک - ۲۲س م - ۱۵ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی۔

کاتب : درگا ناتھ کنور

کتابت : ۲۷ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری مطابق ۱۸۴۶ عیسوی

یہ مخطوطہ مختلف شعراء کے واسوخت کا مجموعہ ہے۔ اس میں جن شعراء کے واسوخت شامل ہیں ان کے نام حسبِ ذیل ہیں :

مرزا رفیع سودا۔ قلندر بخش جرأت۔ شوق۔ فراق۔ مرزا محمد رضا۔ قاسم علی رقت میاں مجرم ذکی۔ تصدق حسین خاں۔ ہلال اور مہدی حسین خاں۔

کچھ واسوخت میں فارسی اشعار بھی شامل ہیں۔

یہ مخطوطہ ایک اور مخطوطے "طول وعرض ممالک محروسۂ ہندوستان" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز : بیشتر حسن سي یوں آپ خبردار نہ تھي
فتنہ پرداز نہ تھي - یارِ دل آزار نہ تھي ....

اختتام : .... سُنلي یہ بات میاں اپني گرفتار سیتے
دیکھہ ادہر بہی کبہو ایک نظر پیار سیتے

عمدہ حالت۔

ترقیمہ : ایں مجموعۂ واسوخت بخط بی ربط بندہ کنور لعل ولد خیراتی لعل بتاریخ بست وہفتم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۲ ہجری مطابق بست وپنجم سنہ ۱۸۴۶ عیسوی نوشتہ شد۔

نیشنل میوزیم - ۱۰۷۴ - ۶۰

۱۲۵

قصّہ کام روپ وکام لتا

نامعلوم

۱۳۰ اوراق - ۲ ک - ۲۰ س م - ۱۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

کاتب: رائے بالا پرشاد

کتابت: ۱۲۲۳ ہجری

اس مخطوطے میں اودھ کے شہزادے کام روپ اور شہزادی کام لتا کی داستانِ عشق کو قلمبند کیا گیا ہے۔

آغاز: ثنای خداسی ہے زیب سخن
کیا تازہ قصہ دو پر کہن ....

اختتام: ...... کنور کرنے لاکا اود کا وراج
رکھا اوسکے سر پہ بدر نے جو تاج

ناقص جلد۔ ذیلی عنوانات سرخ۔ صفحہ ۵۹ پر لکھی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مخطوطہ بدری پرشاد کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ: تمت الکتاب قصہ کنور کامروپ ورانی کام لتا درمقام بلدہ بروز سہ شنبہ بتاریخ نہم شہر صفر المظفر ۱۲۲۳ ہجری بدست رای بالا پرشاد باتمام رسیدہ۔

نیشنل میوزیم ۲۰۳۸ / ۵۵،۷۳

۱۲۶

قصہ صنوبر و شمشاد

عنایت اللہ خاں

۱۴۴ اوراق۔ ۲ک۔ ۲۵ س م۔ ۱۴ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب: ہری کشن پرساد

کتابت: ۲۱ شوال ۱۲۵۰ ہجری

اس مخطوطے میں صنوبر شاہ اور شہزادی شمشاد کی المیہ داستانِ عشق بیان کی گئی ہے۔

آغاز : ثنا اوس سرو بستانِ بقا کو
گلستانِ دو عالم کی خدا کو
کہ ابرِ کُن سے جاری کر کے سوتیں
کیا سرسبز باغتانِ دارین ......

اختتام : ...... خداوند کرم تیرے ہے اتمام
ہوا یہہ نامۂ احسن سرانجام
اسے کر اپنی سطور نکا سطور
برنگ عشق کر عالم میں مشہور

سرورق موجود نہیں ۔ یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار ~~۱۹۳~~ تھا۔

ترقیمہ : مثنوی عنایت اللہ خان تحریر تاریخ بست ویکم سوال ۱۲۵۰ بمعام حاونے
ٹونک لسکر طفر ودیرالدولہ ودیر محمد حال سحط راحہ ہری کس رسا دوف یکماس
وسہ کہری بہ ورسہ صورت اممام مانت۔

ہارڈنگ پبلک لائبریری ۲۴۰۰/ ۱۲ اگست ۱۹۳۹/۳۴۶

۱۲۷

(قصہ سوداگر بچہ) (کاپی اوّل)

نامعلوم

۱۲ اوراق ۔ ۲ ک ۔ ۲۰×۱۵ س م ۔ ۱۴ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی۔

کتابت : ۲۵ جولائی ۱۸۴۱ عیسوی

اس مخطوطے میں غزنی کے ایک مالدار تاجر کے لڑکے کی عشقیہ داستان قلمبند کی گئی ہے۔ یہ رئیس زادہ غزنی کی شہزادی پر عاشق ہوگیا تھا اور بالآخر جذبۂ صادق کی بنا پر اپنے

مقصد میں کامران وکام شاد ہوا تھا۔

آغاز: الف نام اللہ کا سرتاج ہے
دو عالم میں جسکا بڑا راج ہی
وہ اوّل و آخر رہیگا ۔ یو نہی
جو دنیا میں آیا رہی نا کوئی ......

اختتام: ...... پڑا ہر طرف سے نثار انثار
تہی سب مبارک پکار ا پکار
بحق شہنشاہِ خیر الکرام
کیا شاہ رحمان قصہ تمام

سرورق پر منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی کی ایک مہر موجود ہے۔

کرم خوردہ۔

ترقیمہ: قصہ سوداگر بچہ بتاریخ بست و پنجم ماہ جولائے ۱۸۴۱ء مطابق ماہ ساون روز یکشنبہ بوقت دوپہر بساعت سعید الصرام یافت۔

۱۲۸
قصہ سوداگر بچہ (کاپی دوم)

نامعلوم

۷ اوراق (۲۸۰ تا ۲۹۲) ۲ ک - ۲۲ س م - ۱۵ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب: درگا ناتھ کنور

کتابت: (۱۲۶۲ ہجری)

تفصیل مخطوطہ ۱۲۷ میں دیکھیے۔

یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے کے ساتھ مجلد ہے جس کا نام "طول و عرض ممالک محروسۂ ہندوستان" ہے۔

آغاز: اول نام الہہ کا سرتاج ہی
دو عالم میں اوسکا بڑا راج ہی ......

اختتام: ...... خدایا بحق نبے علیہ السلام
کیا شاہ رحمان نی قصہ تمام

عمدہ حالت۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم ۷۷، ۵۵ - ۲۲۶ D.

۱۲۹

قصہ شاہ روم

نامعلوم

۱۴ اوراق - ۲ک - ۲۵ س م - ۱۲ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں روم کے ایک مغرور بادشاہ کی داستان بیان کی گئی ہے جس کو اپنی طاقت اور حشمت پر بہت گھمنڈ تھا لیکن ایک دن وقت کے ہاتھوں اس کی یہ طاقت و حشمت اور جاہ و جلال سب کچھ ختم ہوگیا۔ اس داستان میں درسِ عبرت دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا کے علاوہ ہر شے فانی ہے۔

آغاز: ہو کس سی حمد یارو اوس خدا کی
کہ جسنی عرش اور کرسی بنا کی
کیا ماٹی کو یوں قدرت سی باہم
ستوں بن کر دیا افلاک قایم ......

اختتام: ...... خود یسی حکم قاروں نی نہ مانا
کیا اسفل کو دہر سر پہ خزانا
کسی سے حال ارم اب مت کہو تو
خدا کی یاد میں مشغول ہو تو

کچھ اوراق چیپی شدہ - عمدہ جلد - عنوانات سرخ - سرورق موجود نہیں - یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا - وہاں اس کا نمبر شمار ۱۰۲ تھا -

ترقیمہ موجود نہیں -

ہارڈنگ پبلک لائبریری - ۳۲۷

۱۳۰

رسک پریا

کیشو داس پنڈت

۱۰۴ اوراق - ۲۱ س م - ۱۱ سطور -

شکستہ - سیاہ روشنائی

کتابت: ۲۳ ذوالحجہ ۱۱۴۱ ہجری

اس مخطوطے میں برج کے مشہور شاعر کیشو داس پنڈت کی برج شاعری کو اُردو رسم الخط میں تحریر کر دیا گیا ہے - اس مجموعہ میں دوہے اور گیت شامل ہیں -

آغاز: ایک ورن گج بدن سدن برہ مدن کدن ست
گور نند، آنند کند جگ ہند چند جست ......

اختتام: ..... بادھ ہی دت ست ات پد پڑھن جانی سب رس ریت
سوارتھہ پرمارتھہ بس رسک پریا کی پیت

کچھ اشعار کا فارسی ترجمہ بھی حواشی پر لکھا ہے -

کرم خوردہ اور خستہ حالت - ذیلی عنوانات سرخ -

ترقیمہ : تمام شد رسک پریا از تصنیف کیشو داس پنڈت ساکن اوندچھہ بتاریخ بست وسیوم شہر ذی الحجہ سالہ محمد شاہے جلوس مطابق ۱۱۴۱ ہجری بمقام صوبہ متھرا ملک اکبر آباد جاگیر نواب اعتماد الدولہ ولد قمر الدینخاں بہادر -

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری - ۳۶۹

۱۳۱

واسوختِ امیر

منشی امیر احمد مینائی

(۶۵ اوراق) ۲ک - ۲۷ س م - ۲۰ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

کاتب : رام دیال امین

کتابت : ۱۲۸۴ ہجری

اس مخطوطے میں امیر مینائی کے چھ مندرجہ ذیل واسوخت شامل ہیں -

واسوختِ اردو - شکایتِ رنجش - اغبارِ طبع - حسدِ اغیار - صفیرِ آتش بار - بانگِ اضطرار -

آغاز : آج ایک سانحۂ تازہ بیاں کرتا ہوں
شعبدہ عشق فسونگر کا عیاں کرتا ہوں . . . . . .

اختتام : . . . . . . تھا جو اندیشہ تمہارا وہ بھی اب کام آیا
چپ رہو، چپ رہو، لو صلح کا پیغام آیا

مزیّن سرورق -

ترقیمہ : واسوختِ امیر تمام ہوئی
بقلم خاکسار - رام دیال امین

۱۳ : (۱ ، ۱۳) ا : ۳ : تنقید

نیشنل میوزیم - (C -۱۹۵۶) / ۹۶ - ۵۵

۱۳۲

موازنۂ انیس و دبیر
شبلی نعمانی

۲۹۰ اوراق - ۳۳ × ۲۰ س م - ۱۵ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

کتابت : ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۱۹۰۳ عیسوی

اس مخطوطے میں شبلی نے انیس و دبیر کا مرثیہ گو کی حیثیت سے موازنہ کیا ہے۔ اور دونوں کی شاعری پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے اُردو ادب میں ان کا مقام و مرتبہ بھی متعین کیا ہے۔

آغاز : عرب میں جو ہماری فارسی اور اردو شاعری کا سرچشمہ ہے شاعری کی ابتدا مرثیے سے ہوئی اور یہ اقتصادی ضرورت بھی تھی ......

اختتام : .... میں پیار نہیں کرتی میں قرباں نہیں ہوتی
جاؤ میں تمہاری پھوپی اماں نہیں ہوتی

بہت سے اوراق کے حواشی پر مصنف نے تصحیح بھی کی ہوئی ہے جو اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ کتابت کے بعد شبلی نے اس کا باقاعدہ مطالعہ کیا تھا اور خود تصحیح کی تھی۔

کہیں کہیں سے کرم خوردہ - کچھ پھٹے ہوئے اوراق پر چیپیاں چپاں ہیں - ہر ورق کے صرف ایک ہی حصّے پر کتابت کی گئی ہے۔

سرورق پر اکتوبر ۱۹۰۳ کی تاریخ کے ساتھ شبلی کے دستخط بھی ہیں۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

غالب اکیڈمی

۱۳۳

مقدمہ کلام غالب
امتیاز علی خاں عرشی

۷۵ اوراق - ۲۵ س م - ۱۸ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت: ۱۹۴۰ تا ۱۹۴۱ عیسوی

اس مخطوطے میں غالب کی اُردو اور فارسی شاعری پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مصنف نے خطوطِ غالب کی روشنی میں "کلیاتِ غالب" کی مختلف اشاعتوں کے بارے میں وضاحتی تبصرہ بھی کیا ہے۔

آغاز: قاضی محمد صادق خاں اختر نے "تذکرہ آفتاب عالمتاب" کی ترتیب کے دوران میں مولوی سراج الدین احمد کے توسط سے......

اختتام: ...... اُن کے پاس کلیات کے نسخے پہنچ گئے تھے۔ اس ایڈیشن کے بعد مرزا صاحب کی حیات میں پھر کلیاتِ فارسی کی طباعت کی نوبت نہیں آئی۔

یہ مخطوطہ مصنف کے صاحبزادے اکبر علی خاں عرشی نے غالب صدی کے موقع پر ۱۲؍ فروری ۱۹۶۹ء کو غالب اکیڈمی کو بطور تحفہ پیش کیا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۳: (۱۳۱) ب: سنسکرت ادب

نیشنل آرکائیز آف انڈیا - ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹/- ۱۹۹۰

۱۳۴

(سنسکرت ادب میں یورپین اسکالروں کا حصہ)
(سیّد علی بلگرامی)

(۱۷ اوراق) ۳۳ س م - ۲۲ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں سنسکرت زبان و ادب کے سلسلے میں یوربین اسکالروں کی خدمات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مصنف نے ویدوں کی قدامت اور ان کے بارے میں مختلف نظریات سے بحث کرتے ہوئے آخر میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔

آغاز : نہایت عمدگی کے ساتھ انگریزی میں یہاں پر ایک بہت بڑا ذخیرہ معلومات کا جمع کیا ہی - اب بھی بہت سی صدیوں کو لانگ کر ۱۶۵۱ء میں آنا چاہیئے ....

اختتام : ...... بیوہ لاش کے پاس آکر بیٹھتی تھی - پہلے سوہاگن عورتیں ..... وغیرہ آنکھوں میں لگا کر کریا کرم کرتیں تو اٹھتی تھی اور اسوقت تک بیوہ لاش کے پاس رہتی تھی اسکے بعد بیوہ بھی اٹھ کر چلی آتی تھی۔

عمدہ حالت - پہلے دو اوراق گم ہیں - غیر مجلّد۔
سرورق اور ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۱ ، ۱۴) ل : لارڈ کرشنا

هارڈنگ پبلک لائبریری - ۳۲۸

---

۱۳۵ —

(سری سکنت)
نندراسین
۹۴ - اوراق - ۲ ک - ۱۹ س م - ۱۵ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی
خود نوشتہ

اس مخطوطے میں کرشن جی کی سوانح کو منظوم پیرائے میں پیش کیا گیا ہے۔ مخطوطے

کی زبان بھاکا ہے اور رسم الخط اُردو ہے۔

آغاز: تو لچھن کر بجھہ جو دسوئیں آسری روپ   برم پتر متر ایک رہے
نند بندلی پر تھم جند سری کرشن آکھہ انوپ   کرشن چرتر سینو سو چھیئے . . . . . .

اختتام: . . . . . . سین جو کو ادمن کرم بچن نیہ اون تس اون ادیائے
ہنس کل ل ہنس کہنہ نند نہ آنّ ا د یائے

انتہائی کرم خوردہ۔ سرورق نہیں ہے۔

ترقیمہ: اتسری دسم اسکندہ بھاکھا نند راسین
کرتا اون تس اون ادہائے سماپتہ

۱۴: (۱، ۱۴) ب: تیرتھ استھان

ریڈفورڈ آرچیو لوجیکل میوزیم ـــــ ۲۰۵ - ۴۰

۱۳۶

کورچھتر درپن
منشی کوبرائے

(۱۵- اوراق) ۲۰ س م - ۱۱ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی

اس مخطوطے میں ہندو تیرتھ استھان "کورچھتر درپن" کے گھاٹوں اور جھیلوں کا حال تحریر کیا گیا ہے۔ درمیان میں بہت سے سنسکرت الفاظ کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔

آغاز: منشی کابرای صاحب اکسٹرا اسب کمشنر بہادر پنجاب جنہوں نی ہنگام بندوبست
ضلع تہانیسر اس نسخے کو بڑی کوشش اور تحقیقات سے ترتیب کیا تھا . . . .

اختتام: . . . . . . اور ایک قصیدہ تاریخ ترمیم کپتان لارنسی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر
کا منشی حمید علی صاحب سرشتہ دار دیوانی جو تصنیف کیا اوسکا حاصل استخراج

اعداد سنہ ہجری یہہ ہے۔

ذیلی عنوانات سرخ۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۱۴۱) ج : رامائن۔گیتا

ہارڈنگ پبلک لائبریری ــــ ۳۳۲

۱۳۷

رامائن

۱۳۲۔ اوراق ۔ ۲ک ۔ ۵ء۲۴ س م ۔ ۱۸ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

اس مخطوطے میں رامائن کو اُردو رسم الخط میں تحریر کردیا گیا ہے۔

آغاز: پریتم نام نرمل نارائن   بن کچھ کہتا کہوں رامائن

نرنکار جگدیش نرنجن   پار برہم دانا رکھہ ہجن ......

اختتام: ...... کرپن بھگت کو اوسنان کیٹی شنان نہ سادہ

کپٹ روپ کی بھیک میں نپٹ مہا اپرادہ

کرم خوردہ اور خستہ حالت۔

آخر کے کچھ اوراق گم ہونے کی وجہ سے ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز ۔ ۲۸ رستمبر ۱۹۷۲ء

۱۳۸

سرمیلہ بھگوت دسم اسکندہ

۴۱۹ صفحات ۔ ۲ک ۔ ۳۲ س م ۔ ۲۲ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

کاتب: گردھاری لال

کتابت : ۹- اگست ۱۹۱۷ عیسوی

یہ مخطوطہ بھگوت گیتا کا بھا کا ترجمہ ہے جو اُردو رسم الخط میں لکھا ہوا ہے۔

آغاز : ات سری بہا گوتے مہا پورانے دسم اسکندی بہا کہائیکا

بہوپت کرت پرہتم او ہیایے تو اسکندہ سیئے جب راجا ....

اختتام : .... جو اتینے انگن سونپل تیوں دو اوس اسکندہ گت

سورت بہا کہت باتیں پرم دسم نت سری بہاگوت

ناقص جلد۔ کچھ اوراق چیپی شدہ ہیں۔ یہ مخطوطہ مختلف اوقات میں مسٹر بھجوانی اور سیتا پور کے مسٹر وصی حسین کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ : اتیہ سری مدہیا دسم اسکندہ شبہم سماپتم ۹- اگست ۱۹۱۷ء کو بمقام کوٹہ راجپوتانہ محلہ بجے پاڑہ رام پورہ میں یہہ پُستک پنڈت کشن لال جیصاحب کی پُستک سے نقل کی گئی۔ بقلم گردہاری لعل۔

۱۳۹
یوگ وشِشٹھ

۱۴ اوراق - ۲۲ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب : ھنومان پرشاد

کتابت : ۱۹۰۰ سمت

یہ مخطوطہ رامائن کے ایک حصے "یوگ وشِشٹھ" کا برج ترجمہ ہے جسے یہاں اُردو رسم الخط میں لکھا گیا ہے۔ اس میں "شو" اور "پاروتی" کا تذکرہ شامل ہے۔

آغاز : سری گورچرن پرتاپ یتن پایو پرم آنند مکت روپ تت جہن

ہیوکٹی ددیت کی پنہہ۔ سری سارد اکرن کرونمسکار کر جور ....

اختتام : .... کر ہیہ ناہیں بھو جو یا کون .... رہی اور جیہ کوئی بچار
سکھہ ستوں رہی جو سٹ۔ جھو ہین سکل بکار
سرورق نہیں ہے۔ انتہائی کرم خوردہ۔

ترقیمہ : تمت تمام شد روز جمعہ سمت ۱۹۰۰ یعنی یک ہزار نہہ صد۔ کاتب الحروف
ہنومان پرساد قوم کاہستہ قانونگوئی پرگنہ صدرپور سرکار خیرآباد بلدہ الہ آباد عرف
پراگ است برای خاطر لالہ دھیٹن لعل صاحب خط نویس صدر کلکٹر ضلع الہ آباد۔

۱۴ : (۲، ۱۴) ل : جنرل (مناظرے)

نیشنل میوزیم - ۸ ۳ ۸

۱۴۰

اخوان الصفا

نامعلوم

مترجم : اکرام علی

کتابت : ۱۲۲۵ ہجری مطابق ۱۸۱۰ عیسوی
(۱۵۰ - اوراق) ۲۲ س م - ۱۴ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی -

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات بھی دیئے گئے ہیں -

اس مخطوطے کو مصنف اکرام علی نے مسٹر جون ولیم ٹیلر کی ہدایت پر عربی سے اُردو میں منتقل کیا۔ اس میں انسانوں اور حیوانوں کے درمیان تمثیلی پیرائے میں وجودِ خداوندی اور انسانی ارتقاء پر مناظرے کئے گئے ہیں اور ظہورِ اسلام سے بحث کی گئی ہے۔

آغاز : سپاس بیقیاس اس واجب الوجود کو لایق ہیں جسنے اجسام ممکنات میں باوجود
وحدت ہیولاکی مختلف صورتیں بخشیں اور ماہیئت انسانی کو .....

اختتام: ..... فرماں برداری سے تجاوز نکریں حیوانوں نی بھی قبول کیا اور راضی ہوکر سب نے بحفظ و امان وہاں سے مراجعت کیے۔

صفحہ ۲ پر دو مہریں لگی ہیں جن میں محمد وزیر خاں وزیر الدولہ امیر الملک بہادر جنگ بتاریخ ۱۲۲۳ ہجری کا نام لکھا ہے۔

ناقص اور خستہ حالت۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۳۱۵ تھا۔

ترقیمہ: تمام شد رسالہ اخوان الصفا۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۱۹۴۷) / ۲۳

۱۴۱

اظہار التنجیح فی احوال المسیح

ابو النجیم

۴۳ صفحات۔ ۲۹ س م۔ ۲۴ سطور

خود نوشتہ

تاریخِ تصنیف: (۱۸۸۷ عیسوی)

عربی حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔

یہ رسالہ اُن عیسائی مشنریوں کے جواب میں لکھا گیا جنہوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام پر اپنے شک و شبہات کا اظہار کرتے ہوئے بہت سے الزامات عائد کیے تھے مصنف نے قرآنِ حکیم کی روشنی میں ان سب الزامات کی تردید کی ہے اور منطقی دلائل کے ساتھ ان سوالات کا جواب بھی دیا ہے جو ان مشنریوں نے اُٹھائے تھے۔ یہ رسالہ دو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش پر بحث کی گئی ہے اور دوسرے باب میں دیگر موضوعات کو شامل کیا گیا ہے۔

آغاز : یہ قصّہ ابنِ مریم کا ہے بات ٹھیک قانونِ قدرت کے مطابق ہے جسمیں لوگ (ناحق) اختلاف یا جھگڑا کرتے ہیں ......

اختتام : ...... ہر ہر فرد و بشر کو یہ مسئلہ گوش گذار دیں تاکہ نصاری کا فرقہ اپنا منہ لیکر بیٹھہ رہے۔ اے خدا تو اپنے وعدے کے مطابق مسلمانوں کی روح القدس سے تائید کرا دے۔

ترقیمہ : تمت بالخیر العبد الضعیف ابوالخیر عنا اللہ عنہ ساکن جھومکا ضلع چمپارن ڈاکخانہ سکٹہ۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) ۷۳

۱۴۲

جواب محمدیہ اور رد نصاری

اکرام الدین

۱۴۲ صفحات - ۵، ۲۴ س م - ۱۶ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت : ۲۸ ربیع الاول ۱۲۴۵ ہجری

عربی حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں بھی مصنف نے اُن تمام اعتراضات کا نہایت تفصیل سے اور ثبوت کے ساتھ جواب دیا ہے جو کچھ عیسائی مشنریوں کی جانب سے مذہبِ اسلام پر عائد کیے گئے تھے۔

آغاز : تمام خوبیاں ہیں اوس خدا کو کہ جسنے سب شریعتوں کو آسمان سے نازل کر کے اپنے سب بندونکو سکھلایا اور آخر کو ......

اختتام : ...... پس تو حافظ خموش آگی ایسے شخصوں کے کون مونہہ لاگی

حواشی پر عربی اقتباسات کا اُردو ترجمہ اور اُسکی وضاحت کی گئی ہے۔ کرم خوردہ۔

خستہ حالت۔ ذیلی عنوانات سرخ۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

دہلی یونیورسٹی لائبریری۔ ۲۶۰۳۴۰ / ۱۹۷۳

۱۴۳

تحریر الشہادتین

مصنف : مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی

مترجم : سیّد عبدالوہاب

جلد دوم ۔ ۴۱۳ صفحات ۔ ۲۵ س م ۔ ۱۷ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

کتابت : ۱۲۶۸ ہجری مطابق ۱۸۸۵ عیسوی

یہ مخطوطہ قصص الانبیاء کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس میں دنیا کے بہت سے پیغمبروں کے حالات تحریر کیے گئے ہیں اور خصوصی طور پر پیغمبر اسلام کا تذکرہ نہایت تفصیل سے کیا گیا ہے۔

آغاز : اللہ تعالےٰ ایک ہے اور سب سے بڑا ہے اور اُوس سے کوئی شریک نہیں اور وہ سب کو پیدا کرنے والا ہے ۔۔۔۔۔۔۔

اختتام : ۔۔۔۔۔۔۔ اس مرحلے پر حکومت ۔۔۔۔ شام ۔عراق اور حجاز میں جم گئے اور سب سلطنت اونکی تراسی برس چار مہینے رہی۔

کچھ صفحات کے حواشی پر چند حدیثوں کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

کرم خوردہ ۔ ذیلی عنوانات سرخ۔

ترقیمہ : تحریر الشہادتین تمت بالخیر ۱۲۶۸ سنہ ہجری۔

۱۴: (۲ ۱۴۲) ب: (فقہ) ۱: جنرل

نیشنل میوزیم - ۲۲۲/۷۳ - ۵۵

۱۴۴

ہدیۂ محمدیہ فی ردّ بدعتہ الوجودیہ

محمد بشیر الدین

(۳۶- اوراق) ۲۵ س م - ۱۲ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

خود نوشتہ

عربی اور فارسی حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔

اس مخطوطے کا موضوع فقہ ہے جو تین ابواب پر مشتمل ہے۔ اس رسالے کی تکمیل سابق ریاستِ ٹونک کے نواب محمد علی خاں کی ہدایت پر عمل میں آئی۔

آغاز: وَنَحْمَدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَقَدَّسَ شَانُہٗ عَنِ الزَّوَالِ وَالنُّقْصَانِ وَ تَنَزَّہَ وَجُوْدُہٗ عَنْ نَقْصِ الْاِمْتِنَاعِ وَ الْاِمْکَانِ وَالصَّلٰوۃُ وَعَلٰی رَسُوْلِہٖ وَجُوْدِہٖ فَضْلُ الرَّحْمٰنِ .....

اختتام: ...... بسبب اوسکی قائل اور معتقد اوسکا ہذا آخر رسالتنا ہذہ فنقول فی حق ابن العربی و طائفتہ تلک امتہ قد خلت لنا ما کنبا و علیہا ما کتبت۔

ناقص جلد- یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۹۶ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴۵
علم الفرایض
مصنف : عنایت اللہ
مترجم : نوارش علی
۷۰ صفحات - ۱۹ س م - ۲۰ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی
کاتب : گل حسن
کتابت : ۱۵ ربیع الاول ۱۲۸۰ ہجری -
مثالوں کے لیے کچھ فارسی اشعار بھی پیش کیے گئے ہیں -
یہ منظوم رسالہ اسلامی قوانین اور فقہ پر مشتمل ہے -
اس رسالے کا مترجم نوازش علی خاں ضلع مراد آباد قصبہ نگینہ کا رہنے والا تھا -
آغاز : الحمد للہ الذی میرات السموات والارض والصلوٰۃ والسلام علی افضل من بین سھام التعصیب والفرایض ....
اختتام : .... والسلام علے سید الانبیاء محمد والہ واصحابہ اجمعین تمام شد -
انتہائی کرم خوردہ - ذیلی عنوانات سرخ -
ترقیمہ موجود نہیں -

۱۴۶
نظم الہدایت
مولانا غلام جیلانی

(۶۰- اوراق) ۲ک۔ ۳۲ س م - ۱۱ سطور۔
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔
کتابت: ۱۱- ذیقعد ۱۲۶۳ ہجری

اس مخطوطے کا موضوع اسلامی توانین اور فقہ سے تعلق رکھتا ہے اس کے علاوہ مختلف دعائیں اُن کی اہمیت اور ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

آغاز: کہہ ولا تو حمد اوس خالق کی سب سے اولا
جسنی مشتِ خاک کی تیئں نعمتِ ایماں دیا ......

اختتام: .... یا الہی کر میری یہ سب دعائیں مستجاب
تاکہ ہوں جلدی تیری فضل وکرم سی کامیاب

انتہائی کرم خوردہ۔ سرورق سنہرے اور سرخ رنگوں سے مزین۔ ذیلی عنوانات اور حواشی سرخ۔ یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۴۹ تھا۔

ترقیمہ: تمت تمام شد نسخہ متبرکہ مسمی بنظم ہدایت در علم ودین وشرح متین تصنیف سیادت و شریعت پناہ معرفت وحقیقت آگاہ سالک مسالک حداوانی اسوہ بارگاہ ربانی مولانا مولوی غلام جیلانی دام فیضہ وعم انوالہ یا ناظراً فیہ سل باللہ برحمتہٗ علی المصنف واستغفر الصاحبہ واطلب النفسک خیراً تریدبہا بعد ذلک غفرانا لکاالتبہ بتاریخ یازدہم شہر ذیقعدہ ۱۲۶۳ ہجری۔

نیشنل میوزیم - ۵۵۷۳/۵۹۸

۱۴۷

(فقہ)

نامعلوم

(۶۶- اوراق) ۲ک - ۲۲ س م - ۱۵ سطور

۱۴۷

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

عنوانات فارسی میں لکھے ہیں۔

اس مخطوطے کا موضوع فقہ ہے جسے قدیم دکنی اردو میں لکھا گیا ہے۔

آغاز: اللہ مولی پاک ہی دوجگ سرجن ہار

جن رہایا وہ صدق سون سوی اکر پار ....

اختتام: یہیر جین کا نان کوئی یہیہ بات ہی سانچہ

اللہ اللہ یاد کرنا تو اللہ ہی بانچہ

ناقص جلد۔ خستہ حالت

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار

۲۷ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم ۶۸۴/۷۳،۵۵

۱۴۸

صراط المستقیم

نامعلوم

(۲۲-اوراق) ۲۵ س م - ۱۱ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

مثالوں کے لیے قرآنِ حکیم کے اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں قرآنِ حکیم کی روشنی میں، زندگی گذارنے کے مفید اور رہنما اصولوں کا بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: الٰہی شکر تیری احسان کا کہ تونی ہماری دل کو روشن اور زبان کو گویا کیا اور ایسی نبی مقبول کو خلق اللہ کی ہدایت کی واسطی بھیجا کہ جسکے ......

اختتام : ...... ہر چند اُونسے بھی کبھی کوئی کام اللہ کی رضامندی کا ہوجاوی پر اونکی راہ بھی ہرگز نہیں مانگتا اونکی نصیب وہ رضامندی نہیں کہ جو آخرت میں فایدہ دی۔

صفحہ ۲ پر ایک مہر بھی موجود ہے جسمیں محمد ہادی بن علی کا نام اور ۱۲۸۱ ہجری کی تاریخ درج ہے۔

ناقص جلد۔ عربی اقتباسات کو سرخ لائن سے واضح کیا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا وہاں اس کا نمبر شمار ۱۲۸ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۲ و ۱۴) ب : ۲ :۔ بیاہ شادی

نذیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) / ۱۲۹

۱۴۹

رسالۂ نکاح

نامعلوم

۴۶ صفحات ۔ ۲۶ س م ۔ ۱۴ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

خود نوشتہ

کتابت : ۱۲۴۱ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

اس رسالے میں شادی اور نکاح کی اہمیت اور اس سے متعلق اسلامی قوانین اور اُن کی تفصیل کو مختلف حدیثوں کی روشنی میں اجاگر کیا گیا ہے۔ اور اس ضمن میں بہت سی حدیثوں کے حوالے بھی نقل کیے گئے ہیں۔

آغاز : الحمد للہ الذی جعل النکاح خاصلاً بین الحلال والحرام وحفظ نسل نبی آدم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد سید الانام ......

اختتام : ...... اللہ تعالیٰ بنانے والی کو آبرو اور مغفرت اور فرمایش کرنیوالی کو اور پڑھ کر فائدہ اٹھانے والی کو نفع عطا فرماوی۔

کچھ حواشی پر موضوع سے متعلق مزید تفصیلات درج کی گئی ہیں۔

خستہ حالت۔ کرم خوردہ۔ آخر کے کچھ صفحات انتہائی کرم خوردہ ہیں۔

سرورق موجود نہیں۔

ترقیمہ : نام این رسالہ مترکہ النسا بروز شنبہ وقت دو پاس چہار گھڑی باقی ماندہ بود ہماں ساعت بندہ کمترین مسکین تحریر یافت سنہ ۱۲۴۲ھ

۱۴ : (۲، ۱۴) ب : ۳ :۔ طریقۂ کفن

نیشنل میوزیم ۔ ۲۸۸/ ۷۳، ۵۵

۱۵۰

(طریقۂ کفن)

محمد عمران

(۱۱۔ اوراق)۔ ۲۹ س م ۔ ۱۵ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کتابت : (۱۲۳۰، ہجری)

عربی اقتباسات بھی دیئے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں مُردے کو کفنانے دفنانے کے شرعی طریقوں پر بحث کی گئی ہے۔

عمدہ حالت۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار

۸۴۷ھ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۲، ۱۴۷) ج : ۱ : نقشبندیہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۔ ۳۰۰

۱۵۱

فیضِ نقشبندیہ

مصنف : مولانا خیرالدین صورتی

مترجم : عبداللہ شاہ نقشبندی

(۴۷-اوراق)- ۵، ۲۲ س م - ۱۳ سطور۔

شکستہ - سیاہ روشنائی۔

یہ مخطوطہ مولانا خیرالدین صورتی کی مشہور تصنیف " ارشاد السالکین " کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس میں نقشبندیہ فرقے کی تعلیمات کو روشناس کرایا گیا ہے اور یہ مخطوطہ ایک دوسرے فارسی مخطوطے " رسالۂ جفر " کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز : تعریف اور تعریف بہوت اوس کلم کي کہ جسنے گویائي کو اوپر زبان انسان رکھا ہي سات اواز مختلف کي اور ....

اختتام : ...... اور اونکو فیض جناب شفیع المومنین سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین اے یوم الدین

انتہائی کرم خوردہ۔

سرورق اور ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۲، ۱۴) ج : ۲ :- اہل تشیع

ندیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) ۱۱۰

۱۵۲

چہل محفلِ غم

محمد ہادی حسن غافل

۲۸۰ صفحات - ۲۲ س م - ۱۴ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

عربی فارسی حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں واقعاتِ کربلا کو تاریخ کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے اور حضرت امام حسین و امام حسن اور ان کے دیگر ساتھیوں کی شہادت کے واقعہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ چالیس ابواب پر مشتمل ہے۔

آغاز : لحمد ٰیا منع اعظم ان مینا علی ابی الالمتہ وسراج الامتہ سبط المصطفیٰ و ابنِ مرتضیٰ ....

اختتام : .... مشغول نظارہ سرہای شہیدا ہوں اور ہمیں نہ دیکھی جزمینا من کثرۃ النظر لبنا ہم محزون ہوئی ہیں نسب کثرتِ نظری۔

ذیلی عنوانات سرخ - ناقص حالت - آخر کے کچھ صفحات گم ہیں اس لیے ترقیمہ نہیں لکھا گیا۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۱۵۳

شرف السعداء بذکرِ شہادتِ اشرف الشہداء

محمد ہادی

(۵۸ - اوراق) ۳۲ س م ۔ ۱۸ سطور۔
نستعلیق - سیاہ روشنائی
کاتب : محمد ہزبر حسین
کتابت : (۱۳۱۵ ہجری)

قرآنِ حکیم سے اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں خلفاء راشدین کے حالات کو اور میدانِ کربلا میں حضرت امام حسینؓ اور امام حسنؓ کی شہادت کے واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔

آغاز : الحمد للہِ الذی جعل الشہادۃ شرفاً فخیماً وفوزاً عظیماً للشہداء الا طہاد والصلوٰۃ والسلام علیٰ افضلِ الابیناء الکبار ......

اختتام : ...... لدمک والا لا قحر الی لطیب لی   علیک والا لا تسیل السواکب
دسالت والا قا العرام تضع   سنالك والا فا لیہ وانغیاھب

غیر مجلد - سرورق اور ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم ۲۹ / ۱۹۷ - ۵۹

۱۵۴
تحفۃ العوام

نامعلوم
(۸۰ - اوراق) ۲۲ س م - ۱۶ سطور۔
شکستہ۔ سیاہ روشنائی

عربی اقتباسات بھی دیئے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں اہلِ تشیع کی تعلیمات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

آغاز : شروع کرتا ہوں میں ساتھہ نام اللہ کے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم کرنیوالا ہے۔ سزاوارِ حمد وہ معبود جسکی طاقت میں سب سر بسجود ......

اختتام: .... تیسرے اگر لڑکا بہت روتا ہو اور نہ سوئے یہ دعا سرہانی اوسکی
لکھہ کی رکھدی یا جھولی میں لٹکا دیے رونا اور بیداری موقوف ہوگی۔
انتہائی کرم خوردہ - ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۲، ۱۴) ج : ۳ :- تصوّف

نذیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷)/۱۹۲

۱۵۵

لاینتہ

مصنف: حضرت نظام الدین اولیا
مترجم: مولوی ابوالحسن
(۵۲ صفحات) ۲۲ س م - ۱۶ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی
کتابت: ۱۰ شوال ۱۳۳۴ ہجری

اس مخطوطے میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیا اور ان کے دوسرے ہم عصروں کے فارسی خطوط کا اُردو ترجمہ نہایت تفصیل اور وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔
ان خطوط کے ذریعہ فرقۂ صوفیا کی تشہیر و تبلیغ کی گئی ہے۔

آغاز: اس لقب سے حضور قطبِ زماں فخر الاولین والآخرین حضرت خواجہ غریب نواز محب النبی مولانا فخر الدین رضی اللہ عنہ ....

اختتام: .... کریم کی یاد میں عاجزی سے رجوع کریں اور جو احکام اللہ پاک نے نازل فرمائے ہیں انکو قبول کریں اللہ بس باقی ہوس فقط۔
حواشی پر صوفیانہ اصطلاحات کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔
ذیلی عنوانات سرخ - غیر مجلد - ترقیمہ موجود نہیں۔

دہلی یونیورسٹی لائبریری ۶ ۴۰۴۴ / MS / MS / ۷x۷ د ۱۶۸۔

۱۵۶

مرثیہ

نا معلوم

۷۸ صفحات ۔ ۲۰ x ۲۸ س م ۔ ۱۶ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

یہ مخطوطہ مختلف مراثی پر مشتمل ہے۔ اس میں شامل مراثی پیغمبر اسلام مختلف اصحابہ اکرام اور حضرت علی کرم اللہ وجہی نیز حضرت امام حسینؓ و امام حسنؓ کی یاد میں لکھے گئے ہیں۔

اس مخطوطے کو دس حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

آغاز: سنو موناں اب کھول ماجرا　　کتابوں میں دیکھا جو کچھ ہی سُنا

کہانی ہے غم کی سنو کان رکھہ　　توجہ سے دل کی ذرا دھیان رکھہ ......

اختتام: ...... ہم اوس چشمۂ فیض کے ہیں مرید　　کہ لیتے ہیں سب نام اوسکا ....

ہماری رفیق اوسکی ہیں کامیاب　　نہیں اوس سی برعکس ہوتا صواب

انتہائی کرم خوردہ ۔ ذیلی عنوانات سرخ ۔ ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم ۔ ۱۰۵۳ ۔ ۶۰

۱۵۷

نور نامہ

حسینی

(۱۸۲ صفحات) ۱۷ س م ۔ ۶ سطور

نسخ ۔ سیاہ روشنائی۔

کتابت: ۱۴ صفر ۱۱۳۹ ہجری۔

قرآنِ حکیم سے عربی اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

یہ مخطوطہ اپنے وقت کے مشہور صوفی بزرگ " بندہ نواز گیسو دراز " کی متصوفانہ تعلیمات پر مشتمل ہے۔ اس میں انھوں نے سیرتِ نبوی اور عظمتِ خداوندی کا بیان کیا ہے۔ مخطوطے کی زبان قدیم دکنی اُردو ہے۔

آغاز: اوّل نور حق کا پی دِلمین رھمن ہون ‌ ‌ ‌ بیچھن نورِ احمد سوں روشن کرون

گتی ہمن حسینی جو محمدؐ کا نور ‌ ‌ ‌ ہے اس نور کا نور نامہ ظہور

....

اختتام .... حُسَینِی کی حَق میں محبّاں دُعا

کرو کربلا کوں لجا وی خدا

کہ یو جاوی جنّت میں بیحساب

پیوی تا نہ اسپر سوال وجواب

کرم خوردہ۔ کچھ اوراق چیپی شدہ ہیں۔ پہلے دو صفحات سنہرے رنگ سے اور سرورق کا آدھا حصّہ سبز، سرخ اور نیلے رنگوں سے مزیّن۔ عربی اقتباسات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۲، ۱۴) د:۔ جہاد

نیشنل میوزیم۔ ۵۵، ۳/۱۷۷۳

۱۵۸

رسالہ جہادیہ (نسخہ اول)

نامعلوم

(۴ اوراق) ۲ک۔ ۱۷×۱۳س م۔ ۱۱سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی
خود نوشتہ۔

اس مخطوطے میں لفظ "جہاد" کے معنی و مفہوم کی وضاحت کی گئی ہے اور اسلام کی تشہیر و ترویج کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ مخطوطہ منظوم پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔

آغاز: بعد تمہید خدا نعت رسول اکرم
یہ رسالہ ہی جہادیہ کہ لکھتا ہی قلم
واسطے دین کے لڑنا نہ پیئے طمع بلاد
اہل اسلام ایسے شرع میں کہتے ہیں جہاد ....

اختتام: .... اینادی دي اور مسلمانو کو کر زور اور
وعدۂ فتح جو ہي انسے کیا ، پورا کر
ہند کو اسطرح اسلام سي بھردی اي شاہ
کہ نہ آوي کوئي اواز جز اللہ اللہ

بوسیدہ حالت۔
مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۹۷ تھا۔

ترقیمہ: تمام شد رسالۂ جہادیہ لکھا گیا واسطے شیخ محمود کي۔

نیشنل میوزیم - ۱۷۶۳ / ۷۳ - ۵۵

۱۵۹
رسالہ ترغیب الجہاد (نسخہ دوم)
نامعلوم
(۲۴-اوراق) ۲۰ س م - ۱۸ اسطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

مثالوں کے لیے قرآن حکیم سے اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں مختلف حدیثوں کی روشنی میں "جہاد" کی تشریح بیان کی گئی ہے۔ اور ان حالات کی وضاحت کی گئی ہے جن میں جہاد کی ضرورت پیش آتی ہے۔ مخطوطہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

آغاز : حمد بیشمار اوس قادر مطلق کو لایق ہي جو پربت کو رائی کري اور رائي کو پربت کري اور کمتر جانور مچھر سي نمرود ایسی سرکش کوایک آنمیں مرڈالي .....

اختتام : .... لیکن تہوڑا مطلب اسکا نظم میں لکھا جاتا ہی کہ شوق والي مسلمان اس کو یاد کرلیں اور بار بار پڑھا کریں۔ انشا اللہ یہ کہ مسلمانوں کو شوق جہاد کا بڑہتا جائیگا۔

بوسیدہ جلد۔ کچھ حصّہ سرخ روشنائی سے بھی لکھا ہے۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۵۰ تھا۔

ترقیمہ : تمت تمام ایں رسالہ ترغیب الجہاد۔

نیشنل میوزیم - ۱۸۸-۴/ ۷۳ - ۵۵

۱۶۰

رسالہ ترغیب الجہاد (نسخہ سوم)

نامعلوم

(۲۰ - اوراق) - ۲۹ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

مثالوں کے لیے قرآن حکیم کے اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

تفصیل کے لیے مخطوطہ ۱۵۹ دیکھیے۔

آغاز : حمد بیشمار اوس قادر مطلق کو جو پربت کو رائي اور رائي کو پربت کري جو مچھر سے نمرود کو

مروا ڈالي اور موسی جنکی مدد سی فرعون سی بادشاہ کو ۔ ۔ ۔ ۔

اختتام : ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنی بیر در مسلمانونکو کر زور اور
وعدۂ فتح جو اون سي ہی کیا پورا کر
ہند کو اسلام سے اسطرح بھر دی اے شاہ
کہ نہ آوی کوي اور اواز جز اللہ اللہ

اطرافی حواشی اور قرآنی اقتباسات سرخ ۔ خوبصورت جلد ۔ سرورق نہیں ہے ۔
یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا ۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۸۴ تھا ۔
ترقیمہ موجود نہیں ۔

نیشنل میوزیم ۔ ۱۷۵۷/۷۳ ۔ ۱۵

۱۶۱

رسالہ رغیب الجہاد (نسخہ چہارم)

نامعلوم

۳۴ ۔ اوراق ۔ ۲۱ س م ۔ ۹ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی ۔

کاتب : شیخ عطا اللہ

کتابت : ۱۲۵۵ ہجری (یہ تاریخ سرورق پر لکھی ہے)

مثالوں کے لیے قرآنِ حکیم سے اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں ۔
تفصیل کے لیے مخطوطہ نمبر ۱۵۹ دیکھیے ۔

آغاز : حمد بیشمار اس قادر مطلق کو لایق ہے جو پربت کو رائی کري اور رائی کو پربت کری اور کمتر جانور مچھر سے نمرود ایسی سرکش کو ایک انمیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اختتام : ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جہاد میں جانا فرض ہو جاتا ہے ۔ لڑکے اور عورت اور

اندھی اور ایسے لنگڑی اور بیمار جو چل نہیں سکتا ہو جہاد فرض نہیں۔

ذیلی عنوانات سرخ۔ پارچہ جلد۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۴۹ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم - ۱۷۶۰ / ۷۳ - ۵۵

۱۶۲

رسالہ ترغیب الجہاد (نسخہ پنجم)

نامعلوم

۳۳ اوراق - ۲۱ س م - ۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

کاتب: شیخ عطا اللہ

کتابت: ۲۱ جمادی الاوّل ۱۲۵۵ ہجری

تفصیل کے لیے مخطوطہ ۱۵۹ دیکھیے۔

آغاز: حمد بیشمار اوس قادر مطلق کو لایق ہی جو پربت کو رائی کری اور رائی کو پربت کری اور کمتر جانور مچھر سے نمرود ایسی سرکش کو ایک آن میں .....

اختتام: .... لیکن تھوڑا مطلب اس کا نظم بھی لکھا جاتا ہے کہ شوق والی مسلمان اس کو یاد کریں اور بار بار پڑھا کریں۔ انشا اللہ تعالیٰ کہ مسلمانوں کو شوق جہاد بڑھتا جائیگا۔

اقتباسات کے نیچے سرخ لکیریں کھینچ کر واضح کیا گیا ہے۔

پارچہ جلد۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار

۵۲ تھا۔

ترقیمہ : بخط سح عطا اللہ تحریر یافت۔ ۲۱ جمادی الثانی ۱۲۵۵ سنہ ہجری

نیشنل میوزیم۔ ۱۷۶۰/ ۷۳ - ۵۵

۱۶۳

رسالہ ترغیب الجہاد (نسخہ ششم)

نامعلوم

۳۷۔ اوراق۔ ۲۰ س م ۔ ۹ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب : شیخ عطا اللہ

کتابت : ۲۱۔ جمادی الاول ۱۲۵۵ ہجری

مثالوں کے لیے قرآنِ حکیم کے اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔
تفصیل کے لیے مخطوطہ ۱۵۹ دیکھیے۔

آغاز : حمد بشمار اوس قادر مطلق کو لائق ہی جو پربت کو رائی کری اور رائی کو پربت کری اور کمتر جانور مچھر سے نمرود ایسی سرکش کو ایک ایک انمیں .....

اختتام : ...... لیکن تہوڑا مطلب اس کا نظم میں بہی لکھا جاتا ہے کہ شوق والی مسلمان اس کو یاد کرلیں اور بار بار پڑھا کریں۔ انشا اللہ تعالی یہہ مسلمانوں کو شوق جہاد بڑہتا جائیگا۔

اقتباسات سرخ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۶۴ تھا۔

ترقیمہ : بخط سح عطا اللہ تحریر یافت۔ ۲۷ جمادی الاول ۱۲۵۵ سنہ ہجری۔

نیشنل میوزیم - ۱۷۶۸/۷۳-۵۵

۱۶۴

تحریص الغزا

نامعلوم

(۱۱۹- اوراق) ۲ک - ۲۰سم - ۹ سطور

نستعلیق- سیاہ روشنائی

اس منظوم مخطوطے میں "جہاد" کے معنی، مفہوم اور اہمیت و ضرورت کو نہایت تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

آغاز: ایمیری اللہ تو ہی جان پناہ
مہر و بخشش سے تیری میرا نباہ
تو ہی بخشائندہ ہی اور مہربان
عیب پوس و جرم بخشش و غیب دان ....

اختتام: ...... زلزلہ ان تا ریو نپر ڈالدی
اور بہکا دی جلد اونکو بے لڑی
انکی شر و فتنہ سی ہمکو بچا
رعب اُنپر ڈالدی جلد انکو بہکا

سرورق پر "محمد بن علی الہادی" کے نام کی ایک مہر لگی ہے جو خط نسخ میں ہے۔
ذیلی عنوانات سرخ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ع۶۱ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۲،۱۴) ل : ۱ :- سیرت

نیشنل میوزیم ۱۳۱۷ / ۲۳- ۵۵

۱۶۵

درد نامہ

مجبوب عالم

(۱۱۴- اوراق) ۲ک - ۲۱ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق، سیاہ روشنائی

کتابت : ۱- جمادی الاول ۱۲۴۶ہ ہجری

اس منظوم مخطوطے میں پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات - سیرت - پیدائش اور وفات کے بارے میں لکھا گیا ہے اور آپ کے رفقاء کا بھی مختصراً ذکر کیا گیا ہے -

آغاز : حمد رب ہے خالقِ کون و مکاں
نور احمد سین بنایا جن جہاں
بول اي طوطی خبر دلدار کي
مست ہوں سن بات اس غمخوار کي . . . .

اختتام : . . . . . . رکھہ اب دین اپنی یاں ثابت قدم
کروں یاد تیری پڑا میں دمبدم
ایسے بات اوپر کروں میں تمام
علیک الصلوٰہ علیک السلام

سرورق پر دو مہریں لگی ہیں - ایک مہر " محمد بن علی الہادی " کے نام کی ہے اور خط نسخ میں ہے اور دوسری مہر " وزیر الدولہ امیر الملک وزیر محمد خاں بہادر نصرت جنگ

۱۲۲۳ہجری" کے نام کی ہے اور یہ خط نستعلیق میں ہے۔

ذیلی عنوانات فارسی میں لکھے ہیں اور سرخ ہیں۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۳۱ تھا۔

ترقیمہ: تمام شد ہذا الکتاب مسما بدرو نامہ تصنیف خالق و معارف آگاہ حضرت محبوب عالم مرحوم ساکن قصبہ جھجھر تحریر بتاریخ یکم غرہ جمادی الثانی ۱۲۴۶ہجری النبوی صلے اللہ علیہ وسلم حسب فرمایش خانصاحب مشفق مکرم کریم بخش خانصاحب تمت اختتام یافت۔

نذیریہ پبلک لائبریری - ۸۰

۱۶۶

ذکر اولاد رسول آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم

پھول خان

۱۴صفحات - ۲۴ س م - ۱۵سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت: ۵ رمضان سنہ ۱۲۶۲ہجری

اس مخطوطے میں پیغمبر اسلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرۂ مبارک تحریر کیا گیا ہے جو آپ کے آباؤ اجداد - عزیز و اقارب - شرکا حیات اور اولاد کے ذکر پر مشتمل ہے۔

آغاز: شکر بہت اوس ذات پاک خدا ے جل لہ وعم نوالہ اور درود بیحد اوسکے حبیب خاص پیارے رسول پر .....

اختتام: ...... جو کوئی بعد نماز کے یہہ درود ورد کریگا میں اوسکو قطعاً بخشونگا اور دوزخ آگ اُسے مس نہ کریگی۔

یہ مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت میں رہ چکا ہے۔

ترقیمہ: تمت تمام شد کار نظام شد بدستخط خام عاصی پرمعاصی پہول خاں بتاریخ پنجم رمضان المبارک ۱۲۶۲ھ تحریریافت۔

نیشنل میوزیم - ۱۳۳۴/۷۳-۵۵

۱۶۷

معراج نامہ
شاہ رؤف احمد

۱۸۷ صفحات - ۲۸ س م - ۱۳ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: سیّد نجف علی

کتابت: ۱۲ شوال ۱۲۶۴ ہجری

تاریخ تصنیف: ۱۴ رجب ۱۲۵۰ ہجری

اس مخطوطے میں پیغمبر اسلام محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور سیرت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور "واقعۂ معراج" کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: پاکی اور بے عیبی ہی اوسکو کہ واسطے کرامت کے لیے کیا بندے اپنی کو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ایک انمیں ..... مسجد حرام سے طرف مسجد اقصی کی ....

اختتام: ...... پھر آل واصحاب پر آپ کے۔ پھر ازواج واحباب پر آپکی۔

روح پر انکی ابجد اسج ابد تلک مدام
تازہ بتازہ سوصلوۃ لاکھوں ہیں نو بنو سلام

اطرافی حواشی سرخ - پارچہ جلد۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۵۴ تھا۔

ترقیمہ: مسمی بہ مرغوب القلوب نے معراج المحبوب تمام شد نسخۂ معراج نامہ من تالیفات حضرت عمدۃ اولاولیا مولانا شاہ رؤف احمد رافت بتاریخ چہاردہم شہر رجب المرجب روز یکشنبہ وقت چاشت ۱۲۵۰ ہجری در بلدہ دارالاقبال تال بہو کاتب نقیر حقیر سید نجف علی عاصی پُر معاصی ساکن کوچہ قطبی بیگم کدر الہ آباد باشندہ شاہجہان آباد صورت اتمام بتاریخ دوازدہم ماہ شوال بوقت دوپہر ۱۲۶۴ سنہ ہجری تمام شد۔

۱۶۸

مولود شریف (نسخہ اوّل)

نامعلوم

۲۶۶ صفحات - ۲۵ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

تاریخِ کتابت: ۱۹ شعبان ۱۲۶۱ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں پیغمبر اسلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو آپ کی سیرت اور اہم واقعاتِ زندگی پر مشتمل ہے۔

آغاز: اُنکی مظہر ...... آلہی ہی اونکا ...... نامنتہاہی

امام حسن اور امام حسین رسولِ خدا کی ہیں یہ نورِ عین ......

اختتام: ...... سبکو زندگانی صحیح سلامت بعد موت کے بہشت مرحمت فرما۔ درود رحمتِ حق اونکی جان پاک پہ ہو مدام سبکا اوس دوان پاک پہ ہو۔

انتہائی کرم خوردہ۔ سرورق سمیت شروع کے چند اوراق گم ہیں۔

یہ مخطوطہ مولانا عبد الرؤف کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ: تمام شد مولود شریف بتاریخ نوازدہم شہر شعبان ۱۲۶۱ سنہ ہجری مقدسہ۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ——— ۳۸۸

۱۶۹

مولود شریف (نسخہ دوم)

نامعلوم

(۱۲۶۔صفحات)۔ ۵x۲۰ س م۔ ۱۲سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

کاتب : مظہر حسین

کتابت : ۳ رجب ۱۲۸۹ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں سیرت النبوی کا بیان کیا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے "قصہ حضرت بلال" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز : حمد بیحد اوس خدائی پاک کو
نور ایماں جسنے بخشا خاک کو
خاک کو پرُ نور سر تا پا کیا
قطرۂ ناچیز کو دریا کیا ......

اختتام :... اَلحَمدُ اللّٰہِ علی اَذٰلِکَ اَللّٰھُمَّ وَ اَمتنا علی حَبِّ حَبِیبِکَ مُحَمَّدَ صلے اللّٰہ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ صحابہ وَسَلِّم اِنا للّٰہِ وَ اِنا اللّٰہ رَاجِعُونَ تمّت۔

خستہ حالت۔ بوسیدہ جلد۔ سرورق نہیں ہے۔

ترقیمہ : تمام شد مولود شریف بتاریخ سویم ماہ رجب یوم شنبہ وقت دو پہر ۱۲۸۹ سنہ ہجری راقم عاصی مظہر حسین خلف میاں سید حیدر حسین مرحوم

نیشنل میوزیم۔ ۲۲۶۷/۳/ ۷۳ ۔ ۵۵

۱۷۰

نور نامہ
میاں فاضل

(۱۳ - اوراق) ۲ک - ۲۵ س م - ۱۳ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی
کتابت : ۹ جمادی الاول ۱۲۶۱ ہجری

اس منظوم مخطوطے میں پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو قرآن حکیم کی روشنی میں اجاگر کیا گیا ہے۔

آغاز : کروں حمد میں پاک رب الغفور
که ظاہر کیا جسنی احمد کا نور
یہہ نورِ محمد ھی نور اللہ
کہ جسکا ہی خود دیکھہ قران گواہ ......

اختتام : .... پڑھوں نور نامہ کو میں مرگ تک
نہ آوی میری دل میں کچھہ اور شک
تیرا نام ہو یا محمد کا نام
زبان پر دمِ آخری - والسلام

سرورق نہیں ہے۔
یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۰۲ تھا۔

ترقیمہ : تمت تمام شد ایں کتاب نور نامہ تصنیف میاں فاضل صاحب کرم اللہ وجہہ
تحریر شد نہم جمادی الاول ۱۲۶۱ سنہ ہجری۔

نیشنل میوزیم - ۳ - ۲۲۶ / ۷۳ - ۵۵

۱۷۱
رسالۂ حدیث
فیاض الحق

(۲۴- صفحات)- ۲۵ س م- ۱۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: محمد امین خان

کتابت: ۲۵ ذیقعد ۱۲۶۰ ہجری

تاریخ تصنیف: (۱۲۵۶ ہجری)

مثالوں کے لیے قرآن حکیم کے اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

یہ مخطوطہ مختلف حدیثوں کی روشنی میں لکھا گیا ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور اصحابہ اکرام سے آپ کی محبت و حلیمی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آغاز: تو مجھکو راہ محمد کی استوار دکھا
مجھی تو عشقِ حقیقی کی اب بہار دکھا ....

اختتام: .... الہی عشقِ مجازی سی تو رہا کیجو
الہی بخش دی فیاض کی خطاؤں کو

اطرافی حواشی اور اقتباسات سرخ - سرورق نہیں ہے۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۰۲ تھا۔

ترقیمہ: بدست خط عاصی حافظ محمد امین خان ۲۵ ذیقعد سنہ ۱۲۶۰ھ

نیشنل میوزیم - B - ۲۵۵/۷۳ - ۵۵

۱۷۲

وفات نامہ

نامعلوم

(۱۶- اوراق) ۲ل - ۲۷ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

اس منظوم مخطوطے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آغاز : وہی ہی سزادار حمد و ثنا
کہ جسکی نہیں ابتدا، انتہا
وہ بیشک ہے عالم کا پروردگار
کہ جسکی قدرت سی سب آشکار ......

اختتام : ...... نہیں کہنی کی طاقت اب جی کو ہے
کہ یہہ غم وہی آہ اب جیکو ہی
بس اب ہی یہی خوب کم کر کلام
اور اوس شاہ پر پڑھ درود و سلام

بوسیدہ جلد۔ ذیلی عنوانات سرخ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ١٠١ تھا۔

ترقیمہ : الحمد اللہ والمنت کہ وفات نامہ با اختتام رسیدہ۔

١٤ : (٢ ، ١٤) ل : ٢ : عزیز و اقارب

١٧٣
قصہ حضرت بلالؓ

نامعلوم

(٥- اوراق) ٢ ک۔ ٥ ، ٢٠ س م۔ ١٣ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

کاتب : مظہر حسین

کتابت : ۵ - رجب ۱۲۸۹ھ ہجری

اس منظوم مخطوطے میں حضرتِ بلالؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و سوانح کو مختصر پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

آغاز : دل سي سنو مومنو يهه داستان
لکہتا هي يوں راوئ رنگيں بياں
عشق و محبت کے نشاني هی يهه
عاشقِ صادق کے کہاني هي يهه ......

اختتام : ...... خاک درت بر سرِ ما، تاج باد
ہر شب عمرت، شبِ معراج باد
قصه کيا ميني دعا پر تمام
بهيجو پيغمبر پر درود اور سلام

خستہ حالت۔

ترقیمہ : تمام شد قصہ حضرت بلال بتاریخ پنجم ماہ رجب یوم دوشنبہ ۱۲۸۹ ہجری راقم عاصی منظہر حسین پسر میاں حیدر حسین مرحوم و مغفور۔

۱۷۴

جنگ نامہ شہیداں امام حسن و امام حسین

روشن علی

۲۳۸ صفحات - ۲ک - ۲۲ س م - ۱۶ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب : عبد الرحیم

اس منظوم مخطوطے میں حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ کی میدان کربلا میں شہادت کے

واقعہ کو بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: شکر بولنا نت کرہنار کا
ہے خالق وہی اب سنسار کا ......

اختتام: ...... الٰہی کرم کن لکھن ہار پر
پڑھن ہار پہ اور سنن ہار پر

کرم خوردہ اور خستہ حالت۔ ذیلی عنوانات سرخ۔

ترقیمہ: تمت تمام شد جنگ نامہ شہیداں امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہ بوقت ظہر روز چہار شنبہ تاریخ دہم صفر سنہ جلوس شاہ عالم بخط شکستہ فقیر عبدالرحیم تحریر یافت۔

نیشنل میوزیم - ۷۳/۲۳۱۹ - ۵۵

۱۷۵

رسالہ اسماء الرجال

نامعلوم

۴۰- اوراق - ۲۸ س م - ۲۱ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں حروفِ تہجی کی ترتیب کے ساتھ اُن تمام خواتین کے نام درج کیے گئے ہیں جن سے یا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری ہوتی تھی یا پھر جو آپ کے حکم کے مطابق اسلام قبول کر کے مشرف بہ اسلام ہو گئی تھیں۔

آغاز: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آسیہ بنت الحارث، السعدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی یعنی دودھ شریک بہن تھیں .....

اختتام: ...... محمد بن سلیمان ہاشمی سے روایت کرتے ہیں کہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ وسلم کی وفات سے تیس برس قبل پیدا ہوئیں اور ۳۰ھ ہجری میں وفات

پائی -
ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : ۱ :- حدیثیں (۲، ۱۴)

نیشنل میوزیم - ۲۱۹ - ۷۳ - ۵۵

۱۷۶

دقایق الحقایق

نامعلوم
(۷۸ - اوراق) ۲ک - ۲۰ س م - ۱۳ سطور
کاتب : عبدالعزیز خان
تاریخ تصنیف : ۱۲۴۰ ہجری

ذیلی عنوانات فارسی اور عربی میں لکھے ہیں۔

یہ مخطوطہ مختلف حدیثوں پر مشتمل عربی کتاب "مصباح الاخبار" کا منظوم اُردو ترجمہ ہے۔

آغاز : کروں پہلی وصفِ خدائی کریم
کہ ہی خالق خلق وہ اور رحیم
وہ وحدت سی کثرت ہو یہ اکری
وہ خلقت کو یک کن سے پیدا کری ......

اختتام : ...... اس احوال کو جو سنی یا پڑی
مصنف کی حقمیں دعا یہ کریے
تو کر اوسکی عفو خطا ای کریم
کہ ہی ذات تیری غفور الرحیم

اطرافی حواشی اور ذیلی عنوان سرخ۔
یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۹۲ تھا۔
ترقیمہ: تمام شد بعون کردگار مصباح الاخبار از دستِ عصیاں بندہ بپاس خاطر عاطر بقلم ناقص بی تمیز پر تقصیر عاصی کبیر نقیر حقیر حافظ عبدالعزیز خاں ولد حافظ عبداللہ خاں چاہ خاستہ خان رام پور۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) ۷/

۱۶۶

رسالہ ہدایۃ المومنین
سیّد اولاد حسن قنوجی

۲۷ صفحات - ۲۴ س م - ۱۴ سطور
نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

کاتب: پھول خاں۔
کتابت: ۱۳ شوال ۱۲۹۱ ہجری
مثالوں کے لیے عربی اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔
یہ مخطوطہ مختلف حدیثوں اور قرآنی آیات پر مشتمل ہے۔ اس میں اُن تمام آیات اور حدیثوں کو یکجا کر دیا گیا ہے جن میں اسلام کے احیاء اور مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت کی تعلیم دی گئی ہے۔

آغاز: شکر ہے جسنے بنایا ہمیں
راہ پیمبر پہ چلایا ہمیں
غم میں ہمیں صبر کیے تعلیم کیے
راہ بتائی ہمیں تسلیم کی ....

اختتام : .... جو اسپر نہ سمجھو تو بہاڑ میں جاؤ اور اپنا سر کہاؤ. موت قریب ہے منکر نکیر قبر میں سمجھا دیں کے ۔

سرورق نہیں ہے ۔ کچھ عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے ہیں ۔

یہ مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت رہ چکا ہے ۔

ترقیمہ : تمام ہوا یہ رسالہ ہدایۃ المومنین تاریخ تیروین وقت دوپہر ماہ شوال ۱۲۹۱ھ دستخط بی ربط عاصی پُر معاصی بہول خان ساکن مؤ قریب فرخ آباد کے واسطے خاطر اپنے لکھا گیا ۔

نیشنل میوزیم - ۱۸۶ - ۳ - ۷۳ - ۵۵

۱۷۸

ظفر جلیل

ابوالخیر محمد بن محمد بن الجزری

مترجم : محمد قطب الدین

(۴۵۳ - اوراق) ۲۳ س م - ۱۵ سطور

شکستہ ۔ سیاہ روشنائی ۔

کاتب : محمد خاں

کتابت : ۹ ربیع الثانی ۱۲۶۴ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات پیش کیے گئے ہیں ۔

یہ مخطوطہ عربی دعاؤں کی مشہور کتاب "حصن حصین" کا اردو ترجمہ ہے اور اس میں شامل دعائیں مختلف حدیثوں پر مشتمل ہیں ۔

آغاز : حمد بیشمار ہی اوس پاک پروردگار کی لئے کہ ہمکو توفیق دی اپنی ذکر کے اور راہ بتائی اپنی نکر کی یا الہی درود و سلام بیحد .....

اختتام : ..... بعد حمد قدیمی کہ حدیث حمدش ہر حادث را درین عالم حدوث از مفیق

سہو حداثت سن بر فراز صحو بر طبع مسمی میرساند۔

کچھ صفحات کے حاشیوں پر مشکل عربی الفاظ کی تشریح بھی کر دی گئی ہے۔

خوبصورت جلد۔ عربی اقتباسات کو سرخ لکیروں کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۳۶ تھا۔

ترقیمہ: خط بدخط فقیر حقیر سراپا پر تقصیر بندہ درگاہ محمد خاں خلف محمد عظیم خاں مرحوم و مغفور ساکن مصطفیٰ آباد معروف رامپور تحریر بتاریخ نہم و شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۱ ہجری۔

۱۴: (۲، ۱۴) ۳: ۲: ۔ قرآنِ حکیم (قصص و تفسیرات)

نیشنل میوزیم ۸۵۲

۱۷۶

جواہر معنی

محمد فیاض خان

(۱۱۳۔ اوراق) ۲ک ۔ ۳۰ س م ۔ ۱۷ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب: مظہر الدین فیض محمد

کتابت: ۲۵ شوال ۱۲۶۰ ہجری

اس مخطوطے میں حضرت سلیمانؑ اور حضرت بلقیسؓ کے اس تاریخی واقعہ کی منظوم شرح بیان کی گئی ہے جو قرآن حکیم میں تحریر ہے۔

آغاز: کہاں ای گہر ریز معنی نگار — عطارد رقم منشیٔ نامدار
تراش ایک قلم خطِ ریحاں نگار — کہ ہر حرف میں جسکی ہو لالہ زار ......

اختتام: ...... پلا ساقیا جام صہبائی خام — ہوا پختہ رنگ معانی تمام

غم اور رنج فیاض اب دور کر　　　　مئی شادمانی سی مسرور کر

سرورق پر ایک مہر لگی ہے جس میں "امیرو وزیر محمد علی ۱۲۸۱ھ" درج ہے۔ عنوانات اور اہم الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۲۳ تھا۔

ترقیمہ: الحمد اللہ کہ نسخہ جواہر معنی مشتمل بر احوال سلیمانی و بلقیس زہرہ پیشانی در عرصۂ دو ماہ بحسب فرمودۂ جناب فیض مآب سکندر شوکت سلیمان حشم رستم توان فریدون علم نواب والاخطاب محمد وزیر الدولہ بہادر جنگ دام ملکہٗ دراز دولتہ و حشمتہٗ مصنف نسخہ ہذا محمد فیاض خان ابن مولوی محمد عبد اللہ ابن مولوی محمد بشارت اللہ متوطن قصبہ بلاسپور عملہ پرگنۂ راجپور علاقہ مصطفیٰ آباد عرف رامپور غفر اللہ کاتب خاکسار مظہر الدین فیض محمد ابن وزیر الدین احمد ساکن قصبہ بہر دیخ بتاریخ بست و پنجم شہر شوال المکرم ۱۲۶۰ھ صورت اختتام یافت۔

نیشنل میوزیم - ۲۳۴۷/۳/۷۰ - ۵۵

۱۸۰

شرح الصدر شریف

نامعلوم

(۱۰- اوراق) ۲۲×۳۴ س م - ۲۴ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

(خود نوشتہ)

کتابت: ۱۵ رجب ۱۳۱۹ ہجری

اس مخطوطے میں قرآنِ حکیم کے پارۂ "الم نشرح" کی تفسیر و شرح بیان کی گئی ہے اور اسی حصے میں "شقِ صدر" کا مشہور واقعہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: واضح ہو کہ اسمتقام پر بسبب مناسبت اور استلزام ذکر شق صدر شریف ظاہری جناب سید عالم فخر بن آدم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ......

اختتام: .... اس شرح صدر ظاہری کی مکرر ہونے کی وجہ بھی اس قصّے کے بیان میں ذکر کیگئی جو مخفی اور پوشیدہ نہیں ہی۔

غیر مجلد

ترقیمہ: تمت تمام ۱۵ رجب المرجب ۱۳۱۹ھ ہجری

۱۸۱

تفسیر ہندی (حصہ اوّل)

مفسّر: عبد الحق محدث دہلوی

(۲۰۴ - اوراق) ۳۵ س م - ۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: امام الدین

کتابت: ۱۲۵۰ ہجری

اس مخطوطے میں قرآنِ حکیم کی کچھ سورتوں کی اُردو تفسیر پیش کی گئی ہے۔ اس کا آغاز "سورۂ ق" سے ہوا ہے اور مثالوں کے لیے ان کے عربی اقتباسات بھی دیئے گئے ہیں۔

آغاز: سورۂ ق مکیست وی وتلثون ایتاً ـ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ق والقرآنِ المجید ـ قسم ہی اس قرآن بڑی شان والیکی ....

اختتام: .... وہ جو خیال ڈالتا ہی لوگونیکے دل میں من الجنتہ النّاس جنوںمیں یا آدمیوںمیں۔ حدیث میں فرمایا ان سورتوں برابر کوئی دعا نہیں پناہ کے واسطے۔

بوسیدہ جلد۔ ناقص حالت۔ پہلے دو صفحات سنہرے اور دوسرے مختلف رنگوں سے مزیّن۔

عربی اقتباسات سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

ترقیمہ: فی سنین الف و اثنا مائتے و خمسین من ہجری النبی صلی اللہ علیہ وسلم
هذا تفسیر هندی من تصنیف مولوی عبد الحق دهلوی بحسب ارشاد
نوابصاحب فیاض زمان فیض بخش بیکسان صاحب الجود والکن غریب نواز
دشمن گداز حاتم عصر نوشیروان دهر معدن حلم و سخا مخزن
دانش و شجاع محبّ العلماء والفقراء، انسان علین الانسان فی العجم
صاحب السیف والعلم نوابصاحب امیر الدوله نواب محمد امیر خان
بهادر در چهاؤنی لشکر ظفر اثر متصل قصبه ٹونک در یاء بناس از
دست خاک پائے مساکین امام الدین متوطن لاهور اتمامیہ یافته۔

۱۸۲

تفسیر ہندی (حصّہ دوم)

مفسّر: عبد الحق محدث دہلوی

(۱۷۰- اوراق) ۳۵ س م - ۹ سطور

نستعلیق- سیاہ روشنائی

کتابت: ۴ صفر ۱۲۵۰ ہجری

اس مخطوطے میں قرآنِ حکیم کی کچھ اور سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے اور مثالوں کے لیے ان سورتوں کے اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں۔ اس مخطوطے کا آغاز "سورۃ صٓفّا" سے ہوا ہے۔

آغاز: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجرًا فَالتّٰلِیٰتِ

ذَکَرَ الْنَ اَلْھٰکُمْ وَلَوَاحِدْ د ـــ صف باندہنی والونکی قطار ہوکر .....

اختتام : .... اَنِ اللہَ نَعلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللہُ وَبَصِیْرٌ بِمَا نَعلَمُوْنَ ۔ اللہ جانتا ہی چھپی بھید اسمانونکی اور زمین کی اور اللہ دیکھتا ہی جو کرتی ہو ۔

بوسیدہ جلد ۔ ناقص حالت ۔ پہلے دو صفحات مختلف رنگوں کی آمیزش سے مزیّن کیے گئے ہیں ۔ اطرافی حواشی اور عربی اقتباسات سرخ روشنائی سے لکھے ہیں ۔

ترقیمہ : ہٰذا تمت بالخیر تفسیر ہندی منزل ششم کلام مجید و فرقانِ حمید بعون اللہ تعالےٰ فی التاریخ چہارم ماہ صفر ۱۲۵۰ ہجری بروز پنجشنبہ صورت اتمام پذیرفت ۔

۱۸۳

تفسیر پارۂ عم

مفسّر : مولوی مراد اللہ انصاری

۳۶۰ ۔ صفحات ۔ ۱۹ س م ۔ ۱۴ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

کاتب : حسین خان

کتابت : ۲۵ رجب ۱۲۴۵ ہجری

اس مخطوطے میں " پارۂ عم " کی تفسیر بیان کی گئی ہے ۔ یہ تفسیر سولہ ابواب پر مشتمل ہے ۔

آغاز : سونا ۔ ارام کرنا مشکل نا ہو اس ایک کے فضل سے ساری کاربار عالم کا بن گیا ....

اختتام : ..... اور انکی آل اولاد و اصحابان کبار ..... سبکی اوپر ہمیشہ ہمیشہ پہنچاتی رہیں ۔

کرم خوردہ ۔ شروع کے بہت سے اوراق گم ہیں ۔ عربی اقتباسات سرخ لکیروں سے واضح کیے گئے ہیں ۔ سرورق نہیں ہے ۔

یہ مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ : تفسیر عم سپارہ فی التاریخ بست و پنجم رجب المرجب ۱۲۴۵ ہجری قدس روز جمعہ کاتب الحروف عاصی پُر معاصی حسین خاں۔

۱۴ : (۲، ۱۴) م : ۳ :- زیارت گاہیں (خانۂ کعبہ)

جامعہ ملّیہ اسلامیہ لائبریری ــــ ۲۹۹

۱۸۴

تاریخ کعبہ

حضرت شاہ اسحاق دہلوی

۲۱-اوراق - ۲۶ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق- سیاہ روشنائی

دیباچہ فارسی میں لکھا ہے۔

اس مخطوطے میں خانۂ کعبہ کی تاریخ بیان کی گئی ہے اور قرآنِ حکیم کی روشنی میں اس کی تعمیر کے کُل حالات کو درج کیا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ دس ابواب پر مشتمل ہے۔

آغاز : اسطرح کہتا ہے محمد اسحق الہندی مولد المکّی حضرات! اب سنا چاہیئے کہ بنائے کعبہ دس مرتبہ واقع ہوئی ہے......

اختتام : ......منگوایا اوس کو بیچ چھاگلوں اور مشکوں کے اور ڈالتے تھے حضرت اوس کو یعنی اوس پانی کو بیماروں پر اور پلاتے تھے اون کو۔

خوبصورت جلد- عمدہ حالت - اہم تاریخی جگہوں اور لوگوں کے نام سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

یہ مخطوطہ محمد امین ماہروی کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۲،۱۴۲) ن : دینیات : ۱ :- نظریاتی

جامعہ ملیہ اسلامیہ - ۱۱

۱۸۵

مثنوی جلوۂ طور

عبداللطیف خان

۲۰ صفحات - ۳ ک - ۲۷ س م - ۱۴ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں "واقعۂ معراج" کو نظم کیا گیا ہے۔

آغاز : کیا مطلع ہی پُر از نور چمکا جس سی ہی طالع طور ......

اختتام : .... قصہ جو کہا یہ مینیں پُر نور ہی نام بہی اوسکا جلوۂ طور

خوبصورت جلد - مثنوی کے کچھ اشعار مختلف صفحات کے حواشی پر بھی لکھے ہیں۔

ترقیمہ : تمت تمام شد بقلم عبداللطیف خان از کاسگنج ضلع ایٹہ ۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ - ۱۹ نومبر ۱۹۲۴ / ۳۶

۱۸۶

تصدیق الاسلام

(نصرت)

۴۰ صفحات - ۲ ک - ۲۲ س م - ۱۶ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

اس مخطوطے میں "اسلامی نظریہ" کو نظم کیا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ ایک دوسرے فارسی مخطوطے

"دعائے سریانی" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز : حمد کس سی ہو خدائے پاک کی
ہی زباں قاصر شہ لولاک کے ....

اختتام : .... از برائے روح پاک مصطفےٰ
سُنلی نصرت کی دُعا رب العلیٰ

سرورق نہیں ہے۔

ترقیمہ : تمام شد رسالہ تصدیق الاسلام۔

۱۴ : (۱۴،۲) ن : دینیات : ۲ :- اخلاق

نیشنل میوزیم - ۲۳۲/۷۳ - ۵۵

۱۸۷

ادعیات سفر بحر و بر

نامعلوم

(۸- اوراق) ۲۷ س م - ۱۱ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

دعائیں عربی ہی میں لکھی ہیں۔

اس مخطوطے میں وہ دعائیں شامل ہیں جو مختلف اوقات میں دورانِ سفر پڑھی جاتی ہیں۔

آغاز : دعائیں سفر میں پڑھنے کی جو کوئی ان کو عمل میں لائیگا انشاء اللہ تعالےٰ وہ ہر آفت سے محفوظ رہیگا۔ ......

اختتام : .... جس مقام میں یہہ حروف پڑھے جائیں اوسکا پڑھنے والا اپنی جان و مال سے محفوظ رہیگا اور تلف اور غرق سے امان پائیگا۔

خوبصورت جلد - اطرافی حواشی سُرخ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۳۴ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم ۔ (B) ۶۹۱ / ۳ ۔ ۷ ۔ ۵۵

۱۸۸

کنز المصلیٰ

نامعلوم

(۸ ۔ اوراق) ۲ک ۔ ۲۰ س م ۔ ۱۵ سطور

شکستہ ۔ سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت : ۲۷ محرم ۱۲۵۲ ہجری

یہ مخطوطہ بھی مختلف دُعاؤں کا مجموعہ ہے اور منظوم پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔

آغاز : خدا کی ثنا اور صفت کر تمام
کہوں میں نبی پر درود و سلام
صفت پھر کروں ال و اصحاب کے
کہ تابع ہیں اُونکی سبھی اُمتی ......

اختتام : ...... کیا مینی اس مختصر کو تمام
محمد نبی پر درود و سلام
سخن بھی میرا سراپا خطا
بجز کونسے ہی چشم لُطف عطا

مخطوطے پر "حافظ محمد احسان" کے نام کی ایک مہر لگی ہے۔

ناقص اور خستہ حالت ۔ عنوانات سرخ ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۳۹ تھا۔

ترقیمہ : تمت تمام شد نسخہ کنز المصلیٰ بتاریخ بست و ہفتم شہر محرم الحرام ۱۲۵۲ ہجری بوقت چاشت روز شنبہ۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۱۸۹

(مجہول الاسم)

نامعلوم

(۸۲- اوراق) ۲ک- ۱۲س م- ۱۳سطور

نستعلیق- سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں جو منظوم پیرایہ میں لکھا گیا ہے اسلام کے مختلف ارکان جیسے روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے اور قرآنِ حکیم کی روشنی میں ان کی افادیت و اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

آغاز : کہین بعد مغرب کی ہر روز کو
پڑہی دو، رکعتاں سبہی کام کو
دوجی ماں الم نشرح پہل میں والضحیٰ
پڑہی بعد الحمد کی یہہ سدا ......

اختتام : ..... پہر یہہ ایک درجہ سنوں یا حبیب
غمو نمیں صبر جن کیا اون نصیب
صبر کسکون کہتی ہیں سُن دلکی کان
پڑہی ہو کہہ درموت جو بان جان

ناقص حالت۔ بوسیدہ جلد۔ اطرافی حواشی اور عنوانات سرخ۔

سرورق نہیں ہے۔
یہ مخطوطہ مرادآباد سنبھل کے حکیم افتخار احمد نے مندرجہ بالا کتب خانے کو تحفتاً دیا۔ شروع اور آخر کے بہت سے اوراق گم ہیں جس کی وجہ سے سرورق اور ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری – ۱۵۱

۱۹۰
(مسائل)

نامعلوم
(۲۳۵- اوراق) ۲۰×۱۵ س م - ۱۱ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی۔
کاتب: شیخ نظام الدین۔
کتابت: ۹ ذوالحجہ ۱۲۷۷ ہجری
اس مخطوطے میں مختلف حدیثوں اور تفسیروں سے استفادہ کرکے بہت سے مسائل کو یکجا کیا گیا ہے۔
آغاز: ھدایہ مسکوات، تفسیر حسینی، تفسیر جواہر قاضی خان، منہاج الانوار، لطایف تاشیے یہ سب کتابونمیں سے تہوڑي تہوڑي مسئلہ لکھا ہوں ......
اختتام: ..... بعد ہماري پیغمبر کے وقت جبل قبیس کے او بہتر کو اوٹھکار اور ابراہیم کعبہ بناتے وقت ایک پہتر کے مواقق چہید رہا تہا۔
کرم خوردہ - کچھ اوراق گم ہیں اور آب زدہ ہوگئے ہیں۔ سرورق بھی گم ہے۔
ترقیمہ: کاتب الحروف بندہ حقیر از کمترین ضعف من عباد الیہ الصمد بندہ خاک رو خاک پائیں تراب الاقدام بندہ درگاہ رب العالمین شیخ نظام الدین بن شیخ میراں جمعدار مقام بنوٹیل بندہ روز جمعہ تاریخ نوم ماہ ذالحج ۱۲۷۷ ہجری جرب قلم شد اتمام۔

نیشنل میوزیم - ۲۳۳۹/ ۷۳ - ۵۵

۱۹۱

(دُعائیں)

نامعلوم

(۵۰ اوراق) ۲۶ س م - ۱۱ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

مثالوں کے لیے قرآن حکیم سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

یہ مخطوطہ نامکمل ہے۔ اس میں مختلف دُعائیں اور تعویذ گنڈے یکجا کر دیئے گئے ہیں۔

آغاز: جو شخص چاہے کہ میں نہیں تھکو تو چاہیئے اوسکو کہ لے مرغ کے بازوؤں کی دو ہڈیاں مجوّف اور باندہ لے اونکو کبھی نہیں تھکے گا اور فارس کے ......

اختتام: ...... عِنْدَ الموتِ واعُوذُبِکَ من اَنْ اَلمُوتُ فی سبیلک مدبراً و اَعُوذُبِکَ مَنِ اَن اَلمُوتُ لذ یُناً۔

سرورق نہیں ہے۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۲۵ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم - ۸ - ۲۲۵/ ۷۳ - ۵۵

۱۹۲

قیامت نامہ

فیاض الحق

(۳۱-اوراق) ۲۷ س م - ۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

تاریخ تصنیف: ۱۲۵۶ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں بہت سی دعائیں شامل ہیں اور قرآنِ حکیم کی روشنی میں روزِ حشر کا بیان کیا گیا ہے اور اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس دن اپنی اُمّت کے لیے بارگاہ خداوندی میں رحمت و عافیت کی درخواست کریں گے۔

آغاز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحبتہ اجمعین امابعد ایک دن اس حقیر خاک فیاض الحق سے ایک دوست ......

اختتام: ...... الٰہی عشق مجازی سی تو رہا کیجیو

مجھی تو عشقِ حقیقی کی اب بہار دکھا

الٰہی بخشدی فیاض کی خطاؤں کو

جمال احمد مختار با وقار دکھا

اطرافی خواشی نیلے اور سرخ - سرورق نہیں ہے۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۰۲ تھا۔

ترقیمہ: الحمد اللہ کہ نسخہ قیامت نامہ باختتام رسید۔

نیشنل میوزیم - ۷۴۶/۷۳ - ۵۵

۱۹۳

رسالہ نماز

مولانا عبید

(۳۱- اوراق) ۲۱ س م - ۹ سطور۔

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

مثالوں کے لیے قرآنِ حکیم سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں نماز کی اہمیت اور اس کے ارکان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

آغاز: الہی شکر تیری احسان کا کہ تونی ہماری دل کو روشن کیا اور زبان کو گویا کیا اور ایسی نبی مقبول کو خلق اللہ کی ہدایت کی واسطی ......

اختتام: ...... پر وانکی راہ بہی ہرگز نہیں مانگنا اونکی نصیب وہ رضامندی نہیں کہ جو آخرت میں فائدہ دی۔ تمت بالخیر۔

اس مخطوطے پر خطِ نسخ میں ایک مہر بھی لگی ہے جس میں "محمد ہادی بن علی ۱۲۸۱ھ" کا نام درج ہے۔

خوبصورت پارچہ جلد۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۲۲۸ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم - ۵۵ - ۲۳ / ۷ - ۴۰

۱۹۴

رسالہ لذت النماز

رستم خاں

(۴۷- اوراق) ۲ ک - ۲۵ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت: ۱ محرم الحرام ۱۲۶۰ ہجری

مثالوں کے لیے قرآن حکیم سے اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں بھی نماز کے ارکان کو منظوم پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: کروں پہلی توحید پروردگار — کہ جسنی بنایا ہی لیل و نہار
یہ دیکھہ اوسکی قدرت توای ذوفنون — کہڑا کر دیا آسمان بی ستون ۔۔۔۔۔

اختتام: ۔۔۔۔۔۔ کیا اسکی تاریخ پہ جب شمار
لئی سن جب دو صد ساٹھہ اور یک ہزار
بتاریخ اول سہ شنبہ کے دن — ہمینی محرم میں تو اِسکو گن

عنوانات سرخ۔ سرورق پر تحریر عبارت سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ مصنّف رستم خاں نے اس رسالے کو نواب ٹونک کو پیش کیا تھا اور نواب ٹونک کے ہی اُردو ذخیرۂ کتب سے یہ مخطوطہ خریدا گیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۱۵۸ تھا۔

ترقیمہ: تمت تمام نسخہ لذت النماز تصنیف رستم خان ولد کلن خان ساکن رام پور

نذیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) - ۱۱۴

۱۹۵
رسالہ تقریر الصّلوٰۃ

نامعلوم

۷۸ صفحات - ۲ ک - ۲۲ س م - ۱۳ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب: پیر بخش

کتابت: ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۶۸ ہجری مطابق ۱۸۵۲ عیسوی

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں نماز اور اس کے ارکان کے علاوہ نماز کے بعد پڑھی جانے والی مختلف دعاؤں کا بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: الٰہی شکر تیری احسانکا ادا کروں کس زبانسے کہ ہماری زبانِ گویا کی اپنی نام کو

اور دلکو روشنے دی . . . . . .

اختتام : . . . . کہ سر حضرت شجاہد رنج | نہ بود یا کہ پانزدہ یا پنج
بسکر باید ترا بخنیر تمام | تا مگر چاشت را نکوی شام

کرم خوردہ - خستہ حالت - عنوانات سرخ -

یہ مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت رہ چکا ہے -

ترقیمہ : کاتب الحروف عاصی پُر معاصی پیر بخش بتاریخ بست و ہفتم ربیع الثانی ۱۲۶۸
ہجری مطابق ۱۸۵۲، برای شیخ عبداللہ تحریر یافت -

جامعہ ملیہ اسلامیہ - ۱۱

۱۹۶
شمس الہدایت
(عبدالشریف خان)

(۳۷ صفحات) ۳ ک - ۲۷ س م - ۱۶ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی
خود نوشتہ

ذیلی عنوانات فارسی میں لکھے گئے ہیں -

اس مخطوطے میں مختلف موضوعات جیسے نماز - ذکر - ریاضت - تواضع - حق گوئی - نیکی - ذکاوت اور غصہ وغیرہ کے بارے میں لکھا گیا ہے ''دور اسلام'' کی روشنی میں ان کا جائزہ لیا گیا ہے -

آغاز : حمد بیحد اوس خدائی پاک کو | زیب ایما جسنی بخشی خاک کو
قالب ادم میں پہونکا روح کو | اوسینی طوفانسی بچایا نوح کو . . . .

اختتام : . . . . جو پڑہی اسکو کوئی مرد خدا | یا سنی اسکو لگا کر دل جدا
اوسنی میں کرتا ہوں عرضِ مدعا | میری بخشش کی کریں حق سی دعا

یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے "جلوۂ طور" کے ساتھ مجلد ہے۔

خوبصورت جلد۔ سرورق گم ہے۔

ترقیمہ: فقط راقم عبدالشریف خاں از بھٹونہ

نیشنل میوزیم۔ B ۔ ۱۶۱ / ۷۳ ۔ ۵۵

۱۹۷

صوم نامہ

نامعلوم

(۱۵۔اوراق) ۲۶ س م ۔ ۱۷ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

کاتب: مرزا احمد بیگ

کتابت: ۹ شوال ۱۲۶۹ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

یہ مخطوطہ عربی کتابوں "دُرِّ مختار" اور "امداد الفتاح" کے ان ابواب کا اُردو ترجمہ ہے جن میں روزہ اور اُس کے ارکان سے بحث کی گئی ہے۔

آغاز: اس باب میں بیان اسکا ہی کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہی اور کس چیز سے ثواب اوسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سے ثواب اوسکا کم ہوتا ہی۔ ......

اختتام: ...... اور وہ روزہ بعضوں نے کہا ہی کہ عاشورہ کا تہا اور بعضوں نے ایام حیض کے اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ نماز افضل ہی یا روزہ۔

غیر مجلد۔ کچھ اوراق گم ہیں۔ ناقص حالت۔ سرورق نہیں ہے۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۰۲ تھا۔

ترقیمہ: این کتاب صوم نامہ نوشتہ بمقام مٹیا محل بروز جمعہ بتاریخ ۹ شوال ۱۲۶۹ ہجری

اختتام یافت۔

۱۴ : (۲ر۱۴۲) ن : دینیات : معاشرتی

دہلی یونیورسٹی لائبریری - ۲۳۰۶۵۰ / ۱۹۷۳

۱۹۸

(مثنوی شاہ دلہہ)

حضرت شاہ محمد معروف شاہ دلہہ

۷۳- اوراق - ۲ک - ۲۰س م - ۱۵سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

کاتب : قیوم احمد

کتابت : ۲۸ شعبان ۱۲۷۱ ہجری۔

تاریخ تصنیف : ۱۲۶۹ ہجری

اس مخطوطے میں شاہ دلہہ کی ان تعلیمات کو یکجا کر دیا گیا ہے جو وہ اپنے پیرووں اور مریدوں کو دیا کرتے تھے۔ ان میں مسلمانوں کے درمیان اتحاد و یگانگت اور اُن کی معاشرتی اقدار کو بلند کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

آغاز : حمد و نعت ہے ذات شاہد المثال

نقطہ ہیچوں .... چوں باجمال ....

اختتام : .... نو سے پُر نور ہے یہہ مثنوی

بی شبہہ منظور ایز کی ہوی

کرم خوردہ - چھپیاں شدہ - ذیلی عنوانات سرخ۔

ترقیمہ : تمت تمام شد تذکرہ الشاہد افضال حضرت شاہد اللہ قدس اللہ سرہ العزیز بتاریخ بست و ششم ماہ شعبان المعظم ۱۲۷۱ ہجری بروز دوشنبہ بوقت یکپاس روز برآمدہ

بخط بے ربط کمترین گناہ گار قیوم احمد بانصرام رسید۔

۱۹۹

نصیحۃ المسلمین

خرّم خان

(۳۲۔ اوراق) ۲ک۔ ۲۵ س م۔ ۱۵ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

خودنوشتہ

کتابت : ۱۲ ذوالحجہ ۱۲۴۱ ہجری

تاریخ تصنیف : ۱۲۳۲ ہجری (یہ تاریخ دیباچے کے تیسرے صفحے پر درج ہے۔)

مثالوں کے لیے قرآنِ حکیم سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

مذکورہ مخطوطے میں 'شرک' اور 'بدعت' جیسی برائیوں سے پرہیز کرنے کی نصیحت کی گئی ہے اور ایسی ساری لعنتوں سے مسلم معاشرے کو پاک کرنے اور اصلاح کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

آغاز : سبحان اللہ کیا شان ہی تیری کہ بغیر مدد دوسری کی اتنی بڑی اسمان اور زمین کو کس خوب صورتی کی ساتھہ پیدا کیا . . . . .

اختتام : . . . . . تو اپنی حال میں کچھہ سوچ خورم

زباں اب بند کر واللہ اعلم

ناقص حالت۔ کچھ اوراق چپکے ہوئے شدہ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۲۰ تھا۔

ترقیمہ : ساتہہ مدد خدای جل شانہ اعلی کے رسالہ نصیحۃ المسلمین بتاریخ دوازدہم شہر

ذالحجہ ہجری بوقت سہ پہر تمام یافت ۔

نیشنل میوزیم - ۸۵۳ / ۷۳ - ۵۵

۲۰۰

قاطع الشرک

مرزا اکبر علی خاں

(۱۱۷- اوراق) ۲۰ س م - ۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت: ۶ ربیع الاول ۱۲۵۷ ہجری

مثالوں کے لیے قرآنِ حکیم سے اور مختلف حدیثوں سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں قرآنِ حکیم اور حدیثوں کی روشنی میں شرک جیسی برائیوں سے بچنے پر زور دیا گیا ہے۔

آغاز : بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَضْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الطَّاھِرِیْنِ ......

اختتام : ...... دین اور دنیا میں تمہاری بھلائی ہی اور خدا اور رسول صلعم تمہیں راضی ہونگی قیامت کی دن اور تمکو بہشت ملی کے شکر اور احسان پاک پروردگار کا۔

سرورق پر "محمد بن علی" کے نام کی ایک مہر لگی ہے۔

ناقص حالت۔ اقتباسات سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرہ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا

نمبر شمار ۴۰۸ تھا۔

ترقیمہ: راقم کتابت مصنف رسالہ ہذا مرزا اکبر علیخاں متخلص بہ کُل ابن نواب رضا علی بیگ خاں مرحوم ولد افتخار الدولہ بہادر نواب محمد بیگ خاں فیروز جنگ ہمدانی بتاریخ ششم شہر ربیع الاول ۱۲۵۷ ہجری تمام شد۔

۲۰۱

ہجو

نامعلوم

۸ صفحات (۱۸ تا ۲۵) -۲ک- ۲۲س م- ۱۵سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

کاتب: درگا ناتھ کنور

اِس مخطوطے میں حنیف عرف قاضی نام کے کسی شخص کی ہجو کی گئی ہے۔ یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے "طول و عرض ممالک محروسہ ہندوستان" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز: لعنت اوس کس پی جسکا نام ہی حنیف
قاضی کہتے ہیں اوسکو عقل کثیف ......

اختتام: ...... آفریں تجکوں واہ ری قاضی
رعیت و فوج تجسے ناراضی

موںیا یا مخطوطہ۔ ترقیمہ موجود نہیں۔

۲۰۲

رسالہ ہدایۃ المومنین

مصنف: حسن قنوجی

مترجم: سید اولاد حسن

نستعلیق۔ سیاہ اور سرخ روشنائی

کاتب: سید عبدالقادر

کتابت: ۱۲ جمادی الاول ۱۲۴۳ہجری

تاریخ تصنیف: ۱۲۳۹ہجری

مذکورہ مخطوطے میں اسلامی تعلیمات کو اجاگر کیا گیا ہے اور 'شرک' و 'بدعت سے مسلمانوں کو دُور رہنے کی نصیحت کی گئی ہے۔

آغاز: شکر خدا جن نے بنایا ہمیں
راہ پیمبر پہ چلایا ہمیں
علم میں ہمیں صبر کی تعلیم دی
راہ بتلائی ہمیں تسلیم کی ....

اختتام: .... اگر اسیر نہ بوجہل ... ہو
خدائی مہر ہی دلپر بٹھائی
حسن خاموش ہو اتنا بہت ہے
جسے چاہی خدا اوسکا سوجھائی

انتہائی کرم خوردہ۔ یہ مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت رہ چکا ہے۔
ترقیمہ: تمام شد ایں رسالہ بتاریخ دوازدہم شہر جمادی الاول ۱۲۴۳ھ ہجری۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) ۸۳

۲۰۳

تقویۃ الایمان (نسخۂ اوّل)

مولوی محمد اسمٰعیل

۱۱۲ صفحات - ۲۵ س م - ۱۵ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی
کاتب : محمد امین خاں
کتابت : ۱۲۷۶ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں قرآنِ حکیم کی روشنی میں ان باتوں کی وضاحت کی گئی ہے جن کا تعلق حق گوئی اور پارسائی سے ہے۔ مصنف نے "بدعت و سُنت" کے درمیان فرق اوران کے معنی ومفہوم کو واضح کیاہے اور شرک و بدعت سے دور رہنے کا مشورہ دیاہے۔ یہ مخطوطہ دو حصّوں میں تقسیم ہے، پہلے حصّے میں 'وحدت' کا بیان ہے اور باری تعالیٰ کی حمد کی گئی ہے اور دوسرے حصّے میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

آغاز : الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہمکو تونے ہزاروں نعمتیں دین اور اپنا سچّا دین بتایا اور سیدھی راہ چلائی اور اصل توحید سکھائی ....

اختتام : ...... اسطرح اپنی فضل سے بدعت اور سنت کے معنی خوب سمجھا اور محمد رسول اللہ کا مضمون تعلیم کرا اور بدعتی مذہبونسے نکال کر اسنی پاک طبع کرا۔ آمین رب العالمین۔

عنوانات سرخ۔ یہ مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ : تمام رسید نسخہ تقویۃ الایمان من تصنیف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بتاریخ یازدہم شہر شوال ۱۲۷۹ ہجری در ٹونک تحریر یافت فقط محمد امین خان۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) ۲۵

۲۰۴

تقویۃ الایمان (نسخۂ دوم)

مولوی محمد اسمٰعیل

۱۴۷ صفحات۔ ۵ء ۲۹ س م ۔ ۱۳ سطور
شکستہ ۔ سیاہ روشنائی
کاتب: عبد اللہ احمد
کتابت: ۱۱ جمادی الثانی ۱۲۴۳ ہجری
مثالوں کے لیے عربی اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔
تفصیل کے لیے مخطوطہ ۲۰۳ دیکھیے۔

آغاز: الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کہ ہمکو تو نے ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا سچا دین بنایا اور سیدہی راہ چلایا ......

اختتام: ...... بدعتی مذہبونمیں سے نکال کر سینے پاک میتع سنت کر آمین۔ یا رب العالمین وآخر دعانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

کرم خوردہ ۔ پہلے بیس اوراق خستہ حالت میں ہیں۔ عربی اقتباسات کو سرخ لکیروں کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔

یہ مخطوطہ مولوی عبد الرؤف اور مرزا جان کی ملکیت میں رہ چکا ہے۔

ترقیمہ: تمت الباب الاول کتاب تقویۃ الایمان من تصنیف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی بتاریخ یازدہم شہر جمادی الثانے ۱۲۴۳ ہجری النبوی صلے اللہ علیہ وسلم۔

۲۰۵

(تقویۃ الایمان) (نسخۂ سوم)

شاہ اسمٰعیل شہید

(۹۱۔ اوراق)۔ ۲۵ س م ۔ ۱۷ سطور
شکستہ ۔ سیاہ روشنائی
مثالوں کے لیے قرآن حکیم سے اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں۔

تفصیل کے لیے مخطوطہ نمبر ۲۰۳ دیکھیے۔

آغاز : بسم اللہ الرحمن الرحیم الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذاتِ پاک کو کہ تو نے ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا سچا دین اور سیدھی راہ چلایا . . . . . .

اختتام : . . . . . اور جسکام سے چاہتا ہے وہی باز بھی رکھتا ہے اور جسکام کا چاہتا ہے وہی دلمیں ارادہ بھی آدمی کے ڈال دیتا ہے۔

پہلے صفحے پر "محمد عمر مچھلی شہر جونپوری" کے نام کی مہر لگی ہے۔

کرم خوردہ - بہت سے الفاظ سرخ روشنائی سے بھی تحریر ہیں۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم - ۷۹ / ۷۳ - ۵۵

۲۰۶

تقویۃ الایمان (نسخۂ چہارم)

شاہ اسمٰعیل شہید

۱۱۴ - اوراق - ۲۷ س م - ۷ اسطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب : نظام الدین

کتابت : ۲۱ رجب ۱۲۶۳ ہجری

مثالوں کے لیے قرآن حکیم سے اور مختلف حدیثوں سے اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں۔

تفصیل کے لیے مخطوطہ نمبر ۲۰۳ دیکھیے۔

آغاز : الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہمکو تونی ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا سچا دین بتایا اور سیدھی راہ چلایا . . . . . .

اختتام : . . . . . . اور محمد رسول اللہ کا مضمون خوب تعلیم کر اور بدعتی بد مذہبو نمیں

سی نکالکر پاک متبع سنت کر آمین یارب العالمین۔
بوسیدہ جلد۔ اقتباسات سرخ لکیروں کے ذریعے واضح کیے گئے ہیں۔
یہ مخطوطہ صادق حسین کی ملکیت رہ چکا ہے۔
ترقیمہ : الحمد اللہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولانا وسیدنا العالم الزاہد الحافظ الحاج الغازی الشہید مولانا محمد اسمٰعیل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اصبح کی ہوئی مولوی زین العابدین صاحب کی بخط بد نمط نظام الدین اخوان زادہ کی ۱۲۶۳ ہجری میں رجب کی اکیسویں تاریخ تمام ہوئے۔

۱۵ : سماجیات : نر ۱ / ۱۵ : ازدواجی جنسی تعلقات

۲۰۷

لذت النسا

نورالدین حسین خان

(۲۲-اوراق)۔ ۲ک - ۲۱س م - ۱۱سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت : ۲۸ شعبان ۱۲۵۲ ہجری

مذکورہ مخطوطے میں مرد اور عورت کے مابین جنسی تعلقات اور ان سے متعلق تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔

آغاز : ہی یہ ٹہیک قدرت خلاق عشق حلو کر ہونا کیفیت دطاق عشق
فاش کر...... یوسفکا بہید
دیں یعقوب کر دینا سفید .....

اختتام : .... ساقیا سب یار اوٹھہ گئی ہم رہے

محض تیری جام مل کے واسطے

دیکھہ نا رخصت ہوں تجھسی ہم ہی اب

باتوں باتوں لکھہ دیا یہ نامہ سب

سرورق پر "منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی" کی ایک مہر لگی ہے۔

کرم خوردہ - ذیلی عنوانات سرخ -

ترقیمہ : از دستخط مرزا نورالدین حسینخان بتاریخ بست و دوم شعبان روز پنجشنبہ ۱۲۵۲ ہجری

۲۰۸

نسخہ خلاصۃ العیش

نامعلوم

مترجم : منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

تاریخ تصنیف : ۱۸۸۰ عیسوی

اس مخطوطے میں مرد و زن کے جنسی تعلقات اور اس سے متعلق دیگر تفصیلات بیان کی گئی ہیں - اس کے دیباچے کے مطالعے سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ اس مخطوطے کو پہلے سنسکرت سے فارسی میں ترجمہ کیا گیا اور اس کے بعد فارسی سے اُردو ترجمہ کیا گیا۔

آغاز : اول حمد و سپاس بیقیاس واجب ہے اوس قادر مطلق اور ایزد برحق کو کہ جسنے ایک کُن میں کونین کو بنایا اور اپنی قدرت کاملہ سے ......

اختتام: ...... اور مرد روبرو اسکے کھڑا ہوکر آلت کو درمیان فرج کے داخل کر کے حرکات مباحقہ کرے اور دونوں بہ اتفاق یکدم منزل ہوں نام اس جلسے کا صورت القوت ہے۔

سرورق پر "منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی" کی ایک مہر لگی ہوئی ہے۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۵: سماجیات نمبر ۲ ، ۱۵: معاشرتی رسومات

نیشنل میوزیم۔ ۱۴۸۹.۵/ ۱۹۶۲

۲۰۹

مثنوی میر سلطان علی

میر سلطان علی

(۲۱ صفحات)۔ ۳۲ ک ۔ ۲۲ س م ۔ ۲۷ سطور

شکستہ ۔ سیاہ روشنائی

تاریخ تصنیف: ۱۲۴۵ ہجری

اس مخطوطے میں راجہ چندو لال کے پوتے مہاراجہ نریندرا کی شادی کا احوال لکھا گیا ہے۔ اور اس ضمن میں دوسری رسومات اور ان کی جزئیات کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں جیسے لباس، جواہرات۔ موسیقی۔ محلات، آرائش و زیبائش وغیرہ۔ اس احوال کو منظوم پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: خداوندا یہہ ہی جتنا کہ امکاں
تیری ہی فضل سے ہیں شاد و شاداں
عجب خالق ہی تو اللہ اللہ
ہی تیری حمد میں ہر قل ھو اللہ ......

اختتام : .... رکھی حق اونکو دنیا میں کرامی
سدا پیودیں شراب نیکنامی
طلب کی یہ دعا ھی حق تعالےٰ
تجھی رتبہ دی اس رتبہ سے اعلےٰ

صفحہ چھ پر "سید غلام محی الدین بہادر" کے نام کی ایک مہر لگی ہوئی ہے۔
سرورق نہیں ہے۔ ذیلی عنوانات سرخ۔
ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۶ : کھیل کود

نیشنل میوزیم - ۲۲۸۱ / ۷۳-۵۵

۲۱۰

رسالہ مجموعۂ بہیگ

میر نواب

(۶۱- اوراق) - ۲۱ س م - ۱۲ اسطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی
خود نوشتہ

یہ مخطوطہ "فن پٹا بازی" کے موضوع پر تحریر کیا گیا ہے۔

آغاز : سپاس بیقیاس اوس ذات پاک کو جسنی محمد علیہ الصلوۃ والسلام کو پاک شریعت اور بانا اسلام کا پٹا دین کا سکھایا اور طرف میدان .....

اختتام : .... ہاتھہ سیدھی سارا بدن تیار رہی ہاتھہ پیچھی کی کمر تیار رہی ۔ ہاتھہ چاروں طرف سلامی کے چاروں ہاتھہ پاؤں تیار رہیں۔

ناقص حالت - سرورق سنہرے - سرخ اور نیلے رنگوں سے مزین ہے ۔

اصطلاحیں سُرخ روشنائی سے لکھی گئی ہیں۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۹ تھا۔

ترقیمہ: بدست خام و قلم خام و مرکب رفتہ از کام و بکاغذ مختلف الاوراق صورت اختتام یافت۔

اشاریہ

مخطوطہ نمبر

ابوالحسن، شاہ	۱۶
ابوالخیر	۱۴۱
ابوالخیر محمد بن، بن الجزری	۱۷۸
ابو النصر قطب الدین سلیمان جاہ	۳
ابو سراج	۱۱
آتش حیدر علی	۷۰
احسان، حافظ محمد	۱۸۸
اختر اقبال	۵۶
اخلاص شاہ	۸۳
اخلاق جلالی	۱۹
اخوان الصفا	۱۴۰
ادعیات سفر بحر و بر	۱۸۷
آرائیشِ محفل	۳۲ - ۳۳
ارشاد السالکین	۱۵۱
اسلام امیر اللہ	۱۱۵
اسمٰعیل شاہ شہید	۲۰۵ - ۲۰۶
اشارات التعلیم	۱۷ - ۱۸
اشرف علی سید	۲۲
اظہار النجیح فی احوال المسیح	۱۴۱

	مخطوطہ نمبر
کرامت علی اظہر	۵۰
افتخار احمد	۱۸۹
افسوس میر شیر علی	۳۲-۳۳-۳۴
افغانی جلال الدین	۱۹-
اکبر آبادی۔ اصغر علی	۱۵
اکرام الدین	۱۴۲
اکرام علی	۱۴۰
الحنفی۔ محمد علی قادری	۹۰
الم محمد حسین	۶۹
الم نشرح	۱۸۰
امام الدین	۱۸۱
امان علی	۷۱
امانت اللہ	۱۹
امداد۔ محمد امداد علی خاں	۷۴
امراؤ سنگھ	۱۷-۱۸
امیر بخش	۲۲
امیر خاں	۱۰
امین رام دیال	۱۳۱
انتخاب خلاصۃ التواریخ	۳۴-۳۵
انتخاب کلام ماجد دہلوی	۹۸
انجم افروز	۴۷
انشاء یوسفی	۳۹
انصار احمد	۹۱

مخطوطہ نمبر

انصاری مراد اللہ ۱۸۳
اولاد حسن سید ۲۰۲
ایجاد رنگیں ۹۶ - ۹۷
آئینۂ نسواں ۴۱
بالا پرشاد ۱۲۵
بدر منیر ۱۰۹
بدری پرشاد ۱۲۵
بشیر الدین، محمد ۱۴۴
بلگرامی - سید علی ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۴۶ - ۱۳۴ -
بلند اقبال ۶۳
بے نظیر ۱۰۹
بیڈن پول - بیڈن ہینزی ۴۳
بیگ - عالم علی ۳۵
بیگ - مرزا احمد ۱۹۷
پدماوت ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲
پرشاد - ہری کشن ۱۲۶
پنا لعل ۲۳
پنڈت کیشو داس ۱۳۰
پنک صاحب ۳
پھول خاں ۱۶۶ - ۱۷۷
پیر بخش ۱۹۵
تاریخ تعریفات الفنون ۲۱
تاریخ تمدن عرب ۲۷

	مخطوطہ نمبر
تاریخ جنگ کابل	۲۶
تاریخ روم	۳۷
تاریخ فرخ آباد	۳۱
تاریخ کعبہ	۱۸۴
تاریخ ہند	۳۶
تحریر الشہادتین	۱۴۳
تحریص الغزا	۱۶۴
تحسین۔ میر محمد عطا حسین خاں	۵۱
تحفۃ العلوم	۱۵۴
ترجمہ تاریخ ابوالفدا	۲۲
تصدیق الاسلام	۱۸۶
تفسیر پارۂ عم	۱۸۳
تفسیر ہندی	۱۸۱ - ۱۸۲
تقویۃ الایمان	۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶
تواریخ تولد قاضی زین الدین ہیجولی	۱۶
تھامس۔ مسز	۹
حیدر علی۔ تھامس	۸۷
ٹیپو۔ واعظ علی	۵۲
جامع الاخلاق	۱۹
جان عالم	۴۹
جان محفل	۹۸
جائسی ملک محمد	۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲
جعفر زٹلی۔ میر	۷۵

	مخطوطہ نمبر
جعفری۔ محمد عمر	۳۳-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰
جلال الدین حیدر	۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰
جنگ نامہ دو جوڑہ	۳۰
جنگ نامہ شہیداں	۱۷۴
جواب محمدیہ اور ردِّ نصاریٰ	۱۴۲
جواہر معنی	۱۷۹
جوگ بششٹ	۱۳۹
جوہر	۲۰
جہاں آرا	۱۱
جیمس	۶
چراغ جگر متین	۶۵
چندر بدن و مہیار	۶۴
چندر سین	۹۳
چہل محفل غم	۱۵۲
حسن۔ سید اولاد	۱۷۷
حسن۔ علی عنایت	۹۳
حسن۔ محمد حسن	۷۲
حسن قنوجی	۲۰۲
حسین۔ محمد ہژبر	۱۵۳
حسینی	۱۵۷
حیدر علی۔ ٹامس	۷
حیدری۔ سید حیدر بخش	۵۲
حیرت دہلوی	۳۶

	مخطوطہ نمبر
خان - اکبر علی	۸-۳۸-۱۳۳-۲۰۰
خان - حسین علی	۲۶
خان - خرم علی	۱۹۹
خان - رحمان احمد	۶۸
خان - سعادت علی	۸۱
خان - سعادت اللہ	۲۵
خان - شیخ مہدی علی	۷۱
خان - عبدالشریف	۱۹۶
خان - عبداللطیف	۶۵-۱۸۵
خان - عبدالعزیز	۱۷۶
خان - عنایت اللہ	۱۲۶
خان - فیض اللہ	۳۰
خان - محمد اسمٰعیل شاہ	۳۷
خان - محمد امین	۱۷۱-۲۰۳
خان - محمد عبدالعزیز	۳۷
خان - محمد علی	۲۳-۳۰
خان - محمد علی بخش	۱۱۵
خان - محمد عمر	۶۰
خان - محمد فیاض	۱۷۹
خان - محمد فصیح اللہ	۸۰
خان - محمد متین	۴۱
خان - محمد محمود علی	۳۷
خان - محمد مشتاق حسین	۳۰

	مخطوطہ نمبر
خان ۔ محمد نیاز علی	۳۷
خان ۔ محمد وحید علی	۳۱
خان ۔ محمد وزیر	۳۵ - ۱۴۰
خان ۔ مہدی حسن	۱۰۳
خان ۔ نصیر احمد	۴۰
خان ۔ نور الدین حسین	۲۰۷
خان ۔ وزیر محمد	۱۶۵
خان ۔ یار محمد	۱۸
خندۂ غدر	۳۱
داستان زریں مہر	۴۸
داستان شہزادۂ شمس الضحیٰ	۴۷
دردنامہ	۱۶۵
درگا شیورام	۹۵
دریاے عشق	۶۸
دقایق الحقایق	۱۷۶
دولہا دتی	۹۲
دیباچہ ایکٹ مالگذاری	۴۲
دیباچہ مترجم تاریخ تمدن عرب	۲۹
دیبی پرشاد	۷۹
دیوانِ آتش	۷۰
دیوان الم	۶۹
دیوان امداد	۷۴
دیوان تہامس	۸۷

	مخطوطہ نمبر
دیوان جعفر زٹلی	۷۵
دیوان حسن دہلوی	۷۳
دیوان خواجہ میر درد	۷۶ - ۷۷
دیوان ذکی	۷۱
دیوان رند	۸۲
دیوان سودا	۸۳ - ۸۴
دیوان شفق	۸۵
دیوان ضیا	۹۱
دیوان طبیب	۸۶
دیوان ظفر	۹۰
دیوان گویا	۷۲
دیوان محسن	۷۹
دیوان میر ممنون	۷۸
دیوان نثار	۸۱
دیوان نیّر	۸۰
دیوان ولی	۸۸
دیوان یقین	۸۹
ڈائری ٹامس حیدر علی	۷
ڈائری جیمس	۶
ڈائری شیوہ	۵
ذکر اولاد رسول آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم	۱۶۶
رادھے لال	۱۱۸
رام سہائے	۱۱۹

	مخطوطہ نمبر
راماٸن	۱۳۷
رجب علی بیگ سرور	۴۹
رحیم اللہ	۴۹
رسالۂ اسماء الرجال	۱۷۵
رسالۂ تحقیق تنقیح	۴۰
رسالۂ ترغیب الجہاد	۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳
رسالۂ تقریر الصلوۃ	۱۹۵
رسالہ جہادیہ	۱۵۸
رسالہ حدیث	۱۷۱
رسالہ علاج البہایم	۲
رسالہ علم ہیٔت	۳
رسالہ لذت النماز	۱۹۴
رسالہ مجموعۂ بھیگ	۲۱۰
رسالۂ ہہلہ	۱۳
رسالۂ نکاح	۱۴۹
رسالہ نماز	۱۹۳
رسالہ ہدایت المومنین	۱۷۷-۲۰۲
رستم خان	۱۹۴
رسک برہا	۱۳۰
رند۔ سید محمد	۸۲
رنگین۔ سعادت یار خاں	۱-۹۶-۹۷
روشن علی	۱۷۴
رؤف احمد۔ شاہ	۱۶۷

	مخطوطہ نمبر
سبحان رائے	۳۲
سبحان علی - شیخ	۶۲
سداسکھ	۱۱۱
سراج الدین احمد	۲
سرور - رجب علی بیگ	۵۰
سری سکنت	۱۳۵
سریمد بھاگوت دسم اسکند	۱۳۸
سعید حسن	۱۰۱
سلطان علی - میر	۲۰۹
سلک گوہر	۱۳
سلیم احمد - محمد	۱۱۹
سودا - مرزا رفیع	۸۳ - ۸۴ - ۹۹
صورتی - خیر الدین	۱۵۱
سہاے - گوپال لال جی	۹۵
سید - فدا حسین	۲۶
سیر غالب	۱۴
سیفی - سید محمد عبد القادر	۱۳
شاہ - ابراہیم عادل	۹۳
شاہ اسحق	۱۸۴
شاہ دللہ	۱۹۸
شاہ محمد	۱۹۸
شاہ - نصیر الدین حیدر	۳
شبلی نعمانی	۱۳۲

	مخطوطہ نمبر
شرح الصدر شریف	۱۸۰
شرح قوانین پنجاب	۲۴
شرف السعد بذکر شہادت اشرف الشہدا	۱۵۳
شفا	۸۵
شق صدر	۱۸۰
شمس الضحیٰ	۴۷
شمس الہدایت	۱۸۴
شکر سہاے	۱۰۴ - ۱۰۶ - ۱۱۷ - ۱۲۳
شور۔ جارج شیپہر	۵
شورش عشق	۱۵
شہید۔ شاہ اسمٰعیل	۲۰۵ - ۲۰۶
شیخ عبداللہ	۱۹۵
شیخ عطاء اللہ	۳ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳
صادق حسین	۲۰۶
صراط المستقیم	۱۴۸
صوم نامہ	۱۹۷
ضیاء	۹۱
طاہر دہلوی۔ رگھونندن سنگھ	۹۸
طبیب۔ عبدالباقی	۸۶
ظفر۔ بہادر شاہ	۹۰
ظفر جلیل	۱۷۸
عاجز۔ عارف الدین خاں	۱۰۲
عالم خاں	۳۴

	مخطوطہ نمبر
عباسی۔ خلیفہ معظّم	۳۰
عبدالحق	۱۸۱ - ۱۸۲
عبدالحمید	۱۴
عبدالرحیم	۱۷۴
عبدالرؤف	۲۱ - ۲۲ - ۳۶ - ۵۱ - ۹۰ - ۱۰۵ - ۱۶۸ - ۱۷۷ - ۱۸۳ - ۱۹۵ - ۲۰۲ - ۲۰۴
عبدالسلام ۔ محمد	۴۲ - ۴۳ - ۴۴
عبدالعزیز ۔ شاہ	۱۴۳
عبدالغفور ۔ سیّد	۲۶
عبدالفدا	۲۲
عبدالقادر ۔ سیّد	۲۰۲
عبدالملک	۱۱
عبدالوہاب ۔ سیّد	۱۴۳
عبید ۔ مولانا	۱۹۳
عرشی ۔ امتیاز علی خاں	۳۸ - ۱۳۳
عزیز	۱۹
عسکری ۔ سیّد حسن	۵۹ - ۶۰
عشرت ۔ غلام علی مشہدی	۱۲۱ - ۱۲۲
علم الفرائض	۱۴۵
علی خلیل	۷۰
علیم الدین ۔ محمد	۶۱
عنایت اللہ	۱۴۵
غافل ۔ محمد ہادی حسن	۱۵۲

مخطوطہ نمبر

غالب۔ اسد اللہ خاں ۸۔۱۴

غالب کی قیام گاہ رام پور کی یادگار تقریب ۸

غلام جیلانی ۱۴۶

غلام علی ۵۵

غلام محی الدین ۲۰۹

فاروقی۔ ابوالحسنات بیدل ۱۴

فاضل صاحب ۱۷۰

فرس نامہ ۱

فرہنگِ غالب ۳۸

فسانۂ عجائب ۴۹۔۵۰

فیاض الحق ۱۷۱۔۱۹۲

فیض محمد۔ منظہرالدین ۱۷۹

فیض نقشبندیہ ۱۵۱

قاضی ہچولی ۱۲

قاطع الشک ۲۰۰

قصہ بہرام گور ۵۲

قصہ جلال الدین حیدر ۵۶۔۵۷۔۵۸۔۵۹۔۶۰

قصہ چار پری ۱۲۳

قصہ چہار درویش ۵۳۔۵۴

قصہ حضرت بلال ۱۷۳

قصہ سوداگر بچہ ۱۲۷۔۱۲۸

قصہ شاہ روم ۱۲۹

قصہ صنوبر و شمشاد ۱۲۶

	مخطوطہ نمبر
قصہ کام روپ وکام لتا	۱۲۵
قصہ گربہ	۵۵
قصہ گلزار گل رو	۱۲۴
قصہ ماہ منیر وخوب چہرہ	۶۱
قصہ ماہ منیر وخوب چہرہ	۶۲
قصہ نور الدہر	۶۳
قمر علی - سید	۸۴ - ۸۹
قیام الدین	۶۳
قیامت نامہ	۱۹۲
قیوم احمد	۱۹۸
کاکوروی، بھگونت رائے	۱۱۸
کتب خانہ سلیمان جاہی	۱۱۰
کرپا رام	۲۴ - ۱۱۶
کڈل - وان لوڈ اف	۴۶
کلام سودا	۹۹
کلام نظیر اکبر آبادی	۱۰۰
کلیات نظامی رامپوری	۱۰۱
کنور - درگا ناتھ	۹۴ - ۱۰۳ - ۱۲۴ - ۱۲۸
کنز المصلیٰ	۱۸۸
کنہیا لعل	۵۱
کوبرائی	۱۳۶
کوپرنیکس	۴
کورچھتر درپن	۱۳۶

	مخطوطہ نمبر
کیمن۔ ایم	۳۷
گردھاری لال	۱۳۸
گل حسن	۱۴۵
گلدستۂ شجاعت	۹
گلزار کشمیر	۲۴
گلشن عشق	۹۳
گویا	۷۲
لائبریری آف الیگزینڈریہ	۴۶
لایتہ	۱۵۵
لذت النسا	۲۰۷
لعل و گوہر	۱۰۲
لی بون	۲۷
ماہر دی۔ محمد امین	۱۸۴
مثنوی اعجاز عشق	۱۰۴
مثنوی جلوۂ طور	۱۸۵
مثنوی چہرہ	۱۰۵
مثنوی ریاض العاشقین	۱۰۸
مثنوی زہرہ بہرام	۱۱۸
مثنوی سحرالبیان	۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴
مثنوی شام غریباں و نالۂ تسلیم	۱۱۵
مثنوی شاہ دلہ	۱۹۸
مثنوی شعلہ عشق	۱۱۶-۱۱۷-
مثنوی گل و صنوبر	۱۰۶

	مخطوطہ نمبر
مثنوی منظہر الانوار	۱۰
مثنوی میر تقی میر	۱۰۷
مثنوی شام غریباں ذبالۂ تسلیم	۱۱۵
مجلس جوہر	۲۰
مجموعۂ شمس	۴
مجموعۂ واسوخت	۱۰۳
مجہول الاسم	۱۸۹
محبوب عالم	۱۶۵
محمد اسمعیل	۲۰۳ - ۲۰۴
محمد بخش	۱۱۳
محمد بن علی	۱۶۵ - ۲۰۰
محمد حسن	۷۹
محمد خان	۹ - ۱۷۸
محمد رحیم	۸۶
محمد رحیم اللہ	۱۰
محمد عسکری	۱۵
محمد علی	۱۷۹
محمد عمر	۴۵ - ۴۷ - ۴۸ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۹ - ۱۱۹
محمد عمران	۱۵۰
محمد قطب الدین	۱۷۸
محمد مقیمی	۶۴
محمد ہادی	۱۵۳
محمد ہادی بن علی	۱۴۸ - ۱۹۳

	مخطوطہ نمبر
مدن گوپال	۴۴
مرثیہ	۵۶
مرزا جان	۲۰۴
مرئیتہ الاقالیم	۲۳
مصباح الاخبار	۱۷۶
مصحفی	۷۰
مظہر حسین	۱۳ - ۱۶۹ - ۱۷۳
معراج نامہ	۱۶۷
معین الدین - محمد	۲۱
مقبول حسین	۴
مقدمہ تاریخ تمدن عرب	۲۸
مقدمہ کلام غالب	۱۳۳
مکتوبات مظہریہ	۱۲
موازنۂ انیس و دبیر	۱۳۲
مونس الارواح	۱۱
مولود شریف	۱۶۸ - ۱۶۹
مہر لقا	۵۹
مہر نگار	۴۹
میر امن	۵۳ - ۵۴
میر حسن	۷۳ - ۱۰۵ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴
میر درد	۷۶ - ۷۷
میر ضیا	۱۰۹
میر مقصود	۳۹

	مخطوطہ نمبر
میر ممنون	۷۸
میر۔ میر تقی	۶۸-۱۰۴-۱۰۷-۱۱۷
میر نواب	۲۱۰
میر صاحب	۳
مینائی۔ امیر احمد	۱۳۱
نادر شاہ	۸۶
نازپرور	۶۳
نباہ۔ ہر کیے ناتھ	۹۵
نبی بخش	۶۴
نجف علی سیّد	۱۶۸
نجم سعادت	۲۵
نسخۂ خلاصۃ العین	۲۰۸
نصیحتہ المومنین	۱۹۹
نصرت	۱۸۶
نصرت جنگ	۱۶۵
نصرتی	۹۳
نظام الدین	۱۰۸
نظام الدین اولیا	۱۵۵
نظام الدین شیخ	۱۹۰
نظیر اکبر آبادی	۱۰۰
نظم الجواہر	۱۲
نظم الہدایت	۱۴۶
نقشبندی عبداللہ شاہ	۱۵۱

	مخطوطہ نمبر
نند را سین	۱۳۵
نوازش علی	۱۴۵
نورنامہ	۱۵۷ - ۱۷۰
نوطرز مرصع	۵۱
نیّر۔ محمد فصیح اللہ	۸۰
واثق۔ سید محمد	۷۱
واسوخت امیر	۱۳۱
وصیت نامہ	۴۵
وصی۔ وصی حسین	۱۳۸
وفات نامہ	۱۷۲
ولی دکنی	۸۸
ہاجر دہلوی۔ رگھوناتھ سنگھ	۳۹ - ۵۵ - ۸۳ - ۹۲ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۲۷ - ۲۰۷ - ۲۰۸
ہجو	۹۴
ہدیۂ ابراہیم	۱۱
ہدیۂ محمدیہ فی ردّ بدعت الوجودیہ	۱۴۴
ہرناتھ	۸۱
ہنومان پرشاد	۱۳۹
یار محمد	۱۸
یقین	۸۹